مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی

مقالات کا حسین گلدستہ

مقالاتِ اہلسنت

حصہ اوّل



حسب الارشاد

صاحبزادہ پیر سیّد احمد محمد شاہ صاحب

ایم اے عربی - ایم اے اسلامیات - فاضل علوم اسلامیہ

مصنف

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی

مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی مقالات کا حسین گلدستہ

مقالات اہلسنت

حصہ اوّل

حسب الارشاد

صاحبزادہ پیر سیّد احمد محمّد شاہ صاحب

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

مصنف

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی

(سانگلہ ہل)

فہرست مقالات اہلسنت

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
8	حضور ﷺ کی شان اولیت	1
27	حیات مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں	2
53	فضائل مدینہ منورہ	3
74	فضائل اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم	4
95	فرح وسرور علی میلاد الرسول ﷺ	5
108	مسئلہ زیارت قبور احادیث طیبہ کی روشنی میں	6
127	شب برأت نجات کی رات	7
139	کیا لفظ "عشق" کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کرنا ناجائز ہے؟	8
150	الامام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ	9
165	سید ہجویر مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	10
180	حجۃ الاسلام الشاہ امام حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ حیات وخدمات	11
206	برصغیر میں صوفیائے کرام کی دینی خدمات	12
212	عاشق کا انعام اور گستاخ کا انجام	13

الاھداء

بندہ!

اپنی اس کاوش کو محبوبِ خدا، خواجۂ ہر دو سرا، شفیعِ روزِ جزا، پشت پناہِ ہر بے نوا، عمیم الجود والعطاء، نبی الانبیاء، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ، شبِ اسریٰ کے دولہا، تاجدارِ انبیاء، دو عالم کے داتا، بیکسوں کے حاجت روا، دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرسل، مقصودِ کائنات، فخرِ موجودات، سید السادات، فلکِ نبوت کے آفتاب، روح و جانِ کائنات، منبع انوار ماہتاب، مرکزِ دائرہ موجودات، مطلوبِ قلوبِ بنی آدم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، خطیب امم، حبیبِ محتشم، سید و ھادی، مظہرِ کمالاتِ الٰہی، النبی الامی:

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فداہ روحی وجدی وابی وامی ومالی وعرضی واقربائی واحبائی ورفقائی وسائر عشیرتی، صلوا علیہ والہ وصحبہ اجمعین کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا

کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنی شفاعت و مغفرت کا بہانہ سمجھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

شرفِ انتساب

حسنِ خلق کے پیکرِ اتم، جملہ حسنات کے جامع، پہلے جامع القرآن، آسمانِ جنت کے درخشاں ستارے، سید الصحابہ، تاجدارِ امت، رأس الصدیقین، منزل صدق ووفاء کے راہبر، خلیفہ اول، افضل البشر بعد الانبیاء، ثانی الاثنین، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی الغار، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی المزار، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی الجنۃ، سید کہول اہل الجنۃ، خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ، سمع وبصر مصطفیٰ ﷺ، شناسائے مزاجِ مصطفیٰ ﷺ، جن کی ناراضگی ناراضگیء مصطفیٰ ﷺ، خلیل مصطفیٰ ﷺ، وزیرِ مصطفیٰ ﷺ، خلیفہء مصطفیٰ ﷺ، فنائے ادبِ مصطفیٰ ﷺ، کشتہء عشقِ مصطفیٰ ﷺ، حبیبِ مصطفیٰ ﷺ، رازدارِ مصطفیٰ ﷺ، نائبِ مصطفیٰ ﷺ حضرت سیدنا ومولانا:

ابوبکر الصدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے بابرکت نام

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ﷺ امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ رب العزۃ کا ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ: ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا، پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین، حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کے امتی ہونے کا تاج پہنایا، پھر ہمیں اہل سنت وجماعت میں منتخب فرما کر دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی اس پر اس رحیم وکریم ذات کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

راقم الحروف پانچویں کلاس کا طالبعلم تھا جب علماء اہل سنت کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا جو دن بدن بڑھتا چلا گیا چند کتابوں سے بیسیوں اور بیسیوں سے سینکڑوں کتب خریدنے کا سفر اب تک جاری وساری ہے ساتھ ساتھ مطالعہ بھی جاری رہا اور کتب کے خریدنے کا سلسلہ بھی نہ رکا، تو کئی مخلص دوست احباب نے بھرپور اسرار فرمایا کہ: لکھنے کی عادت بھی ڈال لیں جن میں چند موقر شخصیات کے حکم کو بجالاتے ہوئے راقم نے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا جو تا حال جاری ہے، اب تک ملک کے موقر علمی وتحقیقی رسائل میں مقالات ومضامین کے چھپنے کی تعداد تقریبا 40 کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔

قارئین کرام!

چند ماہ قبل محبی ومخلصی محترم القام ابوذوہیب مولانا محمد ظفر علی سیالوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار حکماً فرمایا کہ: ان سب مقالات کو جمع کر کے کتابی صورت میں چھپنا چاہیے۔

راقم نے کمپوزنگ کیلئے 13 مقالات کو منتخب کیا اس دوران انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وافر حصہ راقم کو عطاء فرمایا، بہرحال کمپوزنگ مکمل ہوگئی تو ان مقالات کے نام کے متعلق مشاورت ہوئی تو حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی صاحب زید مجدہ نے "مقالات اہلسنت" نام

تجویز فرمایا، راقم کو بھی یہ نام بڑا پسند آیا، اس لئے اس مقالات کو "مقالاتِ اہلسنت" کے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے۔

امید ہے کہ: قارئینِ کرام راقم کی اس کاوش کو پسند فرمائیں گے اگر کوئی بات پسند آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم ﷺ کا فضل و کرم اور بزرگانِ دین کی توجہ کا اثر سمجھیں اور اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔

دعاء ہے کہ: اللہ تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ راقم کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطاء فرمائے، اور اللہ تعالیٰ حضور پُر نور ﷺ کی سچی محبت اور غلامی عطاء فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے!

آمین ثم آمین ------------ بجاہ النبی الکریم ﷺ

آخر میں شکر گزار ہوں حضرت علامہ مولانا ابو الاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی زید شرفہ (سرپرستِ اعلیٰ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فاؤنڈیشن) کا جنہوں نے کتاب کی فائل سیٹنگ میں پوری پوری معاونت فرمائی، رب کریم بوسیلہ رسولِ کریم ﷺ ان کے علم، عمل اور محبت میں مزید اضافہ فرمائے ---------- امین -------- بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

والسلام

خادمِ مسلکِ اہل سنت

محمد افضال حسین نقشبندی

(سانگلہ ہل)

0303-6238688

0332-6855819

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی "شانِ اوّلیت"

(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت نے رحمت دو عالم ﷺ، نور مجسم، شفیع معظم جان کائنات اور سرور کائنات حضور نبی کریم ﷺ کو ایسے خصائص مطہرہ منورہ اور معظمہ سے سرفراز فرمایا ہے کہ ان خصائص و امتیازات میں حضور ﷺ کا کوئی ثانی و ہمسر نہیں ہے آپ کے خصائص مبارکہ قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں جن کے فہم سے ہماری عقل نارسا عاجز ہے۔

حضور ﷺ کے خصائص و امتیازات میں ایک خصوصیت و امتیاز حضور ﷺ کی ''شان اولیت'' ہے اس مختصر مضمون میں حضور ﷺ کی اسی خصوصیت و امتیاز پر بات ہوگی ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مختصر نامکمل تحریر کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

1) قبر مطہرہ سے ظہور میں اوّلیت:

روز قیامت سب سے پہلے حضور ﷺ کی قبر مطہرہ شق ہوگی اور حضور ﷺ ہی کل مخلوق میں سے پہلے اپنی قبر مطہرہ سے ظہور فرمائیں گے۔

(1) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافع یوم النشور، منزہ عن کل عیب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حدثنی ابو هريرة قال قال رسول الله ﷺ انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر۔

(المسلم : الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق الرقم: ٥٩٤٠ ص١٠٠٨ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

ابی داؤد: السنن ،كتاب السنة ، باب فى التخيير بين الانبياء عليهم السلام الرقم :٤٦٧٣ ص ٩٢٥ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض

احمد بن حنبل :المسند الرقم : ١٠٩١٤ جلد ٧ ص ٥٢٥ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر

التبریزی :مشکوۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه الفصل الاول ص۵۱۱ مطبوعه اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

قاضی عیاض : الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثالث الفصل الثامن: فی ذکر تفضیله فی القیامة بخصوص الکرامة جلد ۱ ص ۱۸۰ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور

ابن ابی شیبه : المصنف، کتاب الاوائل ، الرقم: ۳۵۸۴۸ جلد۷ ص۲۵۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

هارون معاویه : خصوصیات مصطفی ﷺ جلد ۳ ص ۱۹۰ تا ص۱۹۵ مطبوعه دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

ترجمہ:۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضور ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں سب سے پہلے باہر آؤں گا۔

(۲):۔حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عن انس بن مالك قال :قال رسول اللهﷺ: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا"۔

(الترمذی : الجامع الصحیح ،ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ باب : انا اول الناس خروجا اذا بعثوا، الرقم : ۳۶۱۰ ص۱۰۷۰ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض۔

التبریزی :مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین ﷺ الفصل الثانی ص ۵۱٤ مطبوعه اصح المطابع کارخانه تجارت کتب بمقابل آرام باغ کراچی

دیلمی : المسند ، ذکر اخبار جاءت عن النبی ﷺ فی مناقبه، الرقم: ۱۱۷

جلد اص ٤٧ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

بیھقی: دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ ﷺ بنعمۃ الخ جلد ٥ ص ٤٨٤ مطبوعه دارلکتب العلمیه بیروت

قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثالث، الفصل الثامن: فی ذکر تفضیله فی القیامة بخصوص الکرامة جلد ١ ص ١٧٩ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور

السیو طی: الخصائص الکبری: باب (قوله ﷺ) فی ایمان هذه الامة جلد ٢ ص ٣٧٧ مطبوعه مکتبه رحمانیه، اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

الهندی: کنز العمال، الفصل الثالث: فی فضائل متفرقه، کتاب الفضائل باب فضائل نبینا محمد ﷺ واسمائه وصفاته البشریة۔۔۔الخ الرقم: ٣١٨٧٥ جلد ١١ ص ١٨١ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔

ترجمہ: جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا (قبروں میں سے) تو سب سے پہلے میں (اپنی قبر مطہرہ سے) باہر آؤں گا۔

(٣)۔حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر

الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة بنی اسرائیل، الرقم: ٣١٤٨ ص ٩٣٠ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

ابن ماجه: السنن، ابواب الزهد، باب... ذکر الشفاعة الرقم:

٤٣٠٨ص ٧٩٠ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

منذری: الترغيب والترهيب ،فصل فی الشفاعة وغير ها الرقم : ١٠٢ جلد ٤ ص ٢٣٨ مطبوعه مکتبه رشيد يه سرکی روڈ کوئٹه ۔

قاضی عياض : الشفاء بتعريف حقو ق المصطفی ﷺ، الباب الثالث ، الفصل الثامن : فی ذکر تفضيله فی القيامة بخصوص الکرامة جلد ١ ص ١٧٩ مطبوعه وحيد ی کتاب خانه قصه خوانی پشاور

احمد بن حنبل : المسند ،الرقم : ٢٥٤٦ جلد ٢ ص ٤٨٨ مطبوعه دار الحديث قاهره ۔

التبريزی : مشکوة المصابيح، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ الفصل الثانی ص ٥١٣ مطبوعه اصح المطابع کا رخانه تجارت کتب بمقابل آرام باغ کراچی ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں قیامت کے دن لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں فخر نہیں کرتا اور تمام انبیاء کرام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے (قبر سے باہر نکلنے کے) لئے زمین شق ہوگی اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

(۲) پل صراط عبور کرنے میں اولیت:

(ا) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ويضرب الصراط بين ظهر انی جهنم فاکون اول من يجوز من الرسل بامیه

(بخاری: الصحيح ،کتاب الاذان ، باب فضل السجود ، الرقم : ٨٠٦ ص ١٣٠ ، ١٣١ ،کتاب التوحيد ، باب: قول الله تعالى : وجوه يومئذ الی ربهاناظر ة " قه : ٧٤٣٧ ص ١٢٧٩ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

منذری : الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ، فصل : فی ذکر الحساب وغیرہ جلد ٤ ص ٢٢٠ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ، باب الحوض والشفاعۃ الفصل اول ص ٤٩٠ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی)

ترجمہ:۔ جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا رسولوں میں سب سے پہلے اپنی امت کے ہمراہ میں اسے عبور کروں گا۔

۲) امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے الصحیح میں ایک روایت ان الفاظ سے بھی نقل کی ہے:

ویضرب جسر جھنم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : فاکون اول من یجیز

البخاری: الصحیح ، الرقم ٦٥٧٣ ص ١١٣٧ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: اور جب جہنم پر پل صراط رکھ دیا جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے صراط کو عبور کروں گا۔

ان احادیث طیبات سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جب پل صراط لگے گا تو سب سے پہلے پل صراط کو عبور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے

(۳) باب جنت پر دستک میں اولیت

جنت کے دروازے کو سب سے پہلے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کھٹکھٹائیں گے اور آپ کے لئے ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جیسا کہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱):۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وانا اول من یقرع باب الجنۃ

(مسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب ، فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس

يشفع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعا الرقم : ٤٨٤ص١٠٥مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل : المسند ،جلد ١ ص١٥٥ الرقم :١٣ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر

ابن حبان :الصحیح ،الرقم : ٦٤٨٠ جلد ١٤ ص٤٠١ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت ، لبنان

دیلمی : المسند ، ذکر اخبار جاءت عن النبی ﷺ فی مناقبه الرقم :١١٨ جلد ١ ص٤٧، ٢٥ الرقم ٣٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

دارمی : المسند ، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل الرقم: ٤٧ جلد ١ ص ٣٩ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی

ابن ابی شیبه : المصنف، کتاب الاوائل ،الرقم : ٣٥٨٣٧ جلد ٧ ص٢٥٧ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

ترجمہ: ”سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا“

(٢) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عن انس بن مالك قال:قال رسول الله ﷺ:آتی باب الجنة یوم القیامة ، فاستفتح فیقول الخازن:من انت؟ فاقول:محمد! فیقول:بك امرت لا افتح لا حد قبلك

مسلم : الصحیح ،کتاب الایمان ، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعا، الرقم :٤٨٦ ص١٠٦ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ابو عوانه : المسند، الرقم :٤١٨ جلد ١ ص١٣٨ مطبوعه دارالمعرفة بیروت

ابن حبان : الصحیح، الرقم :٦٤٨١ جلد ١٤ ص٤٠١ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت

ابن ابی شیبة : المصنف ،کتاب الاوائل، الرقم :۳۵۸٤۳جلد ۷ص۲۵۷مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان ۔

ابو یعلی : المسند ، الرقم :۳۹٦٤جلد ۷ص٤۹مطبوعه دارالمأمون للتراث دمشق

التبریزی : مشکوة المصابیح ، باب فضائل سید المرسلین ﷺ، الفصل الاول ص ۵۱۱مطبوعه اصح المطابع کارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا جنت کا پہرے دار خازن کہے گا آپ کون ہیں؟ پس میں جواب دوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں وہ کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے بھی نہ کھولوں۔

اس حدیث مبارکہ کے ان الفاظ: فیقول :بك امرت لا افتح لا حد قبلك

ترجمہ: پس جنت کا پہرے دار خازن کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے بھی نہ کھولوں۔

اس سے ثابت ہوا کہ جنت کا دروازہ جن کے لیے اول کھلے گا وہ ہمارے حضور ﷺ ہیں۔اس لحاظ سے بھی حضور ﷺ شانِ اولیت کے حامل ہیں۔

(۴) افتتاح جنت میں اولیت:

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ انا اول من یفتح باب الجنة

(منذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ، باب الترغیب فی کفالة الیتیم ورحمته ، والنفقة علیه والسعی علی الا رملة والمسکین جلد ۳ص۲۳٦مطبوعه مکتبه رشدیه سرکی روڈکوئٹه ۔

دیلمی : المسند ، باب الالف ، نکر حدیث الاوائل الرقم : ۵۷جلد ۱ص۳٤مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان)

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا (یعنی جنت کا افتتاح کروں گا'')

اس حدیث مبارکہ سے حضور ﷺ کی جنت کے افتتاح فرمانے میں جو شانِ اولیت ظہور فرما ہوگی اس کا واضح ذکرِ مبارک ہے۔ حضور ﷺ کا یوں ارشاد فرمانا کہ جنت کا سب سے پہلے دروازہ میں کھولوں گا اور اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن جنت کا افتتاح نبی کریم ﷺ سے کروانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پوری کائنات میں مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان بدبختوں کو واضح اشارہ دیا جارہا ہے کہ ارے بدبختو! جب تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ میں سے مصطفیٰ کریم ﷺ جیسا کوئی نہیں تو تم کیا چیز ہو جو ''مثلکم، مثلکم۔ مثلی مثلی'' اور ہم جیسا کی رٹ لگاتے ہو (معاذ اللہ)

(۵) دخول جنت میں اولیت۔

(۱) حضرت سیدنا عمرو بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

وانا اول من یدخل الجنة یوم القیامة ولا فخر

(دارمی: السنن، المقدمة، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل الرقم ۵۲ جلد ۱ ص ۴۱ مطبوعه قدیمی کتب خانه بمقابل آرام باغ کراچی

الهندی: کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل نبینا محمد ۔۔۔الخ الرقم ۳۲۰۴۵ جلد ۱۱ ص ۱۹۶ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

ترجمہ: ''قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا (شخص) میں ہوں گا اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں''

(۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اول من یحرک حلق الجنة فیفتح الله لی فیدخلنیها و معی فقراءُ المؤمنین ولا فخر

(ترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ باب سلو الله ی الوسیلة الرقم: ۳۶۱۲ ص ۱۰۷۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع

الریاض

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین ﷺ الفصل الثانی ص۵۱۳۔۵۱۴مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ھارون معاویہ : خصوصیاتِ مصطفی ﷺ جلد ۳ص۵۱۲مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

ترجمہ:" سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں اللہ تعالی میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقیر وغریب مومن ہوں گے اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا

(۳) خلیفہ دوم ،امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

ان الجنۃ حرمت علی الانبیاء کلھم حتی ادخلھا وحرمت علی الامم حتی تدخلھا امتی۔

(الھندی : کنزالعمال ، کتاب الفضائل باب فضائل نبینا محمد ﷺ جلد ۱۱ ص۱۸۷الرقم : ۳۱۹۵۰مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

ھارون معاویہ : خصوصیاتِ مصطفی ﷺ جلد ۳ص۵۱۴مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

ترجمہ:" بے شک جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر حرام کردی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو"

(۶) روز قیامت بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزی میں اولیت:

روز قیامت بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزی کرنے کا شرف اولین محبوب خدا، شفیع روز جزا، پشت پناہِ ہر بے نوا، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہوگا جس پر بطور دلیل یہ روایت پیش خدمت ہے۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیامة

(منذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ، الترغیب فی الوضوء واسباغه الرقم :٦ جلد١ ص٩١ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

ابن حبان : الصحیح ، الرقم : ١٠٤٩ جلد ٣ ص٣٢٤ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت ، لبنان

احمد بن حنبل : المسند ، الرقم: ٢١٦٣٦،٢١٦٣٤ جلد ١٢ ص ٣١٢-٣١١ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر

الحاکم : المستدرک علی الصحیحین ،کتاب التفسیر باب تفسیر سورة الحدید الرقم: ٣٧٤ جلد٢ ص ٥٢٠ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

السیوطی :الخصائص الکبری ، باب اختصاصه ﷺ بان امته الآخرون فی الدنیا الاولون یوم القیامة ...الخ جلد ٢ ص٣٩٢ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور

ترجمہ: قیامت کے روز سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت ہوگی۔

(۷) بارگاہ خداوندی میں سجدہ سے سر اٹھانے میں اولیت

بارگاہ خداوندی میں سجدہ سے سر اٹھانے میں بھی شرف اولیت نبی کریم ﷺ کو حاصل ہے جیسا کہ اس حدیث طیبہ میں ذکر ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی قدر ہے۔

انا اول من یؤذن له ان یرفع رأسه

(منذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ، الترغیب فی الوضوء واسباغه الرقم :٦ جلد ١ ص٩١ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

ابن حبان: الصحیح ، الرقم : ١٠٤٩ جلد ٣ ص٣٢٤ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت ، لبنان

احمد بن حنبل : المسند ، الرقم : ٢١٦٣٤ جلد ١٢ ص ٣١١-٣١٢ مطبوعه دار الحديث قاهره مصر

السيوطی : الخصائص الكبرى ، باب اختصاصه ﷺ بان امته الآخرون فی الدنيا الاولون يوم القيامة -الخ جلد ٢ ص ٣٩٢ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور

ترجمہ: سب سے پہلے مجھے ہی (سجدہ سے) سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی

(٨) ابتداء شفاعت میں شرف اولیت

روز قیامت جب سب لوگ خاموش کھڑے ہوں گے اور کسی کا کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا اس وقت سب سے پہلے گناہوں کی مغفرت اور عذاب سے چھٹکارے کے لئے ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے ذیل میں صرف وہ احادیث مبارکہ پیش کی جائیں گی جن میں روزِ قیامت حضور ﷺ کے سب سے پہلے شفاعت فرمانے کا صراحت سے ذکر موجود ہے۔

(١) عن انس بن مالك قال : قال رسول الله ﷺ : انا اول الناس يشفع فی الجنة

(المسلم : الصحيح ، كتاب الايمان ، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس يشفع فی الجنة ...الخ الرقم ٣٣٠ ص ١٠٥ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

ابو يعلى : المسند ، الرقم :٣٩٦٧ جلد ٧ ص ٥١ مطبوعه دار المأمون للتراث ، دمشق۔

منذری : الترغيب والترهيب ،كتاب البعث واهوال يوم القيامة، فصل فی شفاعة وغيرها جلد ٤ ص ٢٣٩ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ "حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

میں تمام لوگوں میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کرے گا۔

(۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اول شفیع فی الجنة

(المسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب: فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنة ...الخ الرقم: ۳۳۲ ص۱۰۶ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن ابی شیبه : المصنف : کتاب الاوائل الرقم :۳۵۷۹۹ جلد ۷ ص ۲۵٤ مطبوعه دار الکتب العلیمه بیروت

احمد بن حنبل : المسند، الرقم: ۱۲۳۵۹، جلد۸ ص ۲٦۹ مطبوعه دار الحدیث قاهره

ترجمہ ''سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا''

(۳) امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۹ھ) نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی روایت نقل فرمائی ہے۔

حضور جانِ ایمان وروحِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اول شفیع یوم القیامة

(دیلمی : المسند ، ذکر اخبار جاء ت عن النبی ﷺ فی مناقبه ،الرقم : ۱۲۱ جلد ۱ ص٤۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان :

ترجمہ: ''روز قیامت سب سے پہلے شفاعت میں کروں گا''

(۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلا مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

انا اول من تنشق عنه الارض واول شافع

(ابن ابی شیبه :المصنف ،کتاب الاوائل، الرقم :۳۵۸٤۸ جلد

۷ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: ’’سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں‘‘

(۹) قبولیت شفاعت میں اولیت

روز قیامت سب سے پہلے جو ہستی شفاعت کرے گی یا جس ہستی کو سب سے پہلے شفاعت کرنے کا اذن ملے گا وہ صرف اور صرف ہمارے آقا و مولی حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی ﷺ کی پاک و مطہر ہستی ہے جس کا ذکر احادیث مبارکہ سے اوپر کیا جا چکا ہے اب وہ احادیث طیبات پیش کی جارہی ہیں جن میں سے ایک بات کی صراحت ہے کہ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت قبول بھی سب سے پہلے کی جائے گی: ملاحظہ ہو:

(۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا:

انا اول شافع و اول مشفع یوم القیامة ولا فخر

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: سلوا الله لی الوسیلة الرقم: ۳٦۱٦ ص ۱۰۷۱ مطبوعه دار السلام للنشرو التوزیع الریاض

ابن ماجه: السنن، ابواب الزهد، باب: ذکر الشفاعة، الرقم: ٤۳۰۸ ص ۷۹۰ مطبوعه دار السلام للنشرو التوزیع الریاض

دارمی: السنن، المقدمة، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل الرقم: ٤۹ جلد ۱ ص ٤۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی۔

ترجمہ ’’قیامت کے دن میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ فخر سے نہیں کہتا‘‘

(۲) حدثنی ابو هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ انا سید ولد آدم یوم القیامة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع

(المسلم:الصحیح ،کتاب الفضائل ، باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق الرقم:٥٩٤٠ ص١٠٠٨ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابو داؤد: السنن ،کتاب السنة ، باب فی التخییر بین الانبیاء علیهم السلام الرقم :٤٦٧٣ ص٩٢٥ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

ابن ابی شیبه :المصنف ،کتاب الاوائل الرقم :٣٥٨٣٨ جلد ٧ ص ٢٥٧ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

احمد بن حنبل : المسند، الرقم : ١٠٩١٤ جلد ٧ ص٥٢٥ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر

ترجمہ ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی''

(١٠) عالم ارواح میں ''بلیٰ'' فرمانے میں ''اولیت''

عالم ارواح میں تین میثاق ہوئے تھے ان میں سے ایک میثاق کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے۔

"واذاخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علیٰ انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غفلین

(پاره : ٩ سورة الاعراف آیت :١٧٢)

ترجمہ: ''اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انھیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ ''تھی''

(ترجمه کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا [illegible]ب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

ان الله خلق آدم ثم مسح ظهر ه بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال: خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية فقال: هؤلاء للنار

(الترمذی : الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة الاعراف، الرقم: ۳۰۷۵ ص۹۰۷ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزيع الرياض۔

ابو داؤد : السنن، کتاب السنة، باب فی القدر، الرقم: ۴۷۰۳ ص ۹۳۱ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

الخازن : لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۲ ص ۱۵۴ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی پشت کو ملا اور اس سے ان کی بعض اولاد (کی ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے پشت کو ملکر کچھ اور اولاد کو نکالا، فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور جہنمیوں کے کام کریں گے“

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہے۔

لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهر ه كل نسمة هو خالقهامن ذريته الى يوم القيامة وجعل بين عينى كل انسان منهم وبيضا من نور ثم عرضهم على آدم فقال: اى رب من هؤلآء قال :هؤلآء ذريتك

(الترمذی : الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة الاعراف الرقم: ۳۰۷۶ ص۹۰۸ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض

الخازن : لباب لتاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن، جلد ۲

ص ۱۰۵ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی صلب پر اپنا دست قدرت پھیرا چنانچہ آپکی پشت سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولا دمیں پیدا کرنا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پرودگار یہ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے‘‘

جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو جمع کیا جو نسل بنی آدم سے قیامت کے دن تک دنیا میں پیدا ہونے والے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں صراحت سے ذکر ہوا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو روحوں کی شکل میں متشکل کیا اور ان کو قوت گویائی عطا کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان ارواح سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

توسب ارواح خاموش تھیں سب سے پہلے جس ہستی نے کہا

”بَلٰی!“(جی ہاں) کہا

وہ ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ہستی مطہرہ ہے:

عن سهل بن صالح الهمدانی قال:سالت ابا جعفر محمد بن علی کیف صار محمد ﷺ يتقدم الأنبياء وهو آخر من بعث ؟قال :ان الله تعالى لما اخذ من بنی آدم من ظهورهم ذرياتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم ؟كان محمد ﷺ اول من قال بلى

الزرقانی: شرح العلامة الزرقانی، المقصد الاول جلد ۱ ص۶۷ مطبوعه دارالکتب العلميه بيروت لبنان

قسطلانی : المواهب اللدنية،المقصد الاول جلد اول ص۳۷ مطبوعه فريد بك سٹال اردو بازار لاهور

السیوطی : الخصائص الکبری، باب خصوصیة النبی ﷺ بکونه اول النبیین فی الخلق وتقدم نبوته واخذ المیثاق علیه جلد ۱ ص۷ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

ترجمہ ''حضرت سہل بن صالح ہمدانی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے کس طرح مقدم ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ سب کے بعد مبعوث ہوئے تو انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم کو ان (حضرت سیدنا آدم علیہ السلام) کی پشت سے نکال کر ان سے وعدہ لیا اور ایک کو دوسرے پر گواہ بنا کر فرمایا'' الست بربکم '' اس وقت نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے جواب میں فرمایا'' بلی '' ایک روایت میں یوں آیا ہے:

وقد ورد انه علیه الصلاة والسلام اول من قال بلی

(ملا علی قاری : شرح الشفاء، جلد ۱ ص۱۱۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

ترجمہ۔ ''اور تحقیق وارد ہوا ہے بے شک نبی کریم ﷺ نے (عالم ارواح میں) سب سے پہلے (الست بربکم ؟ کیا میں تمہارا رب ہوں) کے جواب میں فرمایا'' بلی '' (جی ہاں)

مہتمم مدرسہ تعلیم السلام اشرفیہ مولوی محمد اسلم دیوبندی نے'' عالم ارواح میں سب سے اول بلی کہنا آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ہے'' سرخی قائم کر کے ثابت کیا ہے کہ عالم ارواح میں سب سے اول میں بلی حضور ﷺ نے فرمایا۔

(شرف المصطفی فی خصائص احمد المجتبی ﷺ ص۳۵،۳۶ مطبوعه شعبه نشر واشاعت مجلس صیانة مسلمین مدرسه تعلیم السلام اشرفیه مدنی مسجد فورٹ عباس روڈ هارون آباد ضلع بها ولنگر)

نوٹ اس کتاب پر تقریظ دیوبندی ''مفتی'' عبد الشکور ترمذی نے لکھی ہے۔

دیوبندی مسلک کے پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کے افادات کو دیوبندی مولوی محمد رضوان قریشی نے مرتب کیا ہے۔ ان افادات میں ''اول المقربین'' سرخی کے تحت لکھا ہے۔

"سابقہ انبیاء مقرب تھے اور اللہ کے حبیب ﷺ اول المقربین تھے چنانچہ جب اللہ تعالی نے میثاق لیا جس کا تذکرہ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالی نے عالم ارواح میں روحوں سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو فرمایا:

کان محمد ﷺ اول من قال بلی (الخصائص الکبری ۱/۵)

"سب سے پہلے اللہ کے حبیب ﷺ نے "بلی" کا لفظ استعمال فرمایا"

بیانات سیرت جلد اول ص۱۱۲ عنوان بیان :"آنچہ خوباں همه دار ند تو تنهاداری" ناشر مکتبہ الفقیر ۲۲۳ سنت پورہ فیصل آباد)

مولوی محمد ابراہیم دہلوی دیوبندی نے لکھا ہے۔

"جب حق تعالی نے عہد لیا ہے کہ بنی آدم کے ارواح سے اور گواہ بنایا انہیں ان کی جانوں پر فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اس وقت جناب محمد رسول اللہ ﷺ سب سے اول اقرار کرنے اور بلی کہنے والے تھے ازل میں سب سے اول جناب کے نور اور روح مبارک نے خداوند کریم کی خدائی کا اقرار کیا ہے۔ کیونکہ آپ سب کے امام اور مقتدی تھے پہلے امام نے توحید الہی کا اقرار کیا پھر تمام انبیاء نے جو بمنزلہ مقتدی کے تھے اور اقرار اور بلی کہا"

(احسن المواعظ ، پہلا وعظ ، نور محمدی ﷺ کا بیان ص۵ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

حیات مسیح علیہ السلام

احادیث کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کے جمہور علماء ومحدثین کا روز اول سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ آسمان پر زندہ اُٹھا لیے گئے ہیں اور قیامت سے پہلے دوبارہ آسمان سے زمین پر اُتریں گے۔ اس پر اُمت کا اجماع ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن مجید سے ثابت ہے اور اس پر متواتر احادیث مبارکہ اور ائمہ مسلمین کی تصریحات موجود ہیں۔

(1) مفسر شہیر علامہ محمد بن یوسف، ابوحیان، اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (۶۵۴ھ۔۷۴۵ھ) مفسر قرآن ابو محمد، عبدالحق بن غالب، ابن عطیہ غرناطی رحمۃ اللہ علیہ (۴۸۱ھ۔۵۴۲ھ) کی تفسیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

واجمعت الامة على ماتضمنه الحديث المتواتر من ان عيسىٰ فی السماء حيى وانه ينزل فى آخر الزمان فيقتل الخنزير و يكسر الصليب ويقتل الدجال و يفيض العدل وتظهر به الملة، ملة محمد ﷺ

(ابوحیان اندلسی :التفسیر البحر المحیط جلد ۳ ص ۱۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

ترجمہ: حدیث متواتر کے اس مضمون پر امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے دجال کو مار ڈالیں گے (آپ کے زمانے میں) عدل عام ہو جائے گا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین غالب آجائے گا

(۲) شارح شمائل ترمذی، علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۲ھ۔۱۰۳۱ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

واما عيسى عليه الصلاة والسلام فقد اجمعوا على نزوله نبيا لكنه بشريعة نبينا ﷺ تعالى (مناوی : فیض القدیر جلد ۲ ص ۳۴۱)

ترجمہ: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بحیثیت نبی نازل ہونے پر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے۔ البتہ آپ علیہ السلام ہمارے نبی مکرم ﷺ کی شریعت مطہرہ کے ساتھ تشریف لائیں گے۔

(۳) شارح مسلم، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱ھ۔۶۷۶ھ) صاحب الشفاء قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ (۴۷۶ھ۔۵۴۴ھ) سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق وصحيح عند اهل السنة للآحاديث الصحيحة فى ذلك وليس فى العقل ولا فى الشرع مايبطله فوجب اثباته وانكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالىٰ (وخاتم النبيين) وبقوله ﷺ لانبى بعدى وباجماع المسلمين انه لانبى بعد نبينا ﷺ وان شريعته مؤبدة الى يوم القيامة لاتنسخ وهذا استدلال فاسد لانه ليس المراد بنزول عيسى عليه السلام انه ينزل نبيابشرع ينسخ شرعنا ولافى هذا الاحاديث ولا فى غيرها شىء من هذا

(نووى : شرح صحيح المسلم، جلد ۲ ص ۴۱۱ باب وغيره فى قصة الدجال مطبوعه ملك سراج الدين اينڈ سنز پبلشرز كشميرى بازار لاهور)

ترجمہ: اہل سنت وجماعت کے نزدیک حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت آسمان سے اترنا اور دجال کو قتل کرنا برحق اور صحیح ہے۔ کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں عقل وشریعت میں اس کی نفی پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ لہذا اس کا اثبات واجب ہے، بعض معتزلہ، جہمیہ اور ان کے ہمنواؤں نے اس کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس بارے میں وارد ہونے والی آیتِ کریمہ، حضور ﷺ کا ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امت مسلمہ کے ختم نبوت پر اجماع اور آپ ﷺ کی شریعت کے دائمی اور غیر منسوخ ہونے کے دلائل کی بناپر رد کردی جائیں گی لیکن یہ استدلال غلط ہے کیونکہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایسے نبی بن کر نازل ہوں گے جن کی شریعت ہماری شریعت کو منسوخ کردے گی ایسی کوئی بات نہ نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث میں مذکورہ ہے نہ دیگر احادیث میں

(۴) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۹ھ) لکھتے ہیں!

واجمعت الامة على ان الله عزوجل رفع عيسى الى السماء

(ابوالحسن اشعری : الابانة عن اصول الديانة ص ٣٤)

ترجمہ: اورامت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کو آسمان پر (زندہ) اٹھالیا ہے۔

(۵) حافظ اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۰ھ۔۷۷۴ھ) لکھتے ہیں!

فهذه احاديث متواترة عن رسو ل الله ﷺ من رواية ابى هريرة ،وابن مسعود ،وعثمان بن ابى العاص ، وابى امامة ، والنواس بن سمعان ، وعبدالله بن عمر وبن العاص ،ومجمع بن جارية ، وابى سريحة ،وحذيفة بن اسيد رضى الله عنهم وفيها دلالة على صفة نزوله ومكا نه من انه بالشام بل بدمشق عند المنارة الشرقية ،وان ذلك يكون عنه اقامة صلاة الصبح وقد بنيت فى هذه الاعصار فى سنة احدى واربعين وسبع ما ئة منارة للجامع الاموى بيضاء من حجارة منحوتة عوضا عن المنارة التى هدمت بسبب الحريق المنسوب الى صنيع النصارى عليهم لعائن الله المتابعة الى يو م القيامة وكان اكثر عمارتها من اموالهم وقويت الظنون انها هى التى ينزل عليها المسيح عيسى ابن مريم عليه السلام فيقتل الخنزير ، ويكسر الصليب ويضع الجزية فلا يقبل الاسلام كما تقدم فى الصحيحين ۔

(ابن كثير : تفسير القرآن العظيم المعرف به تفسير ابن كثير جلد ٢ ص ٤٢٣ مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

ترجمہ: یہ متواتر احادیث نبی کریم ﷺ سے سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا عثمان بن ابوالعاص، سیدنا ابوامامہ، سیدنا نواس بن سمعان، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، سیدنا مجمع بن جاریہ، سیدنا ابوسریحہ اور سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہیں ان احادیث میں

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے اترنے کی کیفیت اور جگہ کا بیان ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام شام ، بلکہ دمشق میں مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ معاملہ نمازِ صبح کی اقامت کے قریب ہوگا۔ ان دنوں یعنی ۱۴۱ے ھجری میں سفید چوکور پتھر سے جامع اموی کا وہ منارہ دوبارہ بنادیا گیا ہے جو نصاریٰ کی لگائی ہوئی آگ کی بنا پر منہدم ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر تا قیامت مسلسل لعنتیں برسائے اس منارے کی تعمیر میں بڑا حصہ انہی کے اموال کا تھا غالب گمان یہی ہے کہ اسی منارے پر حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے۔ آپ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ ختم کر کے سوائے اسلام کے کچھ بھی قبول نہیں کریں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے بیان کیا جا چکا ہے۔

متذکرہ بالا پانچ حوالہ جات کی روشنی میں ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب جسد عنصری کے ساتھ آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا اجماعی و اتفاقی ہے اور اس پر متواتر احادیث موجود ہیں امام ابوالحسن، علی بن اسماعیل اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۹ھ) تو فرماتے ہیں کہ

أجمعت الأمة على أن الله عز و جل رفع عيسىٰ إلى السماء

"امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر (زندہ) اُٹھالیا ہے۔

اور یہ بات بھی برحق ہے کہ اُمت کا اجماع (اُمت کا اکٹھا ہونا) خطاء پر نہیں ہو سکتا نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

لا يجمع الله امتی علی ضلالة ابدا

(الحاکم : المستدرک علی الصحیحین ، کتاب العلم، جلد ۱ ص ۲۱۷ رقم الحدیث: ۴۰۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا، حیاتِ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کا عقیدہ درجنوں احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔ بعض میں مختصر اور بعض میں تفصیلی طور پر اور حیات مسیح

علیہ السلام کی احادیث باجماع محدثین درجہ تواتر کو پہنچی ہیں جبکہ اس مضمون میں صرف بیس احادیث پر اکتفاء کیا جائے گا ان شاء اللہ العزیز

پہلی دلیل:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الکنزیر ، ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احده۔

(البخاری : الصحیح ، کتاب البیوع ، باب قتل الخنزیر رقم الحدیث :۲۲۲۲ ص ۳۵٤ کتاب المظالم ، باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر رقم الحدیث ۲٤۷٦ ص ٤۰۰ مطبوعه درالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

المسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب نزول عیسی ابن مریم الخ رقم الحدیث ۳۸۹ ص ۷۷ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

الترمذی : الجامع الصحیح ، ابواب الفتن ، باب ماجاء فی نزول عیسی ابن مریم علیه السلام رقم الحدیث :۲۲۳۳ ص ٦۷٤ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ، باب نزول عیسی علیه السلام الفصل الاول ص ٤۷۹ مطبوعه اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب ابن مریم علیہ السلام (حضرت عیسٰی علیہ السلام) تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جنگ ختم کردیں گے اور ان کے دور میں مال اس قدر بہہ پڑے گا کہ کوئی شخص اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور بخاری شریف کی ایک روایت میں یوں بھی مروی ہے۔

حتی تکون السجدة الواهدة خیر من الدینا ومافیها

(البخاری: الصحیح ، کتاب احادیث الانبیاء ، باب نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث۳٤٤۸ ص۵۸۱ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

التبریزی : مشکوۃ المصابیح باب نزول عیسی علیہ السلام ص٤۷۹ مطبوعہ المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

ترجمہ: اورلوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔

دوسری دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

عن رسول اللہ ﷺ قال :لاتقوم الساعۃ حتی ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر

(البخاری : الصحیح ، کتاب المظالم ، باب کسر الصلیب وقتل الخزیر رقم الحدیث ۲٤۷٦ ص۴۰۰ مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض ۔

ابن ماجہ : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنتہ الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج ، رقم الحدیث :۴۰۷۸ ص۷٤٦ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ابو یعلیٰ: المسند، الرقم: ۵۸۷۰ جلد٤ ص۳۹٦ مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان)

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم عادم بن کرنازل ہوں گے پس وہ آکر صلیب کوتوڑیں گے اور سور کوقتل کریں گے۔

ان دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر موجود ہیں قرب قیامت میں زمین پرنزول فرمائیں گے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں اگر عام عادت کے خلاف کوئی بات نہیں تو حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ اس کوقسم اٹھا اٹھا کر

کیوں بیان فرمار ہے ہیں ؟ واضح ہوا کہ یہاں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول سے کسی انسان کی ولادت مراد نہیں کیونکہ اس میں کوئی ایسی جدید بات نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی شخصیت ایک غیر معمولی شخصیت ہوگی ان کی شخصیت کوئی محکوم نہیں بلکہ حاکم عادت شخصیت ہوگی اور آپ علیہ السلام حاکم بھی ایسے ہوں گے جو نصرانیت کا صرف روحانی طور پر ہی نہیں بلکہ قوت جسمانی سے بھی استیصال فرمائیں گے اور نصرانیت کے سب سے بڑے شعار یعنی صلیب کو توڑ دیں گے۔

مناظر اسلام حضرت شیر اہل سنت، علامہ مفتی محمد عنائیت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ "حکما مقسطا" کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عیسی روح اللہ، کلمۃ اللہ علیہ السلام کو "حکم" فرمایا ہے اور حکم وہی ہوسکتا ہے جو عند الفریقین مسلم ہو اسلئے ماننا پڑے گا کہ نازل ہونے والے حضرت سیدنا عیسی روح اللہ کلمۃ اللہ علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ آپ علیہ السلام کی ذات مبارکہ مطہرہ ہی ایسی ہوگی جو اہل کتاب اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دونوں کے ہاں مسلم ہوسکتی ہے اگر اس پیشن گوئی کا مصداق کسی ایسے شخص کو قرار دیا جائے جو خود امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوا ہو تو اس کو حکم نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اہل کتاب کے نزدیک وہ مسلم نہیں ہوگا"

(افادات وملفوظات شیر اهل سنت، مرتب محمد افضال نقشبندی، غیر مطبوعه)

تیسری دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں مروی ہے

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم

(البخاری: الصحیح، کتاب احادیث الانبیا باب نزول عیسی ابن مریم علیه السلام رقم الحدیث ٣٤٤٩ ص ٥٨١ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب نزول عیسی ابن مریم ۔الخ رقم

الحدیث ۳۹۲ ـ ۳۹٤ ص۷۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوازیع الریاض۔

الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفرود س بمأ ثور الخطاب ، باب الکاف ،رقم الحدیث ٤۸۸۲ جلد ۳ ص ۲۹٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

البغوی: شرح السنة ، ابواب الفتن ، باب نزول عیسی ابن مریم ، رقم الحدیث ٤۱۷۲ جلد ۷ ص ٤۰۸ مطبوعه دار التوفیقیة للتراث القاھره۔

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر و التدیر ، اباب حرف الکاف ، رقم الحدیث ٦٤٤۰ ص ٤۷۹ مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاھره۔

التبریزی: مشکوۃ المصابیح باب نزول عیسی علیه السلام الفصل الاول ص ٤۸۰ مطبوعه اصح المطابع وکار خانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری خوشی کا اس وقت کیا عالم ہوگا جب حضرت سیدنا عیسی ابن مریم علیہ السلام تم پر نزول فرمائیں گے اور تمہارا امام تم سے ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ: حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ قریب قیامت میں زمین پر تشریف لائیں گے اور حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز فجر ادا فرمائیں گے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

چوتھی دلیل:۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔

لاتزال طائفةمن امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیامة قال :فینزل عیسی ابن مریم علیه السلام فیقول امیرھم تعالی صل لنا فیقول: لا ان بعضکم علی بعض امرا ء تکرمة الله ھذه الامة

(المسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب نزول عیسی ابن مریم ۔۔۔ الخ رقم

الحديث :٣٩٥ص٧٨مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔
التبریزی : مشكوة المصابيح، باب نزول عيسى عليه السلام الفصل الاول ص ٤٨٠ مطبوعه اصح المطابع وكارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔
الديلمي: مسند الفردوس وهو الفردوس بمأ ثور الخطاب ، باب لام الف رقم الحديث :٧٦٠٣جلد ٥ص١٠٢، ١٠٣مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)

ترجمہ۔میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ قیامت تک غالب رہیں گے آپ نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس گروہ کا امیر (امام مہدی علیہ السلام) انہیں کہے گا آئیں ہمیں نماز پڑھائیں تو وہ (حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) فرمائیں گے نہیں تم ایک دوسرے کے امراء ہو اس نے اس امت کو تکریم (عزت) بخشی ہے

اس حدیث مبارکہ میں بھی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا صراحت سے ذکر ہے۔

پانچویں دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يوشك المسيح عيسى ابن مريم ان ينزل حكما قسطا واما ما عدلا فيقتل الخنزير ،ويكسر الصليب ، وتكون الدعوة واحدة فاقرء وه(او اقرئه)السلام من رسو ل الله ﷺ واحدثه فيصد قني ۔ فلما حضرته الوفاة قال :اقرء وه مني السلام ۔
(احمد بن حنبل : المسند ،ر قم الحديث :٩٠٩٦جلد٧ص١٠٧مطبوعه دار الحديث قاهره)

ترجمہ: قریب ہے کہ حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام منصف حاکم اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور دین ایک ہی (اسلام) ہو جائے گا انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سلام کہنا اور میری احادیث بیان کرنا وہ میری تصدیق کریں گے (جب آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا) میر طرف سے

انہیں سلام کہنا۔

چھٹی دلیل:

عن حذیفة بن اسید الغفاری قال :اطلع النبی ﷺ علینا ونحن نتذاکر فقال ماتذکر ون ؟قالو نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان ،والدجال ، والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلاثه خسوف بخسف بالمشرق ، وخسف بالمغرب ، وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم

(المسلم : الصحیح ، کتاب الفتن واشراط الساعة باب فی الاآیات التی تکون قبل الساعة رقم الحدیث:۷۲۸۵ص۱۲۵٦ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

ابن ماجه : السنن ، ابواب الفتن باب الآیت رقم الحدیث : ٤٠٥٥ص٧٣٨مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الحمیدی : المسند ،حدیث ابی سریحة حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه رقم الحدیث :۸۲۷جلد ۲ ص ۸۰مطبوعه عالم الکتب بیروت لبنان۔

الحاکم : المستدرک علی الصحیحین کتاب الفتن والملاحم رقم الحدیث ٨٤٨٨جلد٥ص ٣٤٣مطبوعه قدیم کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم باتیں کرر ہے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تم کیا باتیں کرر ہے ہو۔ ہم نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) قیامت کے بارے میں باتیں کرر ہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو!

ا۔دخان (دھواں) ،۲۔دجال،۳۔دابۃ الارض (عجیب وغریب جانور) ،۴۔سورج کا مغرب سے

طلوع ہونا،۵۔حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا،٦۔یاجوج ماجوج کا نکلنا اور زمین کا تین جگہ دھنسنا،۷۔مشرق میں دھنسنا،۸۔مغرب میں دھنسنا،۹۔جزیزہ عرب میں دھنسنا ،۱۰۔آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کرانہیں محشر کی طرف لے جائیگی۔

ساتویں دلیل:۔

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال ليس بيني وبينه يعني عيسیٰ عليه السلام نبی وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه: رجل مربوع الى الحمرة والبياض بين ممصرتين كان راسه يقطر وان لم يصبه بلل فيقاتل الناس على الاسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلك المسيح الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلى عليه المسلمون

(ابوداؤد: السنن، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال رقم الحديث ٤٣٢٤ ص ٨٥٣ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! میرے اور ان یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں۔جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی وسفیدی کے درمیان ہے۔یوں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی وہ لوگوں سے اسلام کیلئے لڑیں گے۔صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کردے گا۔وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے پس مسلمان ان پر نماز (جنازہ) پڑھیں گے۔

آٹھویں دلیل:

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ينزل عيسى بن مريم فيمكث

فی الارض اربعین سنة

(نعیم بن حماد: کتاب الفتن ، قدر بقاء عیسی ابن مریم علیه السلام بعد نزوله ، رقم الحدیث١٦١٨ ص٣٩٤ مطبوعه مکتبه حنفیه کانسی روڈکوئٹه

الدیلمی : مسند الفردوس وھو الفردوس بمأ ثور الخطاب ، باب الیا رقم الحدیث ٨٩٥٩ جلد ٥ ص٥٢٢ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''حضرت سیدنا عیسی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نزول فرمائیں گے اور زمین پر چالیس سال رہیں گے۔

نویں دلیل:

عن عبدالله بن مسعود قال :لما کان لیلة اسری برسول الله ﷺ لقی ابراھیم وموسی عیسٰی فتذاکروا الساعة فبداوا بابراھیم فسالو ہ عنھا فلم یکن عنده منھا علم ثم سالو موسی فلم یکن عنده منھا علم فرد الحدیث الی عیسٰی ابن مریم فقال قد عھد الی فیمادون وجبتھا فاما یعلمھا الارشد فذکر خروج الدجال قال:فانزل فاقتله

(ابن ماجه : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یا جوج ماجوج ، رقم الحدیث ۔٤٠٨١ ص٧٤٧ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوازیع الریاض ۔

الحاکم :المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملا حم ، رقم الحدیث ٨٦٧٨ جلد ٥ ص٣٩٦ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی ۔

ابن کثیر :تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: ٢٣٣٨ جلد ٢ ص٤١٦ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات نبی کریم ﷺ کو

معراج شریف کرائی گئی تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا سب نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا پھر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا تو پھر سب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا انہوں نے فرمایا قیامت سے پہلے (میرے) نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہو کر اسے (یعنی دجال) کو قتل کروں گا۔

دسویں دلیل:

حضرت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

عن النبی ﷺ قال: والذی نفسی بیدہ لیهلن ابن مریم بفج الروحاء، حاجا او معتمر او لیثنینهما۔

(المسلم: الصحیح، کتاب الحج، باب اهلال النبی ﷺ وهدیه، رقم الحدیث ۳۰۳۰ ص ۵۳۰ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض احمد بن حنبل: المسند رقم الحدیث۔ ۷۲۷۱ جلد ۵ ص ٤٨٤ مطبوعه دار الحدیث قاهره)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت سیدنا ابن مریم (یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) ضرور احرام باندھیں گے حج یا عمرے کا یا دونوں کو جمع کریں گے۔

گیارہویں دلیل:

عن نواس بن سمعان قال: ذکر رسول الله ﷺ الدجال ذات غداة، فخفض فیه ورفع حتی ظننا ه فی طائفة النخل، فلما رحنا الیه عرف ذلك فینا فقال: ماشانکم؟ قلنا یارسول الله ذکرت الدجال غداة فخفضت فیه ورفعت حتی

ظنناه فی طائفة النخل فقال:غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسه والله خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه طافئة کأنی أشبهه بعبدالعزی بن قطن فمن ادرکه منکم فیلقرأ علیه فواتح سورة الکهف انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عبادالله! فاثبتوا قلنا:یا رسول الله!وما لبثه فی الارض ؟ قال :اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائرایامه کأیامکم قلنا یا رسول الله!وما اسراعه فی الارض ؟ قال:کالغیث استد برته الریح فیأتی علی قوم فیدعوهم فیؤمنون به ویستجیبون له فیأمر السما ء فتمطر، والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ماکانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شی ء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعا سیب النحل ثم یدعو رجلاممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه ویضحك فبینماهو کذلك اذبعث الله المسیح ابن مریم علیه السلام فینزل عندالمنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهروذتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طاطا راسه قطر واذارفعه تحدر منه جمان کا للؤ لؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الامات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی (ابن مریم) قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة ۔

(المسلم : الصحیح ، کتاب الفتن واشراط الساعة ، باب نکر الدجال ، رقم الحدیث : ۷۳۷۳ص ۱۲۷۰ص ۱۲۷۱مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

الترمذی : الجامع الصحیح ، ابواب الفتن ، باب ، ماجاء فی فتنة الدجال ،

رقم الحدیث : ٢٢٤٠ ص ٦٧٦ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ابن ماجه : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث : ٤٠٧٥ ص ٧٤٣ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ابوداؤد : السنن ، کتاب الملاحم ، باب خروج الدجال ، رقم الحدیث : ٤٣٢١ ص ٨٥٢ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا اس میں اسے ذلیل بھی کیا اور اس کے فتنے کو بڑا بھی بتایا آپ کے اس بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے وہ انہیں کھجوروں میں چھپا ہوا ہے جب ہم شام کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا کیوں تم لوگوں کا یہ حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذات اور بڑائی ہر دو آپ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ ہی کرے گا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے دیکھو دجال جوان ہوگا اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن (قوم خزاعہ کا ایک شخص جو دور جاہلیت میں مرگیا تھا) کے ساتھ دیتا ہوں لہٰذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے چاہیے کہ اس پر سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے دیکھو عراق اور شام کے مابین "خلہ" کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا اے خدا کے بندو دیکھو! ایمان پر ثابت قدم رہنا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا ایک مہینہ کے برابر تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے

مثل ہوں گے ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ! کیا اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا ہم نے عرض کیا اس کے چلنے کی رفتار آخر کتنی ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہو اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا وہ وہ اس پر ایمان لائیں گے تو وہ پانی کو برسنے کا حکم دے گا پانی خوب برسے گا زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو اس کے پستان اور ان کی کوکھیں بھرئی ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے تو یہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال و اسباب سے خالی ہوگی کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزرے گا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا وہاں کے خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں یعسوب کے پیچھے چلتی ہیں پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور تیر جاتا ہے پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لیے ہنستا ہوا چلا آئے گا الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا آپ علیہ السلام اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے آپ علیہ السلام کے جسم پر اسوقت دو زرد کپڑے ہوں گے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں گے جب سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے انکی سانس میں اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا اور آپکی سانس وہاں تک جائے گی جہاں تک آپکی نظر کام کرے گی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے وہاں اسے قتل کریں گے وہ آپ علیہ السلام کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا دجال کے قتل کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لا کر انہیں تسلی دیں گے ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو

اللہ تعالی نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔

بارہویں دلیل:

عن ابی هريرة عن النبیﷺ قال الانبياء اخوة العلات ابوهم دينهم واحدوامهاتهم شتى وانا اولى الناس بعيسیٰ بن مريم لانه لم يكن بينی و بينه نبی وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الى الحمرة والبياض سبط كان راسه يقطر وان لم يصبه بلل بين ممصر تين فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويعطل الملل حتى يهلك الله فی زمانه الملل كلها غير الاسلام ويهلك الله فی زمانه المسيح الدجال الكذاب وتقع الامنة فی الارض حتى ترتع الابل مع الاسد جمعيا والنمور مع البقر والزئا ب مع الغنم ويلعب الصبيان اوالغلمان بالحيات لايضر بعضهم بعضاً فيمكث ماشاء الله ان يمكث ثم يتوفى فيصلی عليه المسلمون ويد فنونه

(احمد بن حنبل: المسند، رقم الحديث:۹۲٤۲ جلد ۷ ص ۱۳۹ رقم الحديث: ۹۵۹۸ جلد ۷ ص ۲۳۱ مطبوعه دار الحديث قاهره۔

نعيم بن حماد :كتاب الفتن ،نزول عيسیٰ ابن مريم عليه السلام وسيرته رقم الحديث:۱۶۰۱ ص ۳۹۱ مطبوعه مكتبه حنفيه كانسی روڈ كوئٹه۔

ابن جريرطبری: جامع البيان عن تأويل القرآن المعروف به تفسير طبری، جلد٤ ص٢٦٣٤ رقم الحديث:۱۰۸۷۲ مطبوعه مكتبه عثمانيه كانسی روڈ كوئٹه۔

ابن كثير:تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير ،رقم الحديث٢٣٣٤ جلد ۲ص ٤١٥ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جتنے انبیا کرام علیہم السلام ہیں سب باپ شریک بھائی ہیں والد ایک اور مائیں علیحدہ علیحدہ ہیں حضرت

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں دیکھو وہ ضرور نزول فرمائیں گے اور جب تم ان کو دیکھو تو فوراً پہچان لینا کیونکہ ان کا قد میانہ ہوگا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا کنگھی کئے ہوئے سیدھے بال ہوں گے یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے اگر چہ اس پر کہیں تری کا نام نہ ہوگا دو گیرو کے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوں گے وہ اتر کر (نزول فرما کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور تمام مذاہب انکے زمانہ میں ختم ہو کر صرف ایک مذہب اسلام باقی رہ جائے گا اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور زمین پر امن وامان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ اور چیتے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور لڑکے (بچے) سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو ذرا کوئی تکلیف نہ دے گا اسی حالت میں جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر نماز (جنازہ) ادا کریں گے اور ان کی تدفین کریں گے۔

تیرہویں دلیل:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسی بن مریم ثم لئن قام علی قبری وقال یا محمد لاجیبنہ

(ابو یعلی : المسند، رقم الحدیث ٦٥٧٧ جلد ٥ ص ١١٠ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان)

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ضرور نزول فرمائیں گے اور اگر وہ میری قبر پر آ کر کھڑے ہوں گے اور مجھ کو "یا محمد ﷺ" کہہ کر آواز دیں گے تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا

مرزائیوں پر بطور الزام حجت عرض ہے کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تاویل فیہ ولا استثناء وافای فائدۃ کانت فی ذکر القسم"

(مرزا قادیانی: حمامة البشری ص ۱۵ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۱۹۲)

ترجمہ: اور قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبر (پیشین گوئی) ظاہر پر محمول ہے، نہ ہی اس میں تاویل ہے اور نہ ہی اس میں استثنا، ورنہ پھر قسم کے ذکر کرنے میں کیا فائدہ ہے"

مذکورہ بالا نزول حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام والی حدیث چونکہ قسم کے ساتھ مشروط ہے لہذا اس (مرزا قادیانی) کے اصول سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام پیدا نہیں ہونگے بلکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

چودھویں دلیل:۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وان من فتنته ان یأمر السما ان تمطر فتمطر ویأمر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنته ان یمر بالحی فیکذ بونه فلا تبقی لهم سائمة الاهلکت وان من فتنته ان یمر بالحی فیصد قونه فیامر السماء ان تمطر فتمطر ویامر الارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشیهم من یومهم ذلك اسمن ما کانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه لایبقی شئی من الارض الا وطئه وظهرعلیه الامکة والمدینة لایأتیهما من نقب من نقابهما الالقیته الملائکة بالسیوف صلتة حتی ینزل عند الظریب الاحمر، عند منقطع السبخة فترجف المدینة باهلها ثلاث رجفات فلا یبقی منافق ولا منافقة الا خرج الیه فتنفی الخبث منها کما ینفی الکیر خبث الحدید، ویدعی ذلك الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریك بنت ابی العکر :یارسول الله فاین العرب یؤمئذ ؟ قال هم یومئذ قلیل، وجلهم بیت المقدس واما مهم رجل صالح فبینما اما مهم قد تقدم یصلی بهم الصبح اذا نزل علیهم عیسی ابن مریم الصبح فرجع ذلك الامام ینکص یمشی القهقری لیتقدم

عیسٰی یصلی بالناس فیضع عیسٰی یده بین کتفیه ثم یقول له :تقدم فصل فانها لك اقمت فیصلی بهم امامهم فاذا انصرف قال عیسٰی علیه السلام :افتحو الباب ، فیفتح ورائه الدجال معه سبعون الف یهودی ، کلهم ذوسیف محلی وساج فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء وینطلق هاربا ویقول عیسٰی علیه السلام ان لی فیك ضربة لن تسبقنی بها، فیدرکه عند باب اللدالشرقی فیقتله فیهزم الله الیهود فلا یبقی شیء مما خلق الله یتواری به یهودی الا انطق الله ذلك الشیء لا حجر ولا شجرولا حائط ولا دابة الا الغرقدة فانها من شجر هم لاتنطق الاقال یا عبدالله المسلم هذا یهودی فتعال اقتله۔

(ابن ماجه : السنن ، ابوب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج ، رقم الحدیث :٤٠٧٧ ص٧٤٤، ٧٤٥ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوازیع الریاض۔

ابن کثیر : تفیسر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث :٢٣٤٠ جلد ٢ ص٤١٨ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کو اناج اگانے کا حکم دے گا اوراس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی تھن دودھ سے لبریز ہوں گے سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت فرشتے اسے برہنہ تلواروں سے روکیں گے دجال ایک سرخ پہاڑی کے قریب مقیم ہو جائے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے مرد اور عورتیں منافق ہوں گے وہ اس کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ منورہ میل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے لوہے کے میل کو بھٹی نکال دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا یارسول اللہ !اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں

ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان عرب مومنین میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام (مہدی علیہ السلام) کے ماتحت ہوں گے ایک روز ان کا امام (حضرت سیدنا مہدی علیہ السلام) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام نزول فرمائیں گے وہ امام (مہدی علیہ السلام) آپ علیہ السلام کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے کہ تاکہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام امامت کر سکیں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نزول فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لئے کہ تمہارے ہی لئے تکبیر کہی گئی ہے تم ہی نماز پڑھاؤ وہ امام (مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے بعد فراغت نماز حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے دروازہ کھولو اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کئے ہوگا ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان کے ہوگی اور ایک ایک چادر ہوگی جب یہ دجال حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگے گا حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام اس سے فرمائیں گے تجھے میرے ہاتھ سے ضرب کھانی ہے تو بھاگ کر کہاں جائے گا؟ آخر کار حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے پھر اللہ تعالی یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی شے ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا چاہے وہ درخت ہو یا پتھر یا جانور یا دیوار ہر شے کہے گی اے اللہ کے بندے: اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آکر قتل کر دے سوائے غرقد کے (ایک درخت کا نام ہے غالبا تھور کو بولتے ہیں)

پندرہویں دلیل:

عن اوس ابن اوس عن النبی ﷺ قال: ینزل عیسی بن مریم علیه السلام عند المنارة البیضاء شرقی دمشق۔

(الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۵۸۹ جلد ۱ ص ۱۶۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

الهیثمی : مجمع الزوائد ،کتاب الفتن ، رقم الحدیث : ۱۳۷۹۰ جلد۸
ص۲٦۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

ترجمہ حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔

سولہویں دلیل:

عن انس قال قال رسول الله ﷺ من ادرك منكم عيسىٰ بن مريم فليقراه منی السلام ﷺ

(الحاکم:المستدرک ،کتاب الفتن و الملاحم ،رقم الحدیث:۸٦۳۵ جلد ٤ ص۵۸۷ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،لبنان.

احمدبن حنبل: المسند،رقم الحدیث:۷۹۵۸ جلد٦ ص۳۰۷ مطبوعه دارالحدیث قاهره

السیوطی:الدرالمنثورفی التفسیر بالمأثود زیر آیت وان من اهل الکتاب الالیؤ منن به قبل موته جلد ۲ ص۲٤۵ مطبوعه بیروت.لبنان)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جس شخص کی بھی حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات ہو وہ ان کو میری طرف سے ضرور سلام کہہ دے''

ستارہویں دلیل:

فقیہ الامت، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال:ان المسيح بن مريم خارج قبل يوم القيامة ويستغن به الناس عمن سواه

(الهندی : کنزالعمال ، باب نزول عیسی ابن مریم ، رقم الحدیث : ۳۹۷۲٤ جلد ۱٤ ص۲٦۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان)

ترجمہ۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر

رہیں گے اوران کی آمد کے بعدلوگ انکے سوا سب سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

اٹھارہوں دلیل:۔

عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ قال :قال رسول الله ﷺ عصا بتان من امتی حررھما الله من النا ر عصابة تغزو الهند وعصابة تکون مع عیسی ابن مریم علیهما السلام ۔

(النسائی :السنن ،کتاب الجهاد ، باب غزوة الهند ،رقم الحدیث: ٣١٧٧ص ٦١٢ مطبوعه دارالسلام للنشروالتو زیع الریاض۔

احمد بن حنبل :المسند،رقم الحدیث :٢٢٢٩٥ جلد:١٢ ص ٥٠٠ مطبوعه دارالحدیث قاهره

ترجمہ:حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی مکرم ﷺ کے غلام تھے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری اُمت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رکھا ہے ایک وہ جماعت جو اہل ہند سے جنگ کرے گی اور ایک وہ جماعت جو حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گی۔

انیسویں دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ینزل عیسیٰ بن مریم علی ثمانمائة رجل وأربعمائةامرأة خیارمن علی الأرض وأصلح من مضی

(الدیلمی:مسند الفردوس وهو الفردوس بمأثور الخطاب باب الیاء ،رقم الحدیث:٨٩٣٥ جلد:٥ ص ٥١٥ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

ترجمہ:حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے۔

بیسویں دلیل:

عن عبد الله بن عمر وقال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فید فن فی قبری فاقوم اناوعیسیٰ ابن مریم فی قبرواحد بین ابی بکر و عمر

(التبریز ی:مشکوۃ المصابیح ،باب نزول عیسی علیه السلام،الفصل الثالث ص۴۸۰ مطبوعة اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

ابن الجوزی:الوفابأحوالِ المصطفیٰ ﷺ،ابواب بعثه وحشره ومایجری له ﷺ الباب الثانی:فی حشر عیسیٰ بن مریم مع نبینا،رقم الحدیث:۱۵۷۵ ص۸۳۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان)

ترجمہ: حضرت سید نا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین پر نزول فرمائیں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرہ پاک میں دفن ہوں گے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہم دونوں کے داہنے بائیں ہوں گے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

عن عائشة قالت قلت :یارسول الله ﷺ انی اری انی اعیش من بعدك فتأذن لی ان ادفن الی جنبك فقال وانی لك بذالك من موضع مافیه الاموضع قبری و ابی بکر وعمر عیسی بن مریم

(الهندی : کنز العمال ، باب نزول عیسی علیه السلام ،رقم الحدیث: ۳۹۷۲۱ جلد ۱۴ ص۲۶۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان

المستغفری : دلائل النبوة : باب نزول عیسی علیه السلام، رقم الحدیث:

۳۷۳ جلد ۲ ص ۱ ۵۵ مطبوعه دار النوادر الرياض.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ ﷺ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ ﷺ مجھ کو اس کی اجازت دیں کہ: میں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور (حضرت سیدنا) ابو بکر رضی اللہ عنہ اور (حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں اور حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔

ان تمام احادیث سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ان احادیث میں جس مسیح کے نزول کی پیشین گوئی (خبر) ارشاد فرمائی گئی ہے اس سے وہی مسیح مراد ہیں جن کا ذکر مبارکہ قرآن مقدس میں ہے اور وہی مسیح مراد ہیں کہ جو حضرت سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے بطن اقدس سے بلا باپ کے "نفخہ ء حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام" سے پیدا ہوئے اور وہی مسیح مراد ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنا پیغمبر برحق بنا کر بنی اسرائیل والوں کی طرف نازل فرمایا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نزول سے امت محمدیہ میں سے کسی دوسرے فرد کا پیدا ہونا مراد نہیں۔

فضائل

مدینہ منورہ

ذکر مصطفیٰ ﷺ جس عنوان اور موضوع سے بھی ہو جس رنگ اور ڈھنگ سے بھی ہو وہ محبوب ہوتا ہے اور محبوب کی جس شے سے نسبت ہو جائے وہ شے بھی محبوب ہو جایا کرتی ہے یثرب ایک قدیم بستی کا نام تھا جو تجارتی قافلوں کی گزرگاہ تھی۔ طوفان نوح کے بعد اس شہر کا ذکر کتب تاریخ میں ملتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ اسلام کی کشتی سے جو لوگ اترے ان کی مجموعی تعداد اسی تھی۔ ان سب نے بابل کے اطراف میں سکونت اختیار کی۔ ان کی آبادی کا طول دس روز کی دوری اور عرض بارہ میل کی دوری تھی۔ ان سب کی اولاد سے ایک کثیر جماعت ہوگئی۔ یہ سب کے سب یکجا رہنے لگے۔ نمرود بن کنعان حام ان کا بادشاہ مقرر ہوا لیکن جب ان لوگوں کے درمیان مذہب کفر اور سرکشی ظاہر ہوئی۔ ان لوگوں میں اختلاف نے جگہ پکڑی اور ہر ایک نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا اور یہ بہتر زبانوں میں منقسم ہو گئے ان سب میں سے ایک جماعت نے جو سام بن نوح کی اولاد تھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے الہام سے عربی زبان وضع کی۔

وبر زمین برکت قرین مدینه سکونت کرد نداول کسے که درین زمین زراعت کر دو نخل نشاند ایشان بودند

ترجمہ اور سرزمین طیبہ پر سکونت اختیار کی جس نے سب سے پہلے اس زمین پر زراعت کی اور کھجور کے درخت لگائے

(عبدالحق دهلوی: جزب القلوب الی دیار المحبوب باب سوم ص ۳۹ مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگراں)

جب نبی کریم ﷺ ہجرت فرما کر اس شہر منور میں تشریف لائے تو اسے "یثرب" سے "مدینۃ الرسول" ہونے کا شرف مبارکہ حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ شہر دلنواز و شہر بے مثال پورے عالم کا مرکز نگاہ ہے۔ یہی وہ شہر منور ہے جس کے درو دیوار لمس نور خدا ﷺ سے فیض یاب ہوئے ۔ یہی وہ شہر مقدس ہے جس کے گلی کوچوں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ نے خرام ناز فرمایا۔ یہی وہ شہر

مطہر ہے۔جس کی خلد آگیں فضاؤں میں سرور کائنات تاجدار کائنات ﷺ کے انفاس مقدسہ کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ یہی وہ شہر بابرکت ہے دنیا کے گوشے گوشے سے زائرین جس کی طرف کھچے کھچے چلے آتے ہیں، یہی وہ شہر معظم ہے۔جس میں خلد بریں کے ذرے ذرے میں عشاق و محبان مصطفیٰ ﷺ کے دل دھڑکتے ہیں۔اس ادب گاہِ زیر آسماں میں جنید و بایزید بھی دم بخود رہے ہیں اور محبوب کل ﷺ کے پروانے آج بھی سرتاپا پیکر ادب واحترام بنے رہتے ہیں

۱: قرآن مجید میں مدینہ منورہ کا ذکر:۔

حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی نسبت مبارکہ نے مدینہ منورہ کو اتنی عظمت و رفعت عطا کی کہ اس شہر مقدس کا ذکر قرآن مجید میں چار مرتبہ آیا ہے۔

(۱) اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

ما کان لاهل المدینة و من حولهم من الاعراب ان یتخلفوا عن رسول الله ولا یرغبوا بانفسهم عن نفسه

(پاره : ۱۱ ،سورة التوبه، آیت : ۱۲۰)

ترجمہ: مدینہ والوں اوران کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں (کنز الایمان)

(۲) ارشاد باری تعالیٰ :

یقولون لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل و لله العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون

(پاره :۲۸ ،سورة المنافقون، آیت: ۸)

ترجمہ: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (کنز الایمان)

(۳) **لئن لم ینته المنفقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة لنغر**

ینك بهم ثم لایحاورونك فیها الا قلیلا

(پارہ:۲۲،سورۃ الاحزاب ،آیت:۶۰)

ترجمہ: اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن۔ (کنز الایمان)

(۴) ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین نے فرمایا:

وممن حولکم من الاعراب منفقون ومن اهل المدینة۔

(پارہ:۱۱،سورۃ التوبہ ،آیت:۱۰۱)

ترجمہ: اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے

(کنزالایمان)

۲: مدینۃ الرسول کی تمام شہروں پر فضیلت:۔

شہرِ مصطفیٰ ﷺ تمام شہروں کا سرتاج ہے اور تمام شہروں سے افضل ترین ہونے کا اعزاز بھی شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک نے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی جائے ولادت وسکونت مکہ معظمہ کی قسم کھائی کہ اس میں اس کا حبیب چلتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لا اقسم بهذا البلدوانت حل بهذا البلد

(پارہ:۳۰،سورۃ البلد،آیت:۱۔۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو (کنزالایمان)

بعض ائمہ اور محدثین نے "لااقسم بهذا البلد" میں حرف قسم "لا" کو لا نافیہ قرار دیا ہے، اور جب "لا" نفی صحیح کے لئے ہو تو ترجمہ یوں ہو جائے گا: "میں اس کی قسم نہیں کھاؤں گا اے محبوب جب تم اس شہر میں تشریف فرما نہیں ہو گے"

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۵۴۴ھ) نے بھی یہی لکھا ہے ملاحظہ ہو: قیل

لا اقسم به اذالم تکن فیه بعد خروجك منه

(قاضی عیاض : الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الاول ،الفصل الرابع ،فی قسمه تعالیٰ بعظیم قدره جلد ۱ صفحه ۳۸ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور)

اس عبارت کا اردو ترجمہ "جامعہ اشرفیہ" لاہور کے فاضل دیوبندی مولانا محمد قاسم نے جو کیا ہے وہ نقل کیا جارہا ہے: "اور بعض نے کہا کہ اس آیت کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر آپ ﷺ اس شہر میں موجود نہ ہوں تو پھر اس شہر کی قسم نہیں کھاؤں گا

"(کتاب الشفاء، جلداول صفحه ۵۸ مطبوعه مکتبة العلم۱۸ اردو بازار لاهور)

مکان کی فضیلت مکین کی وجہ سے ہوتی ہے جب نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو اس شہر مقدس کو دنیا کے تمام شہروں پر فضیلت مل گئی متعدد احادیث مبارکہ میں یہ مضمون وارد ہے:

تمام روئے زمین پر موجود شہروں میں سب سے اعلیٰ ترین اور افضل ترین شہر مدینہ طیبہ ہے

ماعلی الارض بقعة هی احب الی ان یکون قبری بها منها ثلاث مرات یعنی المدینة

(السمهودی : وفا الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ ،الباب الثانی ،یخلق الانسان من تربة الارض التی یدفن فیها جلد: ۱ صفحه: ۳۷ مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسیٰ روڈ شالدره کوئٹه .

دیلمی :مسند الفردوس ،الرقم:۶۲۹۸ جلد :٤ صفحه :۹۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

میری قبر کی جگہ مجھے روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی مدینہ طیبہ کا خطہ (مجھے ہر خطہ سے زیادہ عزیز ہے) حضور ﷺ نے یہ بات تین بار دہرائی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ:

مافی الارض بقعة احب الی الله من بقعة قبض فیها نبیه ﷺ

(ابن جوزی : الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ، الباب الثانی والثلاثون فی ذکر موضع قبره ﷺ صفحه :۸۱۳مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان۔

عبدالحق دهلوی :جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب ،باب دوم صفحه :۱۹مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگران لاهور)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کوروئے زمین پر اس خطہ زمین سے زیادہ محبوب کوئی خطہ نہیں جہاں اس کے محبوب نبی ﷺ کا وصال ہوا ہے

مدینۃ الرسول کو سب شانیں اور فضیلتیں نبی کریم ﷺ کی نسبت مبارکہ سے ملی ہیں مدینہ مبارکہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ نے اتنا بلند کیا کہ اس شہر کو مکہ مکرمہ سے بھی افضل ٹھہرایا جیسا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

المدینة خیر من مكة

(الطبرانی :االمعجم الکبیر، عمرة بنت عبدالرحمن ،عن رافع الرقم:۴۳۲۳ جلد :۳صفحه :۱۶۰مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

عبدالحق دهلوی : جذب القلوب الی دیار المحبوب، باب دوم صفحه:۱۷مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگران لاهور۔

مناوی : فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ،جلد :٦صفحه :۲٦۳مطبوعه مکتبه تجاریه کبری مصر۔

السمهودی : وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ ،الباب الثانی :یخلق الانسان من تربة الارض التی یدفن فیها جلد:۱صفحه :۳۷مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه)

ترجمہ: مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے

۳: مدینۃ الرسول ﷺ کی طاعون سے حفاظت:

اللہ تعالیٰ نے جیسے نبی مکرم شفیع اعظم ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر ہر سیکنڈ کو اپنے فضل و رحمت کے حصار میں رکھا اور آپکے تمام دشمنان کی ہر مکروہ اور قبیح سازش کو نیست و نابود فرمایا ایسے ہی اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کے شہر مکرم و معظم کو بھی ہر بلا سے حفاظت میں رکھا۔ طاعون ایک ایسا موذی اور جان لیوا مرض ہے جو گاؤں کے گاؤں اور قریہ کے قریہ اجاڑ کے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نسبت مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ اس شہر اور اس کے باسیوں کو اس موذی اور جان لیوا مرض سے محفوظ و مامون رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علی انقاب المدینة ملائكة لايدخلها الطاعون

(البخاری : الصحیح ،کتاب فضائل المدینة ،باب لایدخل الدجال المدینه :الرقم : ۸۸۰صفحه :۳۰۲۔کتاب الفتن ،باب لاید خل الدجال المدینة الرقم :۷۱۳۳صفحه:۱۲۲۸مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

المسلم : الصحیح ،کتاب الحج ،باب صيانة المدينة من د خول الطاعون والدجال اليها الرقم:۱۳۷۹صفحه۵۷۹ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض ۔

الترمذی : الجامع الصحیح ،کتاب ابواب الفتن، باب ماجاء فی ان الدجال لاید خل المدینة الرقم:۲۲٤۲صفحه:٦۷۸ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل : المسند، الرقم:۷۲۳۳جلد:٥صفحه :٤٥۷ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: مدینہ طیبہ میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہیں اس شہر میں طاعون داخل نہیں ہوسکتا

۴: مدینہ منورہ کی دجال کے فتنہ سے حفاظت:۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ دجال کذاب ظاہر ہوگا وہ ظلم و بربریت کی حدیں پھلانگتے ہوئے ہر شہر کو تباہ و برباد کردے گا مگر مدینہ طیبہ دجال کذاب کے ظلم و بربریت سے محفوظ رہے گا جیسا کہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المدينة ياتيها الدجال فيجد الملائكة يخرسونها فلا يقربها الدجال

(البخاری : الصحيح ،كتاب الفتن، باب لايدخل الدجال المدينة الرقم :۷۱۳٤ صفحه ۱۲۲۸، كتاب التوحيد ،باب فی المشيئة والارادة الرقم:۷٤۷۳ ص ۱۲۸۸ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض۔

الترمذی : الجامع الصحيح، ابواب الفتن عن رسول الله ﷺ ،باب ماجا فی ان الدجال لايدخل المدينة الرقم:۲۲٤۲ صفحه ٦۷۸ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

احمد بن حنبل : المسند، الرقم:۱۳۰۲۳ جلد:۸ صفحه :٤۳۰ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر۔

ابن حبان : الصحيح ،الرقم:٦۸۰٤ صفحه ۲۱۵ مطبوعه موسسته الرسالة بيروت۔

ابو يعلىٰ : المسند، الرقم:۳۰۵۱ جلد :۵ صفحه :۳۹۰ مطبوعه دارالمأمون للتراث دمشق۔

عبدالحق دهلوی : جذب القلوب الىٰ ديار المحبوب، باب دوم صفحه ۲۲ مطبوعه نعيميه چوک دالگراں لاهور)

ترجمہ: دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے

پائے گا پس وہ مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۵: مدینہ منورہ میں دجال کا رعب بھی داخل نہیں ہو سکے گا:۔

مدینہ طیبہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ میں ایسی شان اور مقام ملا کے جب دجال کذاب روئے زمین کے ہر شہر کو تباہ و برباد کر دے گا اور ظلم و بربریت کا بازار گرم کرے گا اس کا مدینہ طیبہ میں داخل ہونا تو درکنار اس کا رعب بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا مدینہ منورہ کی فضیلت کی صراحت احادیث مبارکہ میں موجود ہے

عن ابی بکرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال لها يومئذ سبعة ابواب على كل باب ملكان

(البخاری : الصحيح ،كتاب فضائل المدينة، باب لايدخل الدجال المدينة، الرقم:۱۸۷۹ صفحه :۳۰۲ كتاب الفتن، باب ذكر الدجال، الرقم:۷۱۲٦ صفحه ۱۲۲۷ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض.
احمد بن حنبل : المسند ،الرقم :۲۰۳۲۰ جلد:۱۱ صفحه :۵۹۰ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر.
الحاكم : المستدرك على الصحيحين،كتاب الفتن والملاحم ،الرقم:۸٦۲۷ جلد:٤ صفحه:۵۸۵ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت ،لبنان
ابن حبان : الصحيح ،الرقم :۳۷۳۱ جلد:۹ صفحه:٤۸ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت.
ابن ابی شيبة: المصنف ،ماذكر فی المدينة وفضلها الرقم:۳۲٤۱۵ جلد:٦ صفحه:٤۰۹ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر ایک دروازے پر دو فرشتے ہوں گے

۶: مدینۃ الرسول ﷺ میں اعمال صالحہ پر ہزاروں گنا اجر وثواب:۔

اللہ رب العزت کی عبادات وطاعات انس وجن پر فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت کہیں بھی کریں اللہ رب العزت کی رحمت و اجر سے خالی نہیں مگر مدینہ طیبہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے یہ مقام حاصل ہے کہ جو عبادات پاکستان میں کی جائیں وہی عبادات اگر مدینہ منورہ میں کی جائیں تو اس کا اجر وثواب ہزاروں گنا بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے

(1)عن بلال بن الحارث رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ رمضان بالمدينة خير من الف رمضان فيماسواها من البلدان و جمعة بالمدينة خير من الف جمعة فيما سوا ها من البلدان

(المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف ،الترغيب فی الصلاة فی المسجد الحرام و مسجد المدينة و بيت المقدس و قبا جلد:۲ صفحه :۱٤۱ مطبوعه مكتبه رشيد يه سركی روڈ كوئٹه .

ديلمی : مسند الفردوس، باب :الراء ،الرقم:۳۲۷۸ جلد:۲ صفحه ۲۷۵ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت لبنان .

الطبرانی : المعجم الكبير، بلال بن الحارث المزنی الرقم :۱۱۳٤ جلد:۱ صفحه:۲۹۵ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت لبنان)

ترجمہ: مدینہ طیبہ میں رمضان کسی دوسرے شہر میں رمضان سے ہزار گنا بہتر ہے اور مدینہ منورہ کا جمعہ کسی دوسرے شہر میں جمعہ سے ہزار گنا بہتر ہے

(۲) ایک روایت جو حضرت سیدنا سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کی مسجد میں ادا کی جانے والی نمازوں کا اجر وثواب حج کے برابر ہے ملاحظہ ہو:

من خرج علی طهر لا يريد الامسجدی هذا يريد مسجد المدينة ليصلی فيه كانت بمنز لة حجة

(المنذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ،الترغیب فی الصلاة فی المسجد الحرام و مسجد المدینة و بیت المقدس وقباء جلد:۲صفحه :۱٤۲مطبوعه مکتبه رشید یه سرکی روڈ کوئٹه.

بیهقی :شعب الایمان، باب فی المناسك فضل الحج والعمرة، الرقم :٤١٩١ جلد: ۳ صفحه: ۵۰۰مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

ترجمہ: جو شخص وضو کے ساتھ گھر سے نکلا اور میری اس مسجد یعنی مسجد مدینہ منورہ ہی کے ارادہ سے آیا تا کہ اس میں نماز ادا کرے تو یہ نماز ایک حج کے برابر ہوگی۔

۷: مدینہ منورہ کیلئے دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں مدینہ منورہ کیلئے یوں دعا فرمائی:

(۱)اللهم حبب الینا المدینة کحبنا مکة او اشد

(البخاری : الصحیح ،کتاب فضائل المدینة ،باب کراهیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینةالرقم: ۱۸۸۹صفحه: ۳۰٤،کتاب المناقب الانصار ،باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه المدینة،الرقم :۳۹۲٦صفحه :٦٦۳،کتاب المرض باب عیادة النساء الرجال الرقم:٥٦٥٤ص۱۰۰۱،کتاب المرض،باب من دعا یرفع الوباء و الحمی ،الرقم:٥٦٧٧صفحه ۱۰۰۵،کتاب الدعوات ،باب الدعاء برفع الوباء والوجع ،الرقم:٦۳۷۲صفحه :۱۱۰۷مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

المسلم:الصحیح ،کتاب الحج ،باب الترغیب فی سکنی المدینة الصبر علی لأ وائها وشدتها ،الرقم:۱۳۷٦صفحه :٥٧٨، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن حبان : الصحیح ،الرقم:۳۷۲٤ جلد:۹صفحه:۱٤ مطبوعه موسسته الرسالة بیروت)

ترجمہ: اے اللہ! مدینہ کو بھی مکہ جیسا پیارا بنادے بلکہ مکہ سے بھی محبوب تر کردے

(۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

:اللهم بارك لهم فى مكيالهم وبارك لهم فى صاعهم و بارك لهم فى مدهم

(المسلم : الصحيح، كتاب الحج ،باب فضل المدينة و دعاء النبى ﷺ بالبركة ...الخ الرقم: ١٣٦٨ صفحه :٥٧٥ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزيع الرياض۔

دارمی: السنن ،كتاب البيوع ،باب فى صاع المدينة و مدها الرقم: ٢٥٧٥ جلد:٢ صفحه ٣٣٤ مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى۔

امام مالك : الموطا،كتاب الجامع ،باب الدعا للمدينةو اهلها،صفحه:٩٨١ مطبوعه شبير برادرزاردو بازار لاهور۔

الحاكم : المستدرك على الصحيحين ،كتاب الفتن والملاحم ،الرقم :٨٦٢٨ جلد:٤ صفحه:٥٨٥ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت۔

الحميدى:المسند ،احاديث عائشة ام المؤمنين عن رسول الله، الرقم:٢٢٣ جلد:١ صفحه:١٠٥ مطبوعه عالم الكتب بيروت لبنان)

ترجمہ: اے اللہ اہل مدینہ کے ماپنے اور (ماپنے والے پیمانوں) مد اور صاع (یعنی ان کے رزق) میں برکت عطا فرما۔

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

كان الناس اذارأوااول الثمر جاء وابه الى النبى ﷺ فاذا اخذه رسول الله ﷺ قال :اللهم بارك لنا فى ثمر نا وبارك لنا فى مدينتنا وبارك لنا فى صاعنا ،وبارك لنا فى مدنا اللهم ان ابراهيم عليه الصلاة والسلام عبدك و خليلك و نبيك و انى عبدك ونبيك و انه دعاك لمكة وانى ادعوك للمدينةبمثل ما دعاك لمكة و مثله معه

(المسلم : الصحيح، كتاب الحج ،باب فضل المدينة و دعا النبی ﷺ فيها بابركة ـ الخ الرقم:١٣٧٣ صفحه:٥٧٦ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

الترمذی : الجامع الصحيح، كتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب مايقول اذا رای الباكورة من الثمر الرقم:٣٤٥٤ صفحه:١٠٢٦ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

امام مالك : الموطا، كتاب الجامع ،باب الدعا للمدينة واهلها مطبوعه شبير برادرز اردو بازار لاهور۔

ابن ماجه :السنن،ابواب الاطعمة،باب اذااتی باوئ الثمرة الرقم:٣٣٢٩ صفحه:٨٠٨ (مختصراً) مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

البخاری:الادب المفرد، باب تعطی الثمرة اصغرمن حضرمن الولدان ،الرقم:٣٦٧ صفحه:١١٢ مطبوعه قديمی كتب خانه آرام باغ كراچی۔
ايضاً الرقم:٣٦٢ صفحه٩٩ ـمطبوعه المكتبة الاثرية سانگله هل)

ترجمہ: جب مدینہ طیبہ کے لوگ پہلا پھل دیکھتے تو اسے بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کرتے تو آپ ﷺ اسے لے کر دعا فرماتے ۔اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما ۔ہمارے شہر میں برکت عطا فرما۔ ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔اے اللہ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو تیرے بندے تیرے دوست اور تیرے نبی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔انہوں نے تیرے حضور مکہ مکرمہ کیلئے دعا کی تھی میں بھی ویسی بلکہ اس سے بڑھ کر دوگنی دعا مدینہ کیلئے کرتا ہوں (یعنی ہمارے شہر مدینہ میں مکہ مکرمہ سے دو گنی برکتیں نازل فرما)

(۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

عن النبی ﷺ قال اللھم اجعل بالمدینۃ ماجعلت بمکۃ من البرکۃ

(البخاری : الصحیح، کتاب فضائل المدینۃ ،باب المدینۃتنقی الخبث الرقم:۱۸۸۵صفحہ:۳۰۳ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ۔المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب المدینۃ و دعاالنبی ﷺ فیھا بالبرکۃ ۔۔۔الخ الرقم: ۱۳۲۹صفحہ: ۵۷۵مطبوعہ للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنی برکت عطا فرما

۸: مدینہ طیبہ کو حرم ہونے کا شرف:

مکہ مکرمہ حرم پاک ہے اور جس طرح مکہ مکرمہ میں کچھ امور کا سرانجام دینا حرم پاک ہونے کے تقدس کے خلاف ومنافی ہے۔اسی طرح مدینہ طیبہ کو بھی حرم پاک ہونے کا شرف حاصل ہے۔جیسے مکہ مکرمہ میں کچھ امور کا سرانجام دینا حرمت کے منافی ہے ویسے ہی مدینہ منورہ میں بھی ان افعال وامور کی اجازت نہیں ہے۔ مثلاً جنگ کیلئے اسلحہ اٹھانا ممنوع ہے، شکار کرنا منع ہے۔مکہ مکرمہ کو یہ عزت واحترام کعبۃ اللہ کی وجہ سے ملا ہے اور مدینہ منورہ کو یہ اعزاز نسبت مصطفیٰ ﷺ کی بنا پر حاصل ہوا ہے۔جیسا کہ احادیث میں صراحت سے موجود ہے

(۱) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

قال النبی ﷺ ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ مابین لا بتیھا لا یقطع عضا ھھا ولا یصاد صیدھا

(المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ،و دعا النبی ﷺ فیھابالبرکۃ ۔۔الخ الرقم : ۱۳۶۲صفحہ:۵۷۳مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

ابویعلیٰ:المسند،الرقم:۲۱۵۱جلد: ٤ صفحہ ۱۱۳مطبوعہ دارالمامون للتراث دمشق)

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکرم مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں

مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں چنانچہ مدینہ منورہ کی لابتین (دونوں پتھریلی اطراف) کے درمیان کسی درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے۔

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

عن النبی ﷺ ان ابراهیم حرم مکة و دعا لها و حرمت المدینة کما حرم ابراهیم مکة و دعوت لها فی مدها و صاعها مثل ما دعا ابراهیم علیه السلام لمکة

(البخاری : الصحیح، کتاب البیوع ،باب برکة صاع النبی ﷺ و مده الرقم:۲۱۲۹ صفحه:۳٤۲ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض.

المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعا النبی ﷺ فیها بالبرکة ...الخ الرقم :۱۳٦۰ صفحه:۵۷۳ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض .

احمد بن حنبل : المسند، الرقم :۱٦۳۹۸ جلد: ۱۰ صفحه :۵۵ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ مکرمہ کیلئے دعا کی تھی اور میں مدینہ معظمہ کو حرم بناتا ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اور میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح مدینہ منورہ کے مد اور صاع میں (برکت کی) دعا کرتا ہوں۔

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

:لکل نبی حرم و قدحرمت من المدینة

(دیلمی : مسندالفردوس، باب اللا م ،الرقم :۵۰۰۷ جلد: ۳ صفحه: ۳۳۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان.

احمد بن حنبل : المسند، الرقم :۲۹۲۳ جلد:۲ صفحه:۲۰٤ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: ہر نبی کے واسطے کوئی نہ کوئی حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ مبارکہ ہے۔

احادیث مبارکہ میں ان لوگوں کیلئے سخت قسم کی وعیدیں پائی جاتی ہیں جو حرم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو یا حرم کے منافی امور سرانجام دے ملاحظہ ہو

(۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

عن النبی ﷺ قال: المدینة حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجر ها و لا یحدث فیها حدث من احدث فیها حدثا فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین

(البخاری: الصحیح، کتاب فضائل المدینة، باب حرم المدینة، الرقم: ١٨٦٧ صفحه: ٣٠١، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب اثم من آوی محدثا رواه علی عن النبی ﷺ، الرقم: ٧٣٠٦ صفحه: ١٢٥٧ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض.

المسلم: الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعاء النبی ﷺ فیها بالبرکة۔ الخ الرقم: ١٣٦٣ صفحه: ٥٧٤ (مختصراً) مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند، الرقم: مسندابی هریرة رضی اللہ عنہ الرقم: ١٠٧٤٩ جلد: ٧ صفحه: ٤٨٤ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے وہاں تک مدینہ حرم ہے نہ اس کے درختوں کو کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے لہذا جس شخص نے یہاں کوئی جرم کیا اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

(۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لو رایت الظباء بالمدینة ترتع ماذعرتها قال رسول الله ﷺ مابین لا بتیها حرام

(امام مالك: الموطا، کتاب الجامع، باب ماجاء فی تحریم المدینة صفحه: ٩٨٥ شبیر برادرز اردو بازار لاهور)

ترجمہ: اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنوں کو بھی چرتے ہوئے دیکھ لوں تو انہیں ہرگز نہ چھیڑوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ حرم ہے

(۶)عن ابی ایوب الانصاری انه وجد غلمانا قد الجئوثعلبا الی زاویة فطر دهم عنه قال مالك لا اعلم الا انه قال افی حرم رسول الله ﷺ یصنع هذا۔

(امام مالك : الموطا، کتاب الجامع ،باب ماجاء فی تحریم المدینة صفحه:۹۸۵ مطبوعه شبیر برادرز اردو بازار لاهور .

السمهودی : وفاء الوفا با خبار دارالمصطفیٰ ﷺ ،الفصل الثالث عشر: فی احکام هذا الحرم الشریف ..الخ جلد ۱ صفحه ۸۷ مطبوعه المکتبة المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مدینہ منورہ میں) ایک دفعہ کچھ لڑکوں کو دیکھا۔ جنہوں نے ایک کونے میں ایک لومڑی کو گھیر رکھا تھا تو انہوں نے ان لڑکوں کو وہاں سے بھگا دیا اور لومڑی کو جانے دیا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کیا رسول اللہ ﷺ کے حرم میں یہ حرکت کی جا رہی ہے

(۷) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من اخذتموه یقطع من شجر الحرم فلکم سلبه

(بیهقی:السنن الکبری،کتاب الحج،جلد:۵صفحه:۱۹۹ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان)

ترجمہ: جس کو بھی تم یہاں (مدینہ) کے درخت کاٹتے ہوئے گرفتار کرو (تو) اس کا سامان پکڑنے والے کی ملکیت ہے

(۸)ان سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اخذ رجلایصید فی حرم المدینة الذی حرم رسول الله ﷺ فسلبه ثیابه ،فجاء موالیه فکلموه فیه فقال :ان رسول الله ﷺ

حرم هذا الحرم وقال :من اخذ احدا يصيد فيه فليسلبه فلا اردعليكم طعمة اطعمنيها رسول الله ﷺ ولكن ان شئتم دفعت اليكم ثمنه

(السمهودی : وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ،الفصل الثالث عشر :فی احکام هذا الحرم الشريف ...الخ جلد:اصفحه: ۸۷مطبوعه المکتبته المعروفية کانسی روڈ شالدره کوئٹه)

ترجمہ: ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ حرم میں کسی جانور کا شکار کر رہا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا سارا سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔ یہ شخص کسی کا غلام تھا اس کا مالک حضور ﷺ کے صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے غلام کے سامان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا ہے اور یہ بھی حضور ﷺ کا ہی فرمان ہے کہ ان حدود میں جسے شکار کرتے دیکھو تو اس کا سامان چھین لو وہ سامان تمہارا ہے۔ اب جو سامان میں نے اپنے قبضہ میں لیا ہے وہ تو عطیہ ہے میرے حضور ﷺ کا چنانچہ میں وہ سامان کیوں واپس کروں؟ ہاں چاہو تو میں اس سامان کی قیمت ادا کروں۔

(۹) مدینۃ الرسول خدا کو بھی محبوب:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

اللهم انك اخر جتنى من احب البلاد الى فاسكنى احب البلاد اليك

(الحاكم : المستدرك على الصحيحين، كتاب الهجرة الرقم :٤٢٦١ جلد:٣ صفحه:٤ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت لبنان.

عبد الحق دهلوی: جذب القلوب الی دیار المحبوب، باب دوم، ص ۱۷ مطبوعه مکتبه نعیمیه چوک دالگراں لاهور.

الشوكانى: نيل الاوطار جلده ص ۱۰۰ مطبوعه دارالفكر بيروت لبنان.

اے اللہ! تو نے مجھے میرے محبوب شہر سے ہجرت کا حکم دیا اب اس شہر کو میری جائے سکونت بنادے

جو تجھے زیادہ محبوب ہو۔

دعائے مصطفیٰ ﷺ اور نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو اپنا اتنا محبوب کیا کہ: مدینہ طیبہ کو شہرِ محبت، قریہء کرم و عطاء اور خطہء بخشش و وسیلہء مغفرت بنا دیا۔ مدینہ منورہ کو دائمی شہرِ امن، راحتِ قلب و جاں اور اس شہر کو آسودہ لمحوں کا مسکن بنا دیا،

۱۰: مدینۃ الرسول ﷺ میں سکونت باعثِ برکت:

شہرِ سرکارِ مدینہ ﷺ میں سکونت و قیام اتنا باعثِ خیر برکت ہے کہ: حضور ﷺ کی دعاؤں کو حصار (مدینہ میں رہنے والے کو) اپنے دامنِ عطاء و بخشش میں چھپا لیتا ہے۔ آج بھی اہلِ عشق کے سینوں میں یہ خواہش و آرزو سوز و گداز کی مشعلیں جلاتی ہے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری سانسوں کی مالا تیرے محبوب ﷺ کے شہرِ مقدسہ میں ٹوٹے، ہمارا سفرِ آخرت تیرے محبوب ﷺ کے شہر میں طے ہو، مدینہ طیبہ کی مٹی میں حشر تک آسودہء خاک ہونے کی سعادت مل جائے۔

شہرِ مدینہ طیبہ میں سکونت و قیام کس قدر رحمتوں کا خزینہ ہے کہ: نبی کریم رؤوف و رحیم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنے اور یہاں موت کو گلے لگانے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ: احادیث مبارکہ میں صراحتاً مذکور ہے۔

(ا)۔عن سفیان بن ابی زھیر رضی الله عنه انه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: تفتح الیمن فیأتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینة خیر لھم لو کانوا یعلمون، وتفتح الشام فیأتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینة خیر لھم لو کانوا یعلمون وتفتح العراق فیأتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینة خیر لھم لو کانوا یعلمون۔

البخاری: الصحیح، کتاب فضائلِ مدینة، باب من رغب عن المدینة، الرقم: ۱۸۵ ص۳۰۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

المسلم: الصحیح، کتاب الحج، باب ترغیب الناس فی المدینة عندفتح المدینة عندفتح الا مصار الرقم: ۱۳۸۸ صفحه: ۵۰۱ مطبوعه دار السلام

للنشر والتوزيع الرياض۔

الحمیدی :المسند ،حدیث سفیان بن ابی زهیرالمزنی رضی الله عنه الرقم :۸٦٥ جلد:۲ صفحه:٤٩ مطبوعه عالم الكتب بيروت ،لبنان۔

امام مالك : الموطا، كتاب الجامع ،باب ماجاء سكنى المدينة و الخروج منها ،صفحه :۹۸٤ مطبوعه شبير برادرز اردو بازار لاهور۔

النسائی : السنن الكبرى الرقم :٤٢٦٣ جلد:۲ صفحه٤٨٢ مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان۔

ابن حبان : الصحيح، الرقم :٦٦٧٣ جلد:٥ صفحه:٦٣ مطبوعه موسسته الرسالة بيروت ،لبنان)

ترجمہ: حضرت سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کیلئے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ عراق فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:

من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها فانى اشفع لمن يموت بها

(الترمذی : الجامع الصحيح، ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ ،باب ماجاء فی فضل المدينة الرقم :۳۹۱۷ صفحه:۱۰٤٥ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

ابن ماجه : السنن ،ابواب المناسك ،باب فضل المدينة الرقم :٣١١٢
صفحه:٥٧١ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض ۔
ابن حبان : الصجيح ،الرقم :٣٧٤١ جلد:٩ صفحه:٥٧ مطبوعه موسسة
الرسالة بيروت ،لبنان ۔
احمد بن حنبل : المسند، عبدالله بن عمر ،الرقم :٥٨١٨ جلد:٤
صفحه:٣١٠ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر)

ترجمہ: جس کیلئے ممکن ہو کہ وہ مدینہ طیبہ میں موت کو گلے سے لگائے اسے چاہیے کہ وہ یہاں موت کی سعادت حاصل کرے اس لئے کہ جس کا انتقال مدینے میں ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

فضائل اہلبیت اطہار

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

قرآن مجید فرقان حمید برہان رشید میں اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے:

قل لآ اسئلکم علیه اجرا الّا المودّة فی القربیٰ۔

(پارہ:۲۵ سورۃ شوریٰ ،آیت :۲۳)

ترجمہ:۔"تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت" (کنز الایمان)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آیت:[**قل لآ اسئلکم علیه اجرا الّا المودّة فی القربیٰ**] نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: **یا رسول اللہ من قرابتك هولاء الّذین و جبت علینا مودّتهم ؟قال: علیؑ و فاطمة وابنا هما**

(الطبرانی: المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۲۰۹۳ جلد ۲ ص ۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔

الهثیمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد ،کتاب المناقب،باب فی فضل اهل البیت رقم الحدیث: ۱۴۹۸۲ جلد ۹ ص ۱۹۰ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔لبنان)

ترجمہ:"یارسول اللہ ﷺ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہما)"

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أحبّوا الله لما یغذو کم من نعمه، وأحبّونی بحب الله، وأحبّوا أهل بیتی بحبی

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب : فی مناقب اهل بیت النبی ﷺ رقم الحدیث : ۳۷۸۹ ص۱۱۱۶ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض۔

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، من مناقب اهل بیت رسول ﷺ برقم الحدیث: ۴۷۷۴ جلد ۳ ص ۳۶۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں، اور مجھ سے

محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو"

☆ حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ

قال رسول اللہ ﷺ :لا یومن عبد حتّی أکون أحبّ الیه من نفسه و أهلی أحب الیه من أهله و عترتی أحبّ الیه من عترته و ذاتی أحبّ الیه من ذاته۔

(الهیثمی: مجمع الزوائدو منبع الفوائد رقم الحدیث: ۲۹٦ جلد ۱ ص ۱۱٤ کتاب الایمان باب فی من حبهم ایمان مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت ،لبنان)

الطبرانی: المعجم الاوسط،رقم الحدیث: ٥٧٩ جلد ٤ ص ٢٢٣ ،مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت۔

الدیلمی: مسند الفردوس ،باب الام الف ،رقم الحدیث: ٧٧٩٦ جلد ٥ ص ١٥٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت ،لبنا ن

البیهقی : شعب الایمان،باب فی حب النبی ،فصل فی براء ته رقم الحدیث: ١٥٠٥ جلد ٢ ص ١٨٩ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

ترجمہ: "نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اھل بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے"

☆ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حبّ آل محمد یوماً ، خیر من عبادة سنة ومن مات علیه دخل الجنة

(الدیلمی: مسند الفردوس ،باب الحاء رقم الحدیث: ۲۷۲۱ جلد ۲ ص ۱٤۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

ترجمہ: "اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا"

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، عظیم المرتبت، رفیع الدرجت، کثیر البرکت، جلیل العظمت، کشتۂ عشق رسالت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ عشق مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور فنائی الرسول کی اس سرحد کو عبور فرما چکے تھے جہاں محبت کے احساسات و تصورات کو الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ممکن نہیں، ہاں! اتنا ضرور کہوں گا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ کان عشق ومحبت رسالت کے وہ درّ مکنون ہیں، جس کی ضیاء پاشیوں سے دنیا کے بیشتر گوشوں میں حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ سے محبت اور شیفتگی کا لوگوں نے سلیقہ پایا۔ کسی نے کیا خوب کہا؛

جس نے ہر دل میں لگائی، عشق احمد کی لگن

وہ امام عاشقاں احمد رضا خاں قادری

جس نے صرف آپ کے کلام "حدائق بخشش" کا ہی مطالعہ کرلیا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہر ہر شعر میں حضور فخر کائنات ﷺ سے والہانہ عشق و عقیدت کے دریا موجزن ہیں۔ اور کیفیات و جذبات کا ایک جہاں آباد ہے، اس سے بڑھ کر اگر عمل و کردار کی روشنی میں بھی دیکھا جائے تو آپ کا مقام و درجہ اس سے بھی کہیں بلند سمجھ میں آتا ہے۔

اہل محبت و عشق کے نزدیک ہر وہ چیز قابل تعظیم ہوتی ہے جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی نسبت بھی حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سرکار کریم ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر شخصیت و ہستی خواہ وہ سرکار کریم ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین ہوں، یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا آپ ﷺ کی اہل بیت اطہار ہوں سب سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے اور بے پناہ احترام فرماتے، اس مضمون میں آپکی اہل بیت سے عقیدت ومحبت اور حد درجہ پیار آپکی زبان وقلم کا ذکر اہل بیت سے تر رہنا بیان کیا جائے۔ ان شاء اللہ

مقام اہلبیت:۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں" سرخی کے تحت لکھتے ہیں۔ "ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول ﷺ فرماتے ہیں:

سالت ربی ان لا یدخل احدامن اھل بیتی النار فاعطانیھا

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطائی فرمائی۔

مزید ''اہل بیت عذاب سے بری ہیں'' سرخی کے تحت یوں لکھتے ہیں۔

''طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا

انّ اللہ تعالیٰ غیر معذبک ولا ولدک۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

انّما سمّیت فاطمہ لان اللہ فطمھاو ذرّ یتھا عن النار یوم القیمۃ۔

فاطمہ اس لیے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

(جزاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ص ۹۷ ص ۹۸ مطبوعہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی تو اھل بیت کرام کے نسب کا کیا عالم ہوگا؟ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

''جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق وعثمان وعلی وجعفر وعباس وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح کا کیا کہنا، جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی وجعفری وعباسی وانصاری ہیں، یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام، اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضور پر نور سید الصالحین، سید العالمین، سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا۔

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمھیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

حدیث کہ فرماتے ہیں ﷺ

ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار

بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرمادیا"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۳ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

ایک جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

"قرطبی آیہ کریمہ **و لسوف یعطیک ربک فترضی** کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ انھوں نے فرمایا:

رضاء محمد ﷺ **ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار۔** یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس ﷺ سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد ﷺ کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے ہے اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم و علیہم و بارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم یا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود"

(جزاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ص ۹۸ ص ۹۹ مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ

لاہور)

مقام اہل بیت کو مزید بیان کرنے کے لیے ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یوں نقل فرماتے ہیں

"اول من اشفع له یوم القیمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من امن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم و من اشفع له اولا افضل۔

روز قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک ہیں قریش تک، پھر انصار، پھر اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم، اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے"

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویه جلد۲۳ ص۲۳۲ مطبوعه رضاء فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة الا سببی و نسبی"

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ"

تھوڑا آگے جا کر لکھتے ہیں:

''ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لاتنفع کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدّنیا و الاخرة۔ رواه البزار۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے حضور اقدس ﷺ نے بر سر منبر فرمایا:

مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ ﷺ لا تنفع قومه یام القیمة بلیٰ واللہ ان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرة۔

کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی، خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۲۳ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

احادیث کریمہ سے ہی مقام اہل بیت کی تابانیاں یوں نقل کرتے ہیں۔

"فرماتے ہیں ﷺ: **وعدنی ربی فی اهل بیتی من اقر منهم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبهم۔**

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔

فرماتے ہیں ﷺ: **یا علی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین و ذراینا خلف ظهورنا۔**

اے علی! سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں اور تم، حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔

فرماتے ہیں ﷺ۔ **اول من یرد، علی الحوض اهل بیتی و من احبنی من امتی۔** سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

حضور اقدس ﷺ نے دعا کی: **اللهم انهم عترة رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم و هبهم لی۔**

الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال، اور ان سب کو مجھے

ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: ففعل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ میر المومنین نے عرض کی: مافعل؟ کیا کیا؟

فرمایا: **فعله ربكم بكم و يفعله بمن بعد كم رواه الحافظ المحب الطبرانی عن امير المومنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه۔**

یہ تمھارے ساتھ تمھارے رب نے کیا، جو تمھارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔ اس کو روایت کیا حافظ محب طبرانی نے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

"(العطايا النبوية فی الفتاویٰ الرضوية جلد ۲۳ ص ۲٤٦ ص ۲٤۷ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کی ایک نہایت گمراہانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا:

ان محمد الايغنی عنك من الله شياء۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں نہ بچائیں گے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مابال اقوام يزعمون ان شفاعتی لاتنال اهل بيتی وان شفاعتی تنال حاء حكم ،رواه الطبرانی فی الكبير عن امّ هانی رضی الله تعالیٰ عنها۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء و حکم کو بھی شامل ہے۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے"

(العطايا النبوية فی الفتاویٰ الرضوية جلد ۲۳ ص ۲٤۹ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں اختصار کی بنا پر حدیث کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے

"لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے، ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا، اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا، اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اسکی شفاعت کرے گا"

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا دیا، یا وضو کو پانی دیا، عمر میں اس سے کوئی کام کر دیا، آخرت میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۲۳ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

محبت اہل بیت پر بشارات:۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا "حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارۂ محبت و اطاعت آل کے لیے کچھ ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:

"محبت آلِ اطہار کے بارے میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ ہے:

قل لااسئلکم علیہ اجرا الاالمودّۃ فی القربیٰ (۴۲/۲۳)

(ان سے) فرما دیجئے (لوگو!) اس دعوتِ حق پر میں تم سے کچھ نہیں مانگتا مگر رشتہ کی الفت و محبت

ان کی محبت بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے اور اس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر محبت صادقہ، نہ روافض کی سی محبت کاذبہ، جنھیں آئمہ اطہار فرمایا کرتے تھے۔ خدا کی قسم تمہاری محبت ہم پر عار ہو گی۔ اطاعت عامہ اللہ و رسول کی پھر علمائے دین کی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ! اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۴/۵۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، اور رسول کا حکم مانو، اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں (یعنی امراء وخلفاء)

اصل اطاعت اللہ ورسول کی ہے اور علمائے دین ان کے احکام سے آگاہ، پھر اگر عالم سیّد بھی ہو تو نورٌ علی نور، امورِ مباحہ میں جہاں تک نہ شرعی حرج ہو نہ کوئی ضرر سیّد غیر عالم کے بھی احکام کی اطاعت کرے کہ اس میں اس کی خوشنودی ہے اور سادات کرام کی خوشی میں حدِ شرع کے اندر ہو حضور سیّد عالم ﷺ کی رضا ہے اور حضور کی رضا اللہ عزوجل کی رضا"

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۲۲ ص ۴۲۱ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور) ۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر مگر جامع جواب میں اہل بیت کرام سے محبت والفت رکھنے کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات کا نچوڑ بیان فرمادیا اور اہل بیت کرام سے متعلق اپنا عقیدہ یوں بیان فرمادیا کہ:

"ان (اہل بیت ۔ نقشبندی) کی محبت بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے اور اس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ"

قارئین یہ تو تھا محبت اہل بیت کے متعلق شرعی عقیدہ اب ملاحظہ ہوں محب اہل بیت کے لیے بشارات، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ "اور جو لوگ سیّدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لیے یوم محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟" اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

"ہاں سچے محبانِ اہل بیت کرام کے لیے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں، طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقى الله و هو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذى نفسى بيده لا ينفع عبدًا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا۔ وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہ

دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۴۲۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

تعظیم وتکریم اہل بیت نہ کرنے والے کے لیے وعیدیں:۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے ہر ہر فرد سے خوب خوب محبت ومودت رکھتے تھے۔ بلکہ سادات کرام کا بھی خوب ادب واحترام فرماتے۔اور آپ اہل بیت کی تعظیم وتکریم نہ کرنے والوں کو مستحق لعنت سمجھتے"

آپ اہل بیت عظام کی تعظیم وتکریم نہ کرنے والے کے لیے واردشدہ وعیدوں کا ذکر"تعظیم نہ کرنے والے پرلعنت اوروعید" سرخی کے تحت فرماتے ہیں

فرماتے ہیں ﷺ من لم یعرف عترتی و الانصار و العرب فھو لاحدی ثلٰث امامنافق واما لزنیۃ و امالغیر فھو حملتہ امہ علی غیر طھر۔

جو میری عترت (اھل بیت) اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

فرماتے ہیں ﷺ ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ و کل نبی مجاب ،الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز بذٰلک من اذل اللہ و یزل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ماحرم اللہ والتارک سنتی

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انہیں لعنت فرمائے ،اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بناتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا ،اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے،اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال جاننے والا،اور میری عترت (اھل بیت) کو ایذاء و بے تعظیمی روا رکھنے والا،اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

فرماتے ہیں ﷺ من احب ان یبارک لہ فی اجلہ وان یمتعہ اللہ بما خولہ فلیخلفنی

فی اھلی خلافة حسنة،ومن لم یخلفنی فیھم بتك امرہ وورد علیّ یوم القیمة مسو داو جھه۔

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔

فرماتے ہیں ﷺ ان الله عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظه الله دینه و دنیا ہ ومن لم یحفظ ھن لم یحفظ الله دینه ولا دنیاہ حرمة الاسلام و حرمتی و حرمة رحمی۔

بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں، جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے، اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت"

(العطایاالنبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد۲۳ ص۲۰۳ص۲۰٤ص۲۰۵ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

تعظیم وتکریم اہل بیت:۔

اہل عشق کے ہاں ہر وہ شے قابل تعظیم و تکریم ہوتی ہے۔ جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی بھی نسبت ہو اہل بیت کرام جن کے اجسام میں خونِ مصطفیٰ ﷺ رواں دواں ہو ان کے ساتھ اہل محبت و مؤدت کے پیار کا کیا عالم ہوگا؟ اور ان کی تعظیم و تکریم کا کیا حال ہوگا؟ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اہل بیت کرام سے پیار گھٹی میں پایا ہو جس کو لوری اہل بیت کی محبت میں دی گئی ہو بھلا وہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کی عزت تکریم میں کوئی کمی کیسے روا رکھ سکتا ہے؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا "ایک شخص سیّد ہے لیکن اس کے اعمال و اخلاق خراب ہیں اور باعثِ ننگ و عار ہیں تو اس سیّد سے اس کے اعمال کی وجہ تنفر رکھنا اور نسبی حیثیت سے اس کی

تکریم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سید کے مقابل کوئی غیر مثل شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ وغیرہ کا آدمی نیک اعمال ہو تو اس کو اس سید پر بحیثیت اعمال کے ترجیح ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ شرع شریف میں ایسی حالت میں اعمال کو ترجیح ہے کہ نسب کو؟ بینوا توجروا"

اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے جو کچھ لکھا اس کا ایک ایک حرف اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آپ واقعی ایک عظیم محبّ اہل بیت اور سادات کرام سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں:

"سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حد کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی۔ ہاں اگر اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچے جیسے رافضی وہابی قادیانی نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم حرام ہے جو کہ وجہ تعظیم تھی یعنی سیادت وہی نہ رہی۔

قال الله تعالیٰ: انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح (۱۱/۴۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے نوح (علیہ السلام) وہ یعنی تیرا بیٹا تیرے خاندان اور گھرانے والوں میں سے نہیں اس لئے کہ اس کے کام اچھے نہیں۔

شریعت نے تقویٰ کو فضیلت دی ہے۔ ان اکرمکم عندالله اتقکم (۴۹/۱۳) (اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہو) مگر یہ فضل ذاتی ہے فضل نسب منتہائے نسب کی افضلیت پر ہے سادات کرام انتہائے نسب حضور سید عالم ﷺ پر ہے، اس فضل انتساب کی تعظیم ہر متقی پر فرض ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں حضور اقدس ﷺ کی تعظیم ہے"

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة جلد ۲۲ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا: "ایک جلسہ میں دو مولوی صاحبان تشریف

رکھتے ہیں ایک ان میں سے سید ہیں تو مسلمان کے صدر بنائیں؟"

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں۔

"اگر دونوں عالم دین سنی صحیح العقیدہ اور جس کام کے لیے صدارت مطلوب ہے اس کے اہل ہوں تو سید کو ترجیح ہے"

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۲۲ ص ۴۲۲ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو سید محمد احسن صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ۱۰ شوال کو میرا ارادہ حج ہے حج وزیارت کے متعلق مسائل پر مشتمل ایک تحریر لکھ دیں، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کے اس ارشاد پر نہایت ہی قلیل وقت میں تقریباً پینتالیس (45) صفحات پر مشتمل رسالہ مسمی بہ "انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة" تحریر فرمادیا۔ اس کی وضاحت آپ نے رسالہ کے شروع میں ہی فرمادی، جس کے ایک ایک لفظ سے آپ کی محبت و مودت اہل بیت کرام اور تکریم سادات عظام مہک رہی ہے۔ ملاحظہ ہو:

"۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا قادری غفرلہ، سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادۂ حج ہے، بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں۔ امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے، آمین!

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۱۰ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا جاچکا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حد کفر تک نہ

پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی"

قارئین اہل سنت و جماعت! یہ تو تھا فتویٰ اب آپ کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔ آپ ایک سید صاحب کو حقیقت مسئلہ کی وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"فقیر ہر مُسِن مسلمان کو مستحق ادب جانتا ہے خصوصاً جناب تو اہل علم و سادات سے ہیں، مقصود صرف اتنا ہے کہ جناب بھی بمقتضائے بزرگی حسب و نسب عمر و علم ان گزارشوں کو بنظرِ غور و تحقیق حق استماع فرمائیں، اگر حق واضح ہو تو قبول، مرجوع و مامول کہ علماء کے لیے رجوع الی الحق عار نہیں

(العطایاالنبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۸ ص ۶۱۹ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازه لاھور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول کا اہل بیت کرام سے ادب واحترام کا رشتہ یوں بیان فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رکاب تھامی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا اے ابن عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ علما کے ساتھ ادب کریں اس پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے اترے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں یہی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں

(مولانا مصطفی رضا: الملفوظ معروف به ملفوظات اعلیٰ حضرت حصه اول ص ۸۷ مطبوعه یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ، ایضاً حصه اول ص ۱۴۴ مطبوعه مکتبة المدینه ،کراچی)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کرام سے محبت وعقیدت اور احترام کا رشتہ قابل رشک تھا، آپ سے سوال ہوا:

"عرض: سید کے لڑکے کو اس کا استاد تادیباً (یعنی ادب سکھانے کے لیے) مار سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: قاضی جو حدودِ الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اس کے سامنے اگر کسی سید پر حد ثابت ہوئی تو

باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائیگا لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کے شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو تو یہ حکم ہے۔

تابہ معلم چہ رسد (پھر معلم کو کیسے حق پہنچتا ہے!)

(مولانا مصطفی رضا: الملفوظ معروف به ملفوظات اعلیٰ حضرت حصه سوم ص ۵۵ ص ۵۶ مطبوعه یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ، ایضاً حصه سوم ص ۳۹۶ مطبوعه مکتبة المدینه ،کراچی)

اہل بیت اطہار خلاصہ مخلوقات ہیں:۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

والہٖ خلاصة الانام

مع صحبه الافاضل الكرام

ترجمہ:۔اور ان کی آل پر خلاصہ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ بہت فضیلت وکرم والے ہیں۔اس مذکورہ بالا شعر کے فائدہ میں لکھتے ہیں:

"اس قسم کے کلمات اہل عرف مقامِ مدح میں استعمال کرتے ہیں، مثلاً امام الائمہ ابوحنیفہ، سید الاولیاء حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلکہ علماء وسادات عصر کو لکھتے ہیں، افضل المحققین ، اکمل المدققین ،خلاصہ دودمانِ مصطفوی، نقادۂ خاندانِ مرتضوی اور ان الفاظ سے عموم و استغراقِ حقیقی مراد نہیں لیتے ورنہ بایں معنی امام الائمہ وسیّد الاولیاء حضور اقدس سرور دو عالم ﷺ ہیں وبس، اور اگر امت میں لیجئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،اسی طرح خلاصہ دودمانِ مصطفوی حضرت بتول زہرا ہیں،اور اوپر سے لیجئے تو حضرت مولا مشکل کشاء اور نقادۂ خاندان مرتضوی حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ،پس واضح ہوگیا کہ طور متعارف پر سرات آل اطہار کو خلاصہ مخلوقات کہنا بہت صحیح ہے اور اس سے ان کی فضیلت انبیاء ومرسلین بلکہ خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہو چکے

وہ خود ایضاحِ مرادکو بس ہیں"

(العطایاالنبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۱۰ ص ۸۱۰ص ۸۱۱ص ۸۱۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

خدمت اہل بیت پر اجر کی انتہا:

اہل بیت عظام کی بارگاہ میں ھدیہ پیش کرنا کس درجہ کا حامل ہے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے قلم سے ملاحظہ ہو۔

"بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطور ہدیہ ان حضرات علیہ کی خدمت نہ کریں تو ان کی بے سعادتی ہے، وہ وقت یاد کریں جب ان حضرات کے جدّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا و ماوانہ ملے گا۔ کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو انھیں کے صدقے میں انھیں کی سرکار سے عطا ہوا، جسے عنقریب چھوڑ کر پھر ویسے ہی خالی ہاتھ زیرِ زمین جانے والے ہیں۔ ان کی خوشنودی کے لیے ان کے پاک مبارک بیٹوں پر اس کے ایک حصہ صرف کیا کریں کہ اس سخت حاجت کے دن اس جواد کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بھاری انعاموں، عظیم اکراموں سے مشرف ہوں، ابن عساکر امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من صنع الیٰ اھل بیتی یدًا کافأته علیھا یوم القیمة

جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صنع صنیعة الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدّنیا فعلی مکافاته اذالقینی

(تاریخ بغداد، ترجمہ: ۵۲۲۱ عبداللہ بن محمد الفزاری، دارالکتاب العربی بیروت، ۱۰/۱۰۳)

جو شخص اولادِ عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر! قیامت کا دن، وہ قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو محمد ﷺ سا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہِ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے، بلکہ خود یہی صلہ کروڑوں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے، جس کی طرف کلمہ کریمہ ''اذا لقینی '' (جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا) اشارہ فرماتا ہے بلفظ ''اذا'' تعبیر فرمانا بحمد اللہ روزِ قیامت وعدۂ وصال و دیدار محبوب ذی الجلال کا مژدہ سناتا ہے، مسلمانو! اور کیا درکار ہے دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لو'' وباللہ التوفیق''

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة جلد ۱۰ ص ۱۰۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سادات عظام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کے مسئلہ پر پورا ایک علمی و تحقیقی رسالہ لکھا، جس کا نام آپ نے ''الزهر الباسم فی حرمة الزكوٰة علی بنی هاشم'' (بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت کے بارے میں کھلا ہوا شگوفہ) رکھا ہے، یہ رسالہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں (جلد ۱۰ ص ۲۷۱ تا ص ۳۵۸) میں موجود ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا'' سادات محتاجین کو زرِ زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں، بہت سادات محتاج ایسے ملتے ہیں کہ خود مانگتے ہیں اور میں نے سنا ہے۔ کہ علمائے رام پور نے جواز کا فتویٰ دیا ہے مگر میں نے اب تک یہ جرأت نہ کی، اس بارہ میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ بینوا توجروا''

اس کے جواب میں فقیہ زمان، محدث زماں، امام احمد رضا خاں قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تحقیقی جواب تحریر فرمایا لکھتے ہیں:

'' یہ باون (۵۲) عبارتیں اور ستائیس (۲۷) حدیثیں جن کی طرف فقیر نے اس تحریر میں اشارہ کیا، بحمد اللہ، اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں، سب کی نقل سے، بخوف تطویل دست کشی کی، بالجملہ

اصلاً محل شک وارتیاب نہیں کہ سادات کرام و بنی ہاشم پر زکوۃ یقیناً حرام، نہ انہیں لینا جائز نہ دینا جائز۔ نہ ان کے دیئے زکوۃ ادا ہو، تو اس میں گناہ کے سوا کچھ حاصل نہیں، اور اس کے جواز پر فتویٰ دینا محض غلط و باطل اور حیلہ صحت بلکہ قابلیت اغماض سے عاری و عاطل، کیا معلوم نہیں کہ علمائے کرام نے ایسے فتویٰ کی نسبت کیسے سخت الفاظ ارشاد کیے ہیں''

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۱۰ ص ۱۰٤ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

رہا یہ کہ پھر اس زمانہ پر آشوب میں حضرات سادات کی مواسات کیونکر ہو؟ اس کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایسا لکھا جس کے لفظ لفظ سے آپکی محبت اہل بیت چھلک رہی ہے ملاحظہ ہو۔

''متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد اللہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوۃ کی زکوۃ ادا ہو اور خدمت سادات بھی بجا ہو، یعنی کسی مسلمان مصرف زکوۃ معتمد علیہ کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے، مال زکوۃ سے کچھ روپے بہ نیت زکوۃ دے کر مالک کردے، پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سیّد کی نذر کردو اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سیّد نے پایا نذرانہ تھا، اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمت سیّد کا کامل ثواب اسے فقیر دونوں کو ملا''

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۱۰ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

<u>توہین اہل بیت حرام بلکہ کفر ہے</u>

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا:

''جو لوگ سیدوں کو کلمات بے ادبانہ کہا کرتے ہیں اور ان کے مراتب کو خیال نہیں کرتے بلکہ کلمہ تحقیر آمیز کہہ بیٹھتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ:

''سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اوران کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے ارشادفرمایا جو کسی عالم کومولویا یا کسی کو میرو ابروجہ تحقیر کہے کافر ہے، مجمع الانہر میں ہے۔

الاستخفاف بالا شراف والعلماء کفرومن قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدًا به الاستخفاف کفر

(مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر، باب المرتد ثم ان الفاظ الكفر الخ داراحیاء التراث العربی بیروت،۱/۶۹۵)

سادات کرام اورعلماء کی تحقیر کفر ہے، جس نے عالم کی تصغیر کر کے عویلم یا علوی کا علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا''

(العطایاالنبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد۲۲ ص۴۲۰ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

فرح و سرور
علی
میلادالرسول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضور اکرم ﷺ کا ظہور قدسی اور ولادت مقدسہ مومنین کے حق میں کمال فرحت وسرور کا موجب ہے۔ جسکا اظہار محافل میلاد، خیرات وصدقات کی صورت میں اہل محبت، مومنین، مخلصین ہمیشہ سے کرتے آرہے ہیں۔ بعض مدعیان علم ودانش اہل محبت کے فرح وسرور کو دیکھ کر غصہ سے بے قابو ہوکر اہل محبت پر طعن وتشنیع کے تیروں کی موسلا دھار بارش شروع کر دیتے ہیں ان پر اتمامِ حجت کیلئے قرآن وحدیث وعبارات ائمہ ومحدثین کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ''قرآن مجید'' میں ارشاد فرماتا ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

(: "پارہ: ۱۱، سورۃ یونس، آیت: ۵۸۔)

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دے اللہ کے فضل اور رحمت پر (وہ خوش ہوں) انہی (دونوں چیزوں) پر خوش ہونا چاہیئے۔"

(: ترجمہ: نواب وحیدالزمان غیر مقلد وھابی۔)

نوٹ: ترجمہ میں بریکٹ کے اندر والے الفاظ بھی مترجم کے ہی ہیں۔

اگر ہم ''قرآن مجید'' پر نظر ڈالیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ نبی کریم رؤوف الرحیم ﷺ ہی کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لفظ ''فضل'' کی تفسیر سورۃ الاحزاب کی اس آیتِ کریمہ سے ہوتی ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ''فضل کبیر'' فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں حضور نبی کریم ﷺ کو ''فضل کبیر'' قرار دیتے ہوئے فرمایا:

۱: "يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۔"

(: "پارہ: ۲۱" سورۃ الاحزاب، آیت: ۴۵، ۴۶۔)

''اے نبی یقیناً ہم نے ہی آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا آگاہ کرنیوالا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانیوالا اور روشن چراغ آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔"

(: ترجمہ: محمد جونا گڑھی وھابی۔)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی نہیں بلکہ فضل کبیر یعنی سب سے بڑا فضل ہے۔

لفظ "رحمت" کی تفسیر سورۃ الانبیاء کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کو "رحمت للعالمین" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(پارہ: ۱۷" سورۃ الانبیاء، آیت: ۱۰۷)

"اے نبی ﷺ! ہم نے تو تم کو دنیا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

(:ترجمہ: مودودی۔)

۲: درج ذیل آیت مبارکہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہونے کا واضح ثبوت فراہم کرتی ہے:

"فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ"

"اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے

("ترجمہ: محمدجوناگڑھی وھابی)

دیوبندیوں کے "حکیم الامت" اشرف علی تھانوی نے اس آیت کے متعلق یوں کہا ہے:

"اکثر مفسرین کے نزدیک فضل اور رحمت سے حضور کا وجود باجود مراد ہے۔

("خطبات میلاد النبی ﷺ" ص: ۶۲، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔)

۳: "قرآن مجید" نے حضور ﷺ کو اللہ کا فضل اور رحمت قرار دیتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔"

(پارہ: ۵" سورۃ النساء، آیت: ۸۳۔)

"اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بجز تھوڑے لوگوں کے تم شیطان کی پیروی کرتے۔" (ترجمہ: تھانوی)

اشرف علی تھانوی صاحب نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یوں کہا ہے:

"یہاں بھی بقول اکثر مفسرین حضور ہی مراد ہیں۔"

(خطبات میلاد النبی ﷺ" ص: ۶۲، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ،

ملتان۔)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک فضل ورحمت کا مفہوم:۔

امام آلوسی (۱۲۱۷،۱۲۷۰ھ) بیان کرتے ہیں:

"اَخْرَجَ اَبُو الشَّیْخِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ الْفَضْلَ الْعِلْمُ وَالرَّحْمَۃَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَخْرَجَ الْخَطِیْبُ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْہُ تَفْسِیْرَ الْفَضْلِ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

("تفسیر روح المعانی" جلد: ١١، ص: ١٤١، دار احیاء التراث العربی، "تفسیر در منثور" جلد: ٤، ص: ٣٦٨، "تفسیر البحر المحیط" جلد: ٥، ص: ١٧١۔)

"ابو شیخ نے حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کیا ہے کہ فضل سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے نقل کیا ہے کہ فضل سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

مولوی اشرف علی تھانوی اور فضل ورحمت سے مراد کون؟

آل دیوبند کے "حکیم الامت مجدد الملت" اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

"اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سیاق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنٰی عام مراد لئے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ ہے کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قدوم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور اس میں قرآن بھی ہے۔ سب اس میں داخل ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا۔ پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔"

(خطبات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص: ٦٣، وعظ...... السرور...... قل بفضل اللہ وبرحمتہ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔)

فضل ورحمت کی آمد پر فرح وسرور (خوشی) جتنی بھی ہو وہ کم ہے:۔

دیوبندی مکتب فکر کے جید عالم دین اشرف علی تھانوی صاحب نے سورۃ یونس کی آیت

نمبر ۵۸ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کے نزول پر خوشی منانے کا حکم کیوں دیا ہے اسکی وجہ کچھ یوں بیان کی ہے:

"پس اس تفسیر کی بنا پر حاصل اس آیت کا یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ حضور کے وجود باجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادت ظاہری اس پر خوش ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ حضور (ﷺ) ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔ حتی کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور (ﷺ) ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور (ﷺ) سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل ورحمت کی حضور (ﷺ) کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔"

(خطبات میلاد النبی ﷺ ص: ٦٣، باب: نعمت عظیمه، مطبوعه ادارۃ تالیفات اشرفیه، ملتان۔)

میلاد الرسول ﷺ پر فرح وسرور کے اظہار پر صلہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کے گھر جب نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو جاکر نبی کریم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خبر دی تو ابولہب یہ میلاد النبی ﷺ کی خبر سن کر اتنا خوش ہوا کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا۔ اگرچہ اس کی موت کفر پر ہوئی اور اسکی مذمت میں پوری سورۃ قرآن مجید میں موجود ہے۔ لیکن میلاد النبی ﷺ پر فرحت وسرور کا جو اُسکو بھی فائدہ ہوا وہ سنئیے!

"صحیح البخاری" میں ہے:

"قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِّاَبِیْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْلَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ، قَالَ لَهٗ: مَاذَا لَقِيْتَ؟ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ: لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ اَنِّیْ سُقِيْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَيْبَة

(صحیح البخاری کتاب النکاح، باب وامهاتکم اللاتی ارضعتکم، جلد: ۲، ص: ٧٦٤، "مصنف عبدالرزاق" جلد: ۸، ص: ٤٧٨، "دلائل النبوة للبیهقی" جلد: ۱، ص: ۱٦۹، "شرح السنة للبغوی" جلد: ۹، ص: ٧٦، "صفوة الصفوة لابن جوزی" جلد: ۱، ص: ٦٢، "الروض الانف" جلد:

۳،ص: ۹۸،۹۹، "البدایہ والنہایہ" جلد: ۲، ص: ۲۲۹،۲۳۰، "طبقات الکبری لابن سعد" جلد: ۱، ص: ۱۰۸)

"حضرت عروہ فرماتے ہیں ثویبہ ابولہب کی باندھی تھی۔ جسے اس نے (حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کردیا تھا۔ اس نے حضور ﷺ کو دودھ بھی پلایا، ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل نے اسے بہت بری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابولہب نے کہا تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں پائی، سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں، اسلئے کہ میں نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔"

آئمہ ومحدثین کا میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے کا اس روایت سے استدلال:۔

امت مسلمہ کے جلیل القدر ائمہ ومحدثین نے اس روایت سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر استدلال کیا ہے:

۱: حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری (متوفی: ۶۶۰ھ):۔

حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے اپنی تالیف "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھا ہے:

"فَإِذَا كَانَ أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٖ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهٖ، وَبَذَلَ مَا تَصِلُ إِلَيْهِ قُدْرَتُهٗ فِيْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ؟ لَعَمْرِيْ إِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَآؤُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ۔

(تاریخ الخمیس" جلد: ۱، ص: ۲۲۲، "سیرت حلبیہ" جلد: ۱، ص: ۱۳۷۔)

"حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوتی ہے۔ تو امتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت وعشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی

منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔"

۲: حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳:۸۵۲):

حافظ ابن حجر شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ایک عظیم محدث و شارح صحیح البخاری ہیں۔ جن کے متعلق آلِ نجد کے "محقق" زبیر علی زئی نے یوں لکھا ہے:

"مشہور اہلحدیث عالم اور محدث کبیر حافظ ابن حجر العسقلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ۔

(ماهنامه الحدیث حضرو "شماره: ۹۰، ص: ۲۷.)

آپ (ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ) نے اس روایت کے تحت لکھا ہے:

"اِنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ رَاَیْتُهُ فِیْ مَنَامِیْ بَعْدَ حَوْلٍ فِیْ شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَالَقِیْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً اِلَّا اَنَّ الْعَذَابَ یُخَفَّفُ عَنِّیْ فِیْ كُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ قَالَ وَذَالِكَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَكَانَتْ ثُوَیْبَةُ بَشَّرَتْ اَبَالَهَبٍ بِمَوْلِدِهٖ فَاَعْتَقَهَا۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری "جلد: ۹، ص: ۱۱۸.)

"حضرت عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا بیان ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا اس نے کہا کہ میں نے تمہارے بعد کسی راحت کو نہیں پایا۔ ماسوائے اس کے کہ بے شک سوموار کے دن مجھ پر عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ اس لئے ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کا میلاد پیر کے دن ہوا اور ثویبہ نے ابولہب کو آپکے میلاد کی بشارت دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔"

۳: حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی (۷۷۷، ۸۴۲ھ):

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ عظیم امام ہیں۔ آلِ نجد کے "المحدث الفقیہ" بدیع الدین راشدی نے آپ کے متعلق یوں لکھا ہے:

"علم النقاد، اِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِیْلِ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ شَمْسُ الدِّیْنِ الدِّمَشْقِیُّ

(الهدایة المستفید مقدمه "ص: ٦٤، جلد: ١)

آپ نے "مورد الصاری فی مولد الهادی" کتاب میں یوں لکھا ہے:

"قَدْ صَحَّ اَنَّ اَبَالَهَبٍ یُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِیْ مِثْلِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ لِاِعْتَاقِهٖ ثُوَیْبَةَ سُرُوْرًا بِمِیْلَادِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ اَنْشَدَ: اِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرٌ جَاءَ

ذَمِّهٖ...... وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدًا اَتٰى اَنَّهٗ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِمًا ...... يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ طُوْلَ عُمْرِهٖ...... بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَمَاتَ مُوَحِّدًا۔"

(حسن المقصدفی عمل المولد للسیوطی"ص: ٦٦.)

"یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ ابولہب کیلئے ہر پیر کے دن عذاب میں اس لئے تخفیف کردی جاتی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد مبارکہ کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا تھا (اسکے بعد انہوں نے آقائے دوجہاں کی شان میں نعتیہ اشعار لکھے) جب ایک کافر جس کی مذمت میں قرآنی آیات اتریں کہ اس کے ہاتھ آتش دوزخ میں ہمیشہ کیلئے تباہ ہوجائیں کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ پیر کے دن احمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنے کے صلہ میں اس کے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے پھر اس اللہ کے بندے کیساتھ کیا معاملہ ہوگا جس نے پوری زندگی احمد مصطفےٰ ﷺ کے میلاد شریف پر حالت مسرت وشادمانی میں گذاردی اور دم آخر تک توحید کا پرچم بلند کئے رکھا۔"

۴: شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸،۱۰۵۲ھ) :۔

حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اسی روایت کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"در اینجا سنداست مر اهل موالید راکه درشبِ میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی ابولهب که کافربود، و قرآن بمذمت وے نازل شده، چوں بسرورمیلاد آنحضرت ﷺ ...... جزاداده شدتاحال مسلمان که مملوست بمحبت وسروربذل مال در وے چه باشد

(مدارج النبوة"جلد: ۲، ص: ۱۹، مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور.)

"یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کیلئے دلیل اور سند ہے ۔ابولہب جس کی مذمت میں ایک مکمل سورت قرآنی نازل ہوئی۔ جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کرلیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں موجزن محبت رسول ﷺ کیوجہ سے میلادالنبی ﷺ کے دن مسرت (خوشی) اور

عقیدت کا اظہار کرے۔"

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علمائے غیر مقلدین کی نظر میں!

۱: غیر مقلدین کے "امام العصر" ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"مجھ عاجز کو آپ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری وباطنی ہونکی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپکی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔

(تاریخ اهلحدیث" ص: ٤٤٢، مطبوعه مکتبه قدوسیه، اردو بازار لاهور)

۲: عبدالرشید عراقی مصنف "چالیس علمائے اہلحدیث" نے لکھا ہے:

"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو برصغیر پاک وہند کی علمی اور مذہبی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ تقریباً نصف صدی تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دہلی میں کتاب وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی تردید میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

(دو روشن ستارے" ص: ۷۳، مطبوعه نور اسلام اکیڈمی)

ایک اور جگہ یوں لکھا ہے:

"حضرت شیخ کی تصانیف علمی وتحقیقی حیثیت سے بلند پایہ ہیں ان میں بڑا علمی وتحقیقی مواد جمع ہے۔ جو حضرت شیخ نے بڑی تحقیق اور تدقیق سے اپنی کتب میں جمع کیا ہے۔"

(دو روشن ستارے" ص: ١٠٤)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ علمائے دیوبند کی نظر میں!

۱: آل دیوبند کے "حکیم الامت، مجدد الملت" اشرف علی تھانوی نے یوں لکھا ہے:

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت بیداری میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہی میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے'

(الافاضات الیومیه" جلد: ۹، ص: ۱۳۸، ملفوظ نمبر: ۱۳۷،

مطبوعہ المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈلاہور۔)

۴: مولوی عبدالرشید نعمانی نے یوں لکھا ہے:

''اکابر علمائے دیوبند جن حضرات علماء کیطرف انتساب میں فخر محسوس کرتے ہیں ان میں (سے ایک) شیخ اجل عبدالحق محدث دہلوی

(یزیدکی شخصیت اہل سنت کی نظرمیں" ص: ۱۸۱ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی۔)

۵: مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی (۱۲۶۴ء،۱۳۰۴ھ):

لکھتے ہیں:

''پس جب ابولہب ایسے کافر پر آپ کی ولادت کی خوشی کیوجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جوکوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے کیوں کر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا۔

(مجموعۃ الفتاویٰ" جلد: ۲، ص: ۲۸۲، کتاب الخطر والاباحۃ، مطبوعہ ایچ ایم سعید، کمپنی ،ادب منزل، پاکستان،چوک کراچی)

علمائے اہلحدیث کا اس روایت سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر استدلال:

۱: ابن قیم:

نے لکھا ہے:

"وَلَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ بَشَّرَتْ بِهٖ ثُوَيْبَةُ اَبَا لَهَبٍ وَكَانَ مَوْلَاهَا وَقَالَتْ قَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ لِعَبْدِاللّٰهِ اِبْنٌ فَاَعْتَقَهَا اَبُوْلَهَبٍ مَسْرُوْرًا بِهٖ فَلَمْ يَضِعِ اللّٰهُ ذَالِكَ لَهٗ وَسَقَاهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِي النَّقْرَةِ الَّتِيْ فِيْ اَصْلِ اِبْهَامِهٖ۔

("تحفة المودود باحکام المولود"ص: ۱۹)

''جب نبی کریم ﷺ کا میلاد شریف ہوا تو ثویبہ نے اس کی بشارت ابولہب کودی جو اس کا مالک تھا اور کہا کہ رات (حضرت) عبداللہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابولہب نے خوشی میں آکر اسے آزاد کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل ضائع نہیں کیا اور موت کے بعد اس کے انگوٹھے سے اسے ایک خاص قسم کا پانی پلایا۔''

قارئین!

ابن قیم کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ میلاد النبی ﷺ پر خوشی و سرور اگر کافر بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی یہ عمل ضائع نہیں کرتا اور اسے قبر میں اس کا اجر ملتا رہتا ہے تو اگر نبی کریم ﷺ کا غلام نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منائے تو اس کا تو معاملہ ہی جدا ہوگا۔

۲: عبداللہ بن محمد نجدی:

آل نجد کے ''شیخ الاسلام و مجدد الدعوۃ'' محمد بن عبدالوہاب نجدی کے سگے بیٹے عبداللہ نجدی نے یوں لکھا ہے:

''فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِيَ بِفَرَحِهٖ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٖ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنَ اللّٰهِ يَنْشُرُ مَوْلِدَهٗ۔

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ'' ص: ۱۷، باب: رضاعه من ثويبة عتيقة ابی لهب مطبوعه دار السلام، رياض۔)

''جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اس کا یہ حال ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی منانے کیوجہ سے جزا دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کو ماننے والے توحید پرست مسلمان کا درجہ کیا ہوگا جو آپ ﷺ کا میلاد شریف مناتا ہے۔''

علمائے دیوبند کے مفتی رشید احمد لدھیانوی کا میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر اس روایت سے استدلال:

آل دیوبند کے ''مفتی'' اور مستند و معروف عالم رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے:

''جب ابولہب جیسے کافر کیلئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کیوجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔

(احسن الفتاویٰ'' جلد: ۱، ص: ۳۴۷،۳۴۸، مطبوعه ایچ ایم سعید، کراچی۔)

حضور ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منانے کا جواز دیوبندی حکیم الامت کی زبان سے:

علمائے دیوبند کے اشرف علی تھانوی نے کہا ہے:

”خوب سمجھ لینا چاہئے کہ جب قرآن مجید میں خود حضور کے وجود باجود کی نسبت (كَمَا سَيَجِیْ ءُ فِیْ تَفْسِیْرِ الْاٰیَةِ مُفَصَّلًا) صیغہ امر ”فلیفرحوا“ موجود ہے تو اس فرحت کو کون منع کرتا ہے، غرض حضور کی ولادت شریفہ پر فرحت و سرور کو کوئی منع نہیں کر سکتا

(خطباتِ میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

یہی اشرف علی تھانوی صاحب نے ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ:

”الحاصل حضور ﷺ کا وجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور اس پر شکر اور فرحت مأمور بہ ہے چنانچہ جو آیت (قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا) میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اسی نعمت کا ذکر اور اس پر فرح (خوشی) کا امر (حکم) ہے۔

(خطباتِ میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵۶ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حضور ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منانے کا جواز غیر مقلدین کے ابوالکلام آزاد کی زبان سے:۔

ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ:

”عزیزانِ ملت! ماہِ ربیع الاول کا ورود تمہارے لئے جشن و مسرت کا ایک پیغام لاتا ہے کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ: اسی مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اس کے داعی برحق کی پیدائش ہوئی تم مسرتوں اور خوشیوں کے ولولوں میں معمور ہو جاتے ہو“

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۳۵ ناشر بساطِ ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

مزید لکھا ہے کہ:

”تم اس (نبی کریم ﷺ) کے ذکر و فکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو اور ان کی آرائش و زینت میں اپنی محنت و مشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو خوشبودار اور تر و تازہ پھولوں کے گلدستے

سجاتے ہو کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو عطر وگلاب کی مہک اور اگر بتیوں کا بخور جب ایوانِ مجلس کو اچھی طرح معطر کر دیتا ہے تو اس وقت مدح وثناء کے زمزموں درود وسلام کے مقداس ترانوں کے اندر اپنے محبوب ومطلوب مقدس کی یاد میں ڈھونڈتے ہو اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے پُر محبت دلوں کی آہیں اس کے اسمِ مبارک سے والہانہ عشق کرتی اور اس کے عشق سے حیاتِ روحانی حاصل کرتی ہے، پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق وشیفتگی کیلئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا اور کیا پاک ومطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین، رحمۃ للعالمین ﷺ کے مدح وثناء میں زمزمہ سنج ہوئیں"

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۳۵ ناشر بساطِ ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

ایک جگہ یوں لکھا کہ:

"ماہِ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لئے کہ: اسی ماہ میں دنیا کی ضلالت ختم ہوئی اور کلمہ حق کے موسمِ ربیع شروع ہوا"

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۵۵،۴۵ ناشر بساطِ ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

سطورِ بالا میں ہم نے منکرینِ میلاد النبی ﷺ اور میلاد شریف پر خوشی کو بدعت وگمراہی کہنے والے حضرات کے معتمد علیہ علماء کی کتب سے اس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ: میلاد شریف پر خوشی کرنا جائز ومستحسن ہے ہر ذی شعور اور دانش مند یہ جان گیا ہوگا کہ: مخالفین کا میلاد شریف پر خوشی ومسرت کو بدعت وگمراہی قرار دینا محض تعصب، ضد، انانیت اور "میں نہ مانوں" کا مظاہرہ اور اپنے مسلک کی ڈیڑھ انچ کی مسجد الگ بنانے اور عوام کے ساتھ دھوکا وفریب کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ زیارت قبور
احادیث طیبہ کی روشنی میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قرآن وسنت کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ اصل کامیابی دنیوی کامیابی نہیں بلکہ اصل کامیابی اُخروی کامیابی ہے۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے اللہ رب العزت اور نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم ﷺ کی کامل اتباع ہر حال میں ضروری ہے۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔"

(پارہ :۲۷ سورۃ الحشر ،آیت: ۷)

"اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔"

(کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ:

"جس بات کا حکم حضور ﷺ ارشاد فرمادیں وہ کرو اور جس بات کا حکم حضور ﷺ نے نہیں دیا اُس کو مت کرو۔"

زیارتِ قبور جائز اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں زیارتِ قبور کو زہد وورع اور تذکیرِ آخرت کیلئے ایک بہترین عمل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کچھ لوگ آدھی حدیث سنا کر اور شرک کی تلوار لہرا کر مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے نظر آتے ہیں۔ اور قبور کی زیارت اور فاتحہ (کیلئے قبرستان جانیوالوں کو) مشرک، بدعتی اور قبر پرست ہونے کا الزام لگا کر دائرہ اسلام سے خارج کرتے نظر آتے ہیں۔ ہم اہل سنت وجماعت سمجھتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی مکروہ اور بے ہودہ دھندہ ہے (جس پر یہ لوگ عامل ہیں)۔ قرآن وحدیث میں اس طرح کی شدت پسندی اور قبیح حرکات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ احادیثِ مبارکہ میں سے ثابت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ خود شہداء اُحد کی قبورِ مطہرہ پر تشریف لیجاتے تھے۔ آپ ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد شیخین کریمین (حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا بھی یہی معمول وعمل رہا ہے۔ لہٰذا شرک سازی اور بدعتی بنانے والوں کو اپنے ان فتووں اور نظریات پر غور اور نظر ثانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نبی مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

زیارتِ قبور اور نبوی عمل:

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا عمل مبارک رہا ہے کہ شہداء اُحد کی قبور پر آپ ﷺ

تشریف لیجاتے تھے اور وہاں جا کر شہداء اُحد کیلئے دعا فرماتے تھے۔ امام عبدالرزاق (المتوفی ۲۱۱ھ) نے نقل کیا ہے:

ا: "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَیَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔"

عبد الرزاق: المصنف، باب فی زیارة القبور الرقم :٦٧١٦، جلد : ٣،صفحه:٥٧٣، مطبوعه ادارة القرآن کراچی

عینی : عمدة القاری شرح صحیح البخاری ،جلد:٨، صفحه: ٧٠، مطبوعهدار الفکر بیروت ،لبنان۔

"حضرت محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے صلہ میں آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔"

اسی طرح حضور ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ بقیع شریف کے قبرستان میں چلے جاتے اور ان کو سلام کرتے اور بقیع شریف والوں کیلئے دعا فرماتے جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں صراحت سے ذکر موجود ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔"

المسلم: الصحیح کتاب الجنائزباب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها الراقم: ٩٧٤ صفحه: ٣٩١ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیح الریاض۔

النسائی : السنن کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنین الرقم: ٢٠٤١ ،صفحه ٤٠٤ مطبوعه دار السلام النشر والتوزیح الریاض۔

ابن حیان: الصحیح جلد: ٧صفحه ٤٤٤ الرقم : ٣١٧٢،مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت لبنان

ابو یعلیٰ: المسند جلد: ۸ صفحہ: ۱۹۹، الرقم : ۴۷۵۸ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق، شام۔

''حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب بھی ان کے ہاں باری ہوتی تو رات کے آخری حصہ میں آپ بقیع شریف کی طرف نکل جاتے۔ فرماتے: اے مومنو کے گھر! تم پر سلامتی ہو ہمارا اور تمہارا قیامت کے روز اکٹھے ہونے کا وعدہ ہے یا ہم ایک دوسرے پر شفاعت میں انحصار کرنیوالے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔''

زیارتِ قبور اور نبوی ترغیب:

حضور سیّد دوعالم ﷺ کا صرف معمولِ مبارک ہی نہ تھا بلکہ آپ ﷺ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو بھی زیارت قبور کی ترغیب و درس دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کیلئے جائیں تو دعا کریں:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ۔مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔''

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب مایقال عند دخوال القبور والدعاء للاھلھا الراقم : ۹۷۵، صفحہ: ۳۹۲، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیح الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۲۸۸۱ جلد: ۱۳ صفحہ :۲۲، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ۔

ابن حبان : الصحیح جلد:۷ صفحہ ۴۴۵، الرقم: ۳۱۷۳، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت، للبنان۔

''اے اہل دیارِ مومنین ومسلمین! تم پر سلامتی ہو اور ان شاء اللہ ہم بھی ضرور بضرور تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔''

اسی طرح جب ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں زیارت قبور کے وقت اہل قبور سے کس طرح مخاطب

ہوا کروں؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قُوْلِی: اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔“

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب مایقال عند د خول القبور والدعاء لاهلها الرقم: ۹۷٤ صفحه ۳۹۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیح الریاض۔

النسائی :السنن کتاب الجنائز باب الامر بالا ستغفار للمومنین الرقم: ۲۰۳۹ صفحه ٤۰٤، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیح الریاض۔

احمد بن حنبل :المسند ،الرقم: ۲۵۷۳۱، جلد ١٤، صفحه: ١٠٤ مطبوعه دار الحدیث قاهره)

”یہ کہا کرو یعنی اے گھر والو! مومنوں اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر رحم فرمائے۔ بے شک ہم تمہیں ملنے والے ہیں۔“

احادیث طیبات میں زیارت قبور کا بیان:

نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو زیارتِ قبور کا حکم دیا اور مختلف پہلوؤں سے اس کی ترغیب دلائی۔ بے شمار احادیث مبارکہ اہل سنت و جماعت کے اس موقف کی تائید و توثیق کرتی ہیں۔ ان میں سے چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں ملاحظہ کریں:

اوّل:

”عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔“

الترمذی:الجامع الصحیح ابواب الجنائز عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هاب ماجاء نی الرخصة فی زیارة الرقم: ١٠٥٤ صفحه، ۳۳۵، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

المنذری :الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز

و ما يتقدمها، باب الترغيب فی زيارة الرجال القبور، جلد٤ صفحه:١٨٩ مطبوعه مکتبه رشيديه سرکی روڈ کوئٹه ،

ابن ابی شيبه : المصنف، كتاب الجنائز باب من رخص فی زيارة القبور الرقم: ١١٨٠٨، جلد: ٣ صفحه ٣١، مطبوعه دار الكتب بيروت ،لبنان۔

''حضرت سلیمان بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

امام ترمذی رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"(قَالَ) وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَ اُمِّ سَلَمَۃَ۔ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی: حَدِیْثُ بُرَیْدَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَایَرَوْنَ بِزِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ۔"

الترمزی: الجامع الصحيح ابواب الجنائز عن رسول الله ﷺ باب ماجاء فی الرخصة زيارة القبور الرقم:١٠٥٤ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

''اس باب میں حضرت ابو سعید، حضرت ابو مسعود، حضرت انس، حضرت ابو ہریرۃ، اور حضرت اُم سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمْ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رَحِمَھُمُ اللّٰہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔''

دوم:

"عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَیْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ، وَنَهَیْتُكُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔"

المسلم: الصحيح كتاب الجنائز باب استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زیارۃ قبرامه الرقم: ۲۲۶۰ صفحه:۳۹۳،کتاب الاضاحی باب بیان ماکان من النهی عن اکل لحوم الاضاحی......الخ الرقم: ۵۱۱۴ صفحه ۸۸۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور الرقم: ۲۰۳٤ صفحه ۲،٤۰۲ ،کتاب الاشربة باب الاذن فی شی،منها الرقم ۵٦۵۵،صفحه ۱۰۵۰ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

''حضرت عبداللہ بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا ان کی زیارت کیا کرو، میں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا، جتنا مناسب سمجھو اسے اپنے پاس روکے رکھو۔ میں تمہیں مشکیزہ کے علاوہ نبیذ بنانے سے منع کیا کرتا تھا، تمام قسم کے برتنوں سے پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔''

حضرت سیّدنا عبداللہ بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی ایک روایت یوں بھی مروی ہے:

''عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَهَیْتُکُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِهِنَّ: نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِیْ زِیَارَتِهَا تَذْکِرَةً وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ تَشْرَبُوْا اِلَّا فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَاتَشْرَبُوْا مُسْکِرًا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تَاْکُلُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَکُلُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِهَا فِیْ اَسْفَارِکُمْ۔''

ابو داؤد: السنن اول کتاب الاشربة باب فی الادعیة الرقم: ۳٦۹۸ صفحه ۷٤۳،مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن،کتاب الاشربة باب: الاذن فی شی منها الرقم: ۵٦۵٦ صفحه: ۱۰۵۰،۱۰۵۱،مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

''حضرت ابن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب انکے کرنے

کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں نشہ لانے والی چیز نہ پیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔"

احادیثِ مبارکہ میں زیارتِ قبور کے فوائد کا بیان:

ابتدائے اسلام میں جب ابھی لوگ نئے نئے شرک وکفر کے اندھیروں سے نکل کر دامن اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اسلئے حضور نبی کریم ﷺ نے کچھ حکمتوں کے پیشِ نظر مسلمانوں کو زیارت قبور سے روک دیا اور پھر جب بہتر جانا اپنے تشریعی اختیارات کی بناء پر پہلے حکم کو منسوخ فرما دیا اور زیارت قبور کی اجازت بلکہ حکم فرما دیا اور ساتھ ہی قبور کی زیارت کے فوائد وثمرات بھی ارشاد فرما دیئے اب وہ احادیث مبارکہ پیش کی جائینگی جن میں زیارت قبور کے فوائد وثمرات کا بیان ہے۔

اوّل:

زیارت قبور اور عبرت کا حصول:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سے یوں روایت بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زُوْرُوْا اِخْوَانَکُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَصَلُّوْا عَلَیْھِمْ فَاِنَّ لَکُمْ فِیْھِمْ عِبْرَۃً۔"

دیلمی: مسند الفردوس باب الزای الرقم: ۳۳۴۱ جلد: ۲، صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

"اپنے (فوت شدہ) بھائیوں کی زیارت کیا کرو، انہیں سلام کہا کرو اور ان پر رحمت بھیجا کرو بے شک انکی زیارت میں تمہارے لئے عبرت ہے۔"

دوم:

اسی طرح حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی مروی ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً۔"

المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائزومایتقدمها، باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور، جلد: ٤، صفحه ١٨٩، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه،

"احمد بن حنبل: "المسند الرقم ١١٢٦٨، جلد :٧، صفحه ٦٣٤، مطبوعه دار الحدیث قاهره۔

الحاکم: المستدرك علی الصحیحین کتاب الجنائز الرقم: ١٣٨٦، جلد ١، صفحه ٥٣٠ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

الهیثمی: مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب زیارة القبور جلد٣: صفحه ١٤١ الرقم: ٤٢٩٩، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

السیوطی: شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور باب: مایعین علی ذکر الموت، صفحه ٣٠ مطبوعه دار المعرفة، بیروت لبنان۔

"ابن رجب :"اهوال القبور الباب الهادی عشرفی ذکر زیارة الموتیٰ والاتعاظ بهم، صفحه ٢٢٠، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه ایضاً صفحه ٢٨ مطبوعه المکتبه العصریه صیدا، بیروت

''میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب میں تم کو قبروں کی زیارت کی اجازت دیتا ہوں کیونکہ اس میں نصیحت اور عبرت (کا حصول) ہے۔''

الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (المتوفی ٦٥٦ھ) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ورواته محتج بهم فی الصحیح۔"

المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز وما یتقدمها باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور، جلد: ٤ صفحه ١٨٩، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

سوم:

ام المومنین وسیدہ ام سلمة رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

"نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً۔"

الطبرانی :المعجم الکبیر جلد۲۳،صفحہ۲۷۸،الرقم۶۰۲،مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی،بیروت۔

الهیثمی:مجمع الزوائدکتاب الجنائز باب زیارة القبور جلد:۳صفحہ۱۴۲،الرقم: ۴۳۰۰ ،مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

"میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا پس اب تم زیارت کیا کرو بے شک اس میں تمہارے لئے عبرت ہے۔"

زیارتِ قبور اور موت کی یاد کا حصول:

قبروں کی زیارت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے بے شمار فوائد وثمرات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں، مثلاً زیارتِ قبور موت کی یاد دلاتی ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت سے بیان ہے ملاحظہ ہو:

اوّل:

حضرت سیّدنا ابو ہریرۃ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

"فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔"

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زیارة قبرامه الرقم: ۲۲۵۹،صفحہ ۳۹۲،مطبوعه دار السلام للنشر التوزیع الریاض ۔

ابو داؤد "السنن اول کتاب الجنائز فی زیارة القبور الرقم ۳۲۳۴،صفحہ ۶۵۸مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المنذری الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز وما یتقدمها باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور، جلد ۴۔ صفحہ۱۸۹، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

دیلمی: مسند الفردوس باب الزای الرقم:

٣٣٤٠ جلد٢، صفحه٢٩٣، مطبوعه دار الكتب العلميه، بیروت لبننا

ابن ماجه السنن کتاب الجنائز باب ما جا فی زیارة القبور المشرکین الرقم: ١٥٧٢ صفحه: ٢٧٨، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

قرطبی التذکره فی احوال الموتیٰ وامور الاخر باب مایذکر الموت والاخر ویذ هد فی الدنیا صفحه١٨ مطبوعه المکتبه الحقانیه پشاور۔

ابن رجب : اهوال القبور واهوال اهلها الی النشور الباب الحادی عشر فی ذکر زیارة الموتی والاتعاظ بهم صفحه ٢٢١، مطبوعه مکتبه رشیدیه جی ٹو روڈ سردار پلاره اکوڑه خٹك، ضلع نوشهر ه۔

السیوطی: شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور باب: مایعین علی ذکر الموت ، صفحه: ٣٠ مطبوعه دار المعرفة بیروت لبنان:

''پس قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے موت یاد آتی ہے۔''

دوم:

اسی طرح حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَکِّرُکُمُ الْمَوْتَ۔''

الحاکم: المستدرك علی الصحیحین کتاب الجنائز جلد ١۔ صفحه ٥٣١ الرقم ١٣٨٨، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

''میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔''

زیارتِ قبور اور دنیا سے بے رغبتی کا حصول:

دنیا سے بے رغبت ہو جانا یہ بندہ مؤمن کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دنیا سے بے رغبتی کے حصول کیلئے کئی اعمال بتائے ان میں سے

ایک عمل زیارت قبور ہے جس سے بندہ میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ:

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُھَا، فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا۔"

ابـن مـاجـه: السـنـن كتـاب الـجـنـائز بـاب مـاجـاء فی زيـارةالقبورالرقم: ١٥٧١، صفحه ٢٧٨ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف ،كتاب الجنائز ومـا يتـقـدمهـا بـاب التـرغيب فی زيـارـة الـرجـال الـقبـور ،جـلـد ٤۔ صفحه١٨٩،مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه ۔

الـحـاكـم: الـمستـدرك عـلـىٰ الـصـحـيحـين كتـاب الجـائز جلد ١۔صفحه٥٣١ الرقم ١٣٨٧ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان۔

ابـن حبـان الـصـحيـح الـرقـم: ٩٨١ جـلـد:٣ صفحـه ٢٦١ مطبوعـه مؤسسة الرسالة بيروت لبنان۔

قـرطبـی: التـذكـرـة فی احـوال الـموتـی وامـور الاخـرـة بـاب مـايـذكـرالـموت والاخـرـة ويـز هـد فی الدنيا صفحه:١٨: مطبوعه المكتبة الحقانيه پشاور۔

ابـن رجـب اهوال القبور واحوال اهلها الىٰ النشور ،الباب الحادی عشر فـی ذكـر زيـارـة الـموتیٰ والاتعاظ بهم ،صفحه ٢٢٠، مطبوعه مكتبه رشيديه جی ٹی روڈ سردار پلازه اكوڑه خٹك ضلع نوشهره،

السيـوطـی: شـرح الصدور فی احوال الموتی والقبور باب مايعين علی ذكر الموت، صفحه ٣٠، مطبوعه دار المعرفة ، بيروت لبنان،

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا۔ اب زیارت کرلیا کرو کیوں کہ یہ دنیا میں زاہد (دنیا سے بے رغبت) بناتی ہیں۔"

زیارتِ قبور اور آخرت کی یاد کا حصول:

اوّل:

فقیہ الامت حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلَا اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا تُذَکِّرُکُمْ اٰخِرَتَکُمْ۔"

دارقطنی: السنن کتاب الاشربة وغیرہ الرقم ٤٦٧٩ صفحہ ٤٦٨٤٦٧ مطبوعہ موسسة الرسالہ بیروت لبنان

احمد بن حنبل: المسند جلد ٣: صفحہ ٤١٥ الرقم ٤٣١٩ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ۔ مصر۔

ابن ابی شیبہ المصنف کتاب الجنائز باب فی زیارة القبور جلد ٣، صفحہ ٣١، الرقم ١١٨٠٩ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

"آگاہ ہو جاؤ! بے شک میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔"

دوم:

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: زُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ۔"

ابن ماجہ السنن کتاب الجنائز باب ماجاء فی زیارة القبور الرقم ١٥٦٩ صفحہ ٢٧٨، مطبوعہ دار اسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

"حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

سوم:

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ۔"

ابن ابی شیبه: المصنف کتاب الجنائز باب فی زیارتة القبور جلد ٣: صفحه ٣٠ الرقم: ١١٨٠٥ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبننان ۔

احمد بن حنبل المسند جلد ١، صفحه ٥٩٢ الرقم : ١٢٣٥ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر

ابویعلیٰ المسند الرقم ٢٧٨ جلد ١، صفحه ٢٤٠ مطبوعه دار المامون التراث دمشق شام۔

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔''

احادیث مبارکہ میں زیارت قبور کی فضیلت کا بیان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اعمال کے کرنے پر فضائل بیان فرمائے ہیں کہ تم فلاں کام کرو گے تو تم اس فضیلت کو پالو گے ایسے ہی زیارت قبور پر بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دیتے ہوئے فرمائے، ملاحظہ ہوں:

زیارتِ قبور نیکیوں میں اضافے کا باعث:

حضرت بریدہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْکُمْ زِیَارَتُهَا خَیْرًا۔''

النسائی السنن کتاب الضحایاباب الاذان فی ذیلك الرقم : ٤٤٣٤ صفحه ٨٤٧ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الحاکم المستدرك علی الصحیحین کتاب الجنائز، جلد ١، صفحه ٥٣٢ الرقم ١٣٩١ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت،

ابن حبان الصحیح الرقم: ٥٣٩٠ جلد ١٢، صفحه ٢١٢ مطبوعه مؤسسة الرساله، بیروت لبنان۔

''میں تمہیں تین چیزوں سے منع کیا کرتا تھا ان میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی لیکن

اب قبروں کی زیارت کیا کرو اور اس زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زیارت سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو عمل نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہو اور وہ بھی فرمان مصطفےٰ ﷺ کے مطابق تو بھلا وہ عمل کفر و شرک کیسے ہو سکتا ہے۔

زیارتِ قبور دل کی نرمی کا باعث:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے فرمایا:

"نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ...... فَزُوْرُوْهَا۔"

احمد بن حنبل: المسند جلد ٨، صفحه ٥٢٠ الرقم ١٣٤٢١ مطبوعه دار الحديث قاهره،

ابو يعلىٰ المسند الرقم ٣٧٠٧ جلد ٦ صفحه ٣٧٢ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق، شام

البيهقي: السنن الكبرىٰ باب زيارة القبور جلد ٤، صفحه ١٢٨٥ الرقم ٧١٩٨ مطبوعه دار الحديث قاهره مصر.

"میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا پھر مجھے خیال آیا یہ دل کو نرم کرتی ہے...... سو اب تم قبروں کی زیارت کرو۔"

زیارتِ قبور خشیتِ الٰہی کا باعث ہیں:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَزُوْرَ قَبْرًا فَلْيَزُرْهُ فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَيُدْمِعُ الْعَيْنَ وَيُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔"

الحاكم: المستدرك على الصحيحين كتاب الجنائز جلد ١ صفحه ٥٣٢ الرقم ١٣٩٤ مطبوعه دار الكتب العلميه.

"بے شک میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، اب جو بھی قبور کی زیارت

کرنا چاہے اُسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کرلے کیونکہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے (خشیتِ الٰہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔"

ان سب احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس عمل سے نیکیوں میں اضافہ ہو، جس عمل سے دلوں میں نرمی پیدا ہو اور جس عمل سے خشیتِ الٰہی پیدا ہو وہ عمل کبھی بھی کفریہ اور شرکیہ نہیں ہو سکتا۔

اجتماعی صورت میں زیارت قبور کا ثبوت عمل نبوی سے:

جب ہم اہل سنت وجماعت زیارتِ قبور کے جواز پر احادیث سے دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں تو کچھ لوگ پھر یہ بولی بولتے نظر آتے ہیں کہ اجتماعی صورت میں قبور کی زیارت کو جانا یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ تو ان کے اس وہم کے ازالہ کیلئے درج ذیل حدیث مبارکہ کا مطالعہ چشم کشا ہوگا جس میں حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ ایک ہزار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے اجتماع کیساتھ اپنی والدہ سیّدہ، طیبہ، طاہرہ، حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی قبر منور ومطہر پر تشریف لے گئے۔

"عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: زَارَ النَّبِیُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ فَلَمْ یُرَ بَاکِیًا اَکْثَرَ یَوْمَئِذٍ۔"

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز جلد: ۱، صفحہ ۵۳۱، الرقم ۱۳۸۹، کتاب التواریخ جلد ۲، صفحہ ۶۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

"حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک ہزار مجاہدین (صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ) کیساتھ اپنی والدہ محترمہ کی قبر مبارک کی زیارت کی اور اُس دن سے بڑھ کر حضور پُرنور ﷺ کو روتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔"

امام حاکم (المتوفی ۴۰۵ھ) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔"

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز جلد: ۱، صفحہ ۵۳۱، الرقم ۱۳۸۹، کتاب التواریخ جلد ۲، صفحہ ۶۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

"یہ حدیث مبارکہ بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔"

زیارتِ قبور کے لئے دور سے سفر کر کے جانے کا ثبوت عمل نبوی سے:

"عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُرِيْدُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلٰى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا فَإِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِيَةٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقُبُوْرُ إِخْوَانِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: قُبُوْرُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ قَالَ: هٰذِهِ قُبُوْرُ إِخْوَانِنَا۔"

ابو داؤد: السنن کتاب المناسك باب زيارة القبور الرقم ٢٠٤٣ صفحه ٢١٣ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

احمد بن حنبل : المسند جلد ٢ صفحه ٤٤، الرقم ١٣٨٧ مطبوعه دار الحديث قاهره مصر

"ربیعہ بن ہدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسول اللہ ﷺ سے ہرگز کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے میں عرض گزار ہوا کہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ قبورِ شہداء کی زیارت کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ ہم حرہ واقم نامی ٹیلے پر چڑھ گئے جب ہم اُترے تو ساتھ ہی متعدد قبریں تھیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ فرمایا یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں۔ جب ہم قبورِ شہداء کے پاس پہنچے تو فرمایا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔"

وہ لوگ جو دور سے زیارت قبور کیلئے سفر کر کے جانے کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں ان کو اس حدیث مبارکہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

علامہ ابن الحاج الفاسی المالکی (المتوفی ۷۳۷ھ) رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

"إِنَّ زِيَارَةَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ مَحْبُوْبَةٌ لِأَجْلِ التَّبَرُّكِ مَعَ الْإِعْتِبَارِ فَإِنَّ بَرَكَةَ الصَّالِحِيْنَ جَارِيَةٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ كَمَا كَانَتْ فِيْ حَيَاتِهِمْ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَالتَّشَفُّعُ بِهِمْ مَعْمُوْلٌ بِهِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الْمُحَقِّقِيْنَ مِنْ أَئِمَّةِ الدِّيْنِ۔"

ابن الحاج المدخل جلد ۲، صفحه ۲۵۵ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

''حصولِ برکت کیلئے قبورِ صالحین کی زیارت مستحب عمل ہے کیونکہ صالحین کی برکات جس طرح انکی زندگی میں فیض رساں ہوتی ہیں اسی طرح ان کے وصال کے بعد بھی جاری رہتی ہے اور صالحین کی قبروں کے پاس دعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا آئمہ دین اور علماء محققین کا معمول رہا ہے۔''

آغازِ اسلام میں زیارتِ قبور کی ممانعت کی وجہ:

علامہ بدرالدین عینی حنفی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

''وَالْاُمَّةُ مُجْمِعَةٌ عَلٰی زِیَارَةِ قَبْرِ نَبِیِّنَا ﷺ وَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتٰی قَبْرَہُ الْمُکَرَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَبَابَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَتَاہ وَمَعْنَی النَّھْیِ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ اِنَّمَا کَانَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِھِمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَاتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ فَلَمَّا اسْتَحْکَمَ الْاِسْلَامُ وَقَوِیَ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَاُمِنَتْ عِبَادَةُ الْقُبُوْرِ وَالصَّلَاةُ اِلَیْھَا نُسِخَ النَّھْیُ عَنْ زِیَارَتِھَا لِاَنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ وَتُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا۔''

بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد۸ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

''اُمت کا نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر، حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی قبور کی زیارت پر اجماع ہے۔ اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب سفر سے واپس لوٹتے تو حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتے اور عرض کرتے:

''یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلامتی ہو، اے حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والدِ مکرم! (حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) آپ پر سلامتی ہو۔''

اور زیارت قبور سے منع کی وجہ آغاز اسلام میں لوگوں کا بتوں کی پوجا کے دور کا قریب ہونا اور قبروں کو سجدہ گاہ بنالینا تھا، لیکن جب دین اسلام مستحکم ہو گیا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان

مضبوط ہوگیا اور قبروں کی عبادت اوران کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا اندیشہ جاتا رہا تو زیارتِ قبور کی نہی (ممانعت) کا حکم منسوخ کردیا گیا کیونکہ یہ (زیارتِ قبور) آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔

حضرت ابنِ حبیب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ:

"لَابَاْسَ بِزِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ اِلَیْهَا، وَالسَّلَامِ عَلَیْهَا عِنْدَالْمُرُوْرِبِهَا وَقَدْ فَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔"

بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد۸ صفحه ۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

"زیارتِ قبور کرنے ان کے پاس بیٹھنے اور قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں بے شک نبی مکرم ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔"

اسی طرح امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں:

"سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ؟ فَقَالَ: قَدْ کَانَ نُهِیَ عَنْهُ ثُمَّ اُذِنَ فِیْهِ فَلَوْ فَعَلَ ذَالِكَ اِنْسَانٌ وَلَمْ یَقُلْ اِلَّا خَیْرًا لَمْ اَرَ بِذَالِكَ بَاْسًا۔"

بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد۸ صفحه ۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

"امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے زیارتِ قبور کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بے شک اس عمل سے پہلے منع کیا گیا تھا پھر اس کی اجازت ہوگئی اگر کوئی شخص زیارت قبور کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

شبِ براُت
نجات کی رات

بسم الله الرحمن الرحیم

ماہِ شعبان المعظم میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے۔ جو بڑی بابرکت اور بزرگی والی رات ہے۔ اس کے کئی نام ہیں۔

(1) لیلۃ الصکّ: یعنی دستاویز والی رات۔

(2) لیلۃ المبارکۃ: یعنی برکتوں والی رات۔

(3) لیلۃ الرحمۃ: یعنی اللہ رب العزت کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات۔

(4) لیلۃ البراءۃ: یعنی جہنم سے چھٹکارہ ملنے اور بری ہونے کی رات۔

(ملا علی قاری: البیان فی بیان فضل النصف من شعبان ولیلۃ القدر من رمضان ص ۵ مطبوعہ دار الکتب صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور)

مگر عرف عام میں یہ رات شب براءت کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ جو عربی اور فارسی کے دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ''شب'' کے معنی فارسی میں رات کے ہیں اور ''براءت'' عربی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی بری ہونے کے ہیں۔ چونکہ اس رات میں لاتعداد و ان گنت لوگ رحمتِ خداوندی کے طفیل دوزخ سے بری ہوتے ہیں اور نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو ''شبِ براءت'' کہتے ہیں۔

(۱) مغفرت ہی مغفرت:۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی مکرم نورِ مجسم، شہنشاہ دوعالم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَ جَلَّ یَنزِلُ لَیلَۃَ النِّصفِ مِن شَعبَانَ اِلی السَّمَاءِ الدُّنیَا فَیَغفِرُ لِاَ کثَرَ مِن عَدَدِ شَعرِ غَنَم کَلبٍ۔

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الصوم، باب: ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث: ۷۳۹ ص ۲۴۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ابن ماجہ: السنن، ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا، باب: ماجاء فی لیلۃ

النصف من شعبان رقم الحديث :١٣٨٩،ص٢٤٤ص٢٤٥ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض۔.

التبريزی: مشكوة المصابيح،باب:قيام شهر رمضان ص١١٤ص١١٥ مطبوعه اصح المطابع و كارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچی۔

ابن ابی شيبه: المصنف،كتاب الدعاء،باب:ماقالوافی ليلة النصف من شعبان و مايغفر فيها من الذنوب جلد ٧ص١٣٩ مطبوعه مكتبه امداديه ملتان

الهندی: كنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال،كتاب الفضائل الباب الثامن: فی فضائل الامكنة والازمنة ،الفصل الثانی: فی فضائل الازمنه والشهور رقم الحديث :٣٥١٧٥ جلد ١٢ ص١٤٠ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور۔

الخازن :لباب التأويل فی معافی التنزيل المعروف به تفسير خازن زيرآيت : اناأنزلناه فی ليلة مباركة (سوره الدخان آيت:٣پاره ٢٥)جلد ٤ ص ١٢٠مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ شعبان معظم کی پندرہویں رات (شب براءت) کو آسمانِ دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے اور (قبیلہ) بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے۔

(۲)دوزخ سے آزادی کی رات:

قالت عائشة دخل علیّ رسول الله ﷺ فوضع عنه ثوبيه ثمّ لَم يستتمّ ان قام فلبسهما فأخذتنی غيرة شديدةظننت انه ياتی بعض صويحباتی فخرجت اتبعه فادركته بالبقيع الغرقد يستغفرللمومنين والمومنات والشهدآءِ فقلت بابی وامی انت فی حاجة ربك وانا فی حاجة الدّنيا۔فانصرفت فدخلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول الله ﷺ فقال:ماهذا النفس يا عائشة؟ فقلت بابی و

امیّ اتیتنی فوضعت عنك ثوبیك ثمّ لم تستتمّ ان قمت فلبستهما فأخذتنی غیرة شدیدة ظننت انّك تأتی بعض صویحباتی حتیّ رأیتك بالبقیع تصنع ماتصنع،قال یا عائشة ان کنت تخافین ان یحیف الله علیك ورسوله ،بل اتانی جبریل علیه السلام ،فقال ھذہ اللیلة لیلةالنصف من شعبان و للهِ فیها عتقآء من النّار بعدد شعور غنم کلب۔

(البیهقی: شعب الایمان باب:فی الصیام ما جاء فی لیلة النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳۷ جلد۳ ص ۳۸۳ ص ۳۸٤ دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان۔

المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ،کتاب الأدب وغیرہ باب:الترھیب من التھاجروالتشاحن والتدابر جلد۳ ص ۳۰۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

ملاعلی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلة النصف من شعبان و لیلة القدر من رمضان باب:مایقال من الدعاء فی ھذہ اللیلة ص ١٦ مطبوعه دارالکتب صدف پلازہ محله جنگی پشاور)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے، تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ آپ ﷺ نے ان کو پھر پہن لیا، مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جا رہے ہیں اس لئے مجھے بہت غیرت آئی، میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہولی، جا کر دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں، میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان جائیں آپ ﷺ خدا کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کے کام میں، میں وہاں سے واپس اپنے حجرے میں چلی آئی (اس آنے جانے میں) میرا سانس پھول گیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا یہ سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں

نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہن لئے ۔مجھ کو یہ خیال کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات میں کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہیں نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بقیع غرقد میں جادیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: عائشہ کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا رسول تمہارا حق ماریں گے؟ (اصل بات یوں ہے) جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شب براءت) ہے اور خداوند عالم اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جو کہ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

نکتہ ءعظیمہ:۔

مناظرِ اسلام، ضیغم اسلام، بحر علم وعرفان، ولی کامل، عالم باعمل، شیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا پیر مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی سانگلوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ اجل شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ) ان احادیث کی تشریح میں یوں فرماتے ہیں۔

”عرب میں بنی کلب کا قبیلہ سب قبیلوں سے زیادہ بکریاں پالتا تھا اور حضور شہنشاہ دوجہان، فخر عالمیان، باعثِ تخلیق این وآن، سیاح لامکان صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت ارشاد فرمائی ہے، سبحان اللہ! کیسی مبارک رات ہے، یہاں یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت وجماعت ہی اہل نجات واہل فلاح ہیں کیونکہ اتنی تعداد میں انہیں اہلسنت و جماعت کے افراد کی ہی بخشش ہوسکتی ہے دوسرا کوئی گروہ اتنی کثرت تعداد میں ہے ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ عرب میں اس قبیلہ کے پاس بیس ہزار بکریاں تھیں اب اندازہ لگائیں کہ بیس ہزار بکریوں کے بال کتنے ہوں گے،؟ ان کا شمار کرنا عقلِ انسانی سے ماوراء ہے، اسی طرح اس رات میں کتنے لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں وہ بھی عقل انسانی سے باہر ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو اس مقدس اور بابرکت رات میں زیادہ سے نیکیوں اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیے۔“

(افادات و ملفوظات حضرت شیر اهل سنت مرتب محمد افضال حسین نقشبندی غیر مطبوعه)

(۳) شب براءت مخلوق پر فضل خداوندی:۔

عن ابی ثعلبة رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال: یطلع الله الی عباده لیلة النصف من شعبان،فیغفر للمومنین ،و یمهل الکافرین،وید ع اهل الحقد بحقد هم،حتی یدعوه

(المنذری :الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الادب وغیره باب:الترهیب من التهاجروالتشاحن و التدابر جلد۳ ص۳۰۸ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

الهندی:کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال ،کتاب الفضائل،الباب الثامن :فی فضائل الامکنة والازمنة الفصل الثانی:فی فضائل الازمنة والشهور رقم الحدیث:۳۵۱۷۸جلد ۱۲ص۱٤۱ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد کتاب الأدب باب:ماجاء فی الشحناء رقم الحدیث:۱۲۹٦۲جلد۸ ص۷۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

الطبرانی: المعجم الکبیر جلد ۲۲ص۲۲۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان

ابن قانع:معجم الصحابة،باب:الجیم ،ابوثعلبة الخشنی جلد۱ ص ۱٤۰رقم الحدیث:۲٦٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

ابن ابی عاصم:السنة جلد۱ جلد ۳۵٦ مطبوعه دارالسمی للنشروالتوزیع الریاض

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں شب (یعنی شب براءت) ہوتی ہے تو

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے، اور کینہ پروروں کو ان کا کینہ دور کرنے کے لیے بلاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کو پکار اٹھتے ہیں) اور اپنا کینہ چھوڑ دیتے ہیں۔

(۴) منادی کی ندا ہے کوئی بخشش کا طالب:۔

عن عثمان بن ابی العاص عن النبی ﷺ قال اذاکان لیلة النصف من شعبان نادیٰ مناد ھل من مستغفرٍ فاغفرله،ھل من سائل فاعطیه فلا یسأل احدٌ شیاءً

(البیھقی :شعب الایمان،باب:فی الصیام...ماجاء فی لیلة النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳٦جلد ۳ ص ۳۸۳ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

الھندی:کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل ،الباب الثامن:فی فضائل الامکنة والازمنةالفصل الثانی:فی فضائل الازمنة و لشھوررقم الحدیث:۳۵۱۷۳ جلد ۱۲ ص ۱٤۰ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور۔

ملاعلی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلة النصف من شعبان،باب:فضل ھذه اللیلة ،ص۱۳ مطبوعه دارالکتب صدف پلازه محله جنگی پشاور۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب شعبان المعظم کی پندرہویں شب (یعنی شب براءت) ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کردوں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے۔

(۵) یہ کونسی رات ہے؟

عن العلاء بن الحارث انّ عائشة قالت قام رسول الله ﷺ من اللّیل

یصلّی فاطال السجود حتّٰی ظننت انّه قدقبض فلما رأیت ذالك قمت حتّٰی حرّکت ابهامه فتحرّك فرجعت فلما رفع الیَّ رأسه من السجود و فرغ من صلوته قال یا عائشة اویاحمیراء اظننت انّ النبی قد خاس بك،قلت لا والله یارسول الله ولکننی ظننت انّك قبضت لطولِ سجودكَ فقال اتدرین ایّ لیلةٍهذهٖ ؟قلت الله ورسوله اعلم قال هذهٖ لیلة النصف من شعبان انَّ الله عزوجل یطلع علٰی عباده فی لیلة النصف من شعبان فیغفر للمستغفرین و یرحم المسترحمین و یؤخر اهل الحقد کماهم۔

(المنذری :الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الصوم،باب:الترغیب فی صوم شعبان و ماجاء فی صیام النبی ﷺ ،له و فضل لیلة نصفه جلد ۲ ص۷۳ص۷٤، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه البیهقی :شعب الایمان،باب:فی الصیام۔ماجاء فی لیلة النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳۵جلد ۳ ص ۳۸۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

ترجمہ:۔ حضرت علاء بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ کی روح پرواز کر گئی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھی اور آپ ﷺ کے پاؤں کے انگوٹھے پاک کو حرکت دی، اس میں حرکت ہوئی میں واپس لوٹ آئی جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اقدس اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عائشہ یا فرمایا اے حمیراء کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اللہ کا نبی ﷺ تمہاری حق تلفی کرے گا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بخدا ایسی بات نہیں ہے در حقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے سجدے لمبے کئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانتی بھی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب (یعنی شب براءت) ہے، اللہ تعالٰی اس رات اپنے

بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور طالبین رحم پر رحم فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

(٦) ہے کوئی رزق کا طالب:۔

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله ﷺ: اذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا ليلها وصوموا نهارها فانَّ الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدّنيا، فيقول ألا من مستغفر لی فأغفر له ألا مسترزق فأرزقه ألا مبتلًى فأعا فيه ألا كذا ألا كذا، حتّٰی يطلع الفجر۔

(ابن ماجه: السنن كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها) باب: ماجاء فی ليلة النصف من شعبان رقم الحديث:١٣٨٨ ص٢٤٤ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض

التبريزی: مشكوٰة المصابيح باب: قيام شهر رمضان الفصل الثالث ص ١١٥ مطبوعه اصح المطابع و كارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچی۔

الديلمی: مسند الفردوس و هوالفردوس بمأ ثورالخطاب باب: الألف رقم الحديث:١٠٠٧ جلد١ ص٢٥٩ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت لبنان۔

المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف كتاب الصوم باب: الترغيب فی صوم شعبان وماجاء فی صيام النبی ﷺ له، و فضل ليلة نصفه جلد٢ ص ٧٤ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

الهندی: كنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، كتاب الفضائل، الباب الثامن: فی فضائل الامكنة والازمنة، الفصل الثانی: فی فضائل الازمنة والشهور رقم الحديث:٣٥١٧٢ جلد١٢ ص ١٤٠ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور۔

ملا علی قاری: التبيان فی بيان فضل ليلة النصف من شعبان و ليلة القدر

من رمضان باب:فضل هذه الليلة ص ۱۱ مطبوعه دارالکتب صدف پلازه محله جنگی پشاور

ترجمہ: حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان المعظم کی شب (یعنی شب براًت) آئے تو رات قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو، پس بے شک سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی تم میں سے مغفرت طلب کرنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں ہے کوئی تم میں سے رزق مانگنے والا؟ کہ میں اس کو رزق دوں ہے کوئی مصیبت زدہ؟ کہ میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی ایسا آوازیں طلوع فجر تک مسلسل آتی رہتی ہیں، مسلسل آتی ہیں۔

(۷) چار مبارک راتیں:۔

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اربع لیالیهنّ کایّامهنّ وَایّامهنّ کلیالیهنّ یبر الله فیهنّ القسم و یعتق فیهنّ النّسم و یعطی الجزیل لیلة القدر و صباحها ولیلة عرفة و صباحها و لیلة النّصف من شعبان و صباحها و لیلة الجمعة و صباحها۔

(الهندی:کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل،الباب الثامن:فی فضائل الامکنة والازمنة الفصل الثانی:فی فضائل الازمنة والشهور رقم الحدیث:۳۵۲۰۹ جلد ۱۲ ص ۱۴۴ مطبوعه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

ملاعلی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلة النصف من شعبان و لیلة القدرمن رمضان ص ۵۸ مطبوعه دارالکتب صدف پلازه محله جنگی پلازه پشاور

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ وہ اپنے دنوں کی طرح ہیں اور ان کے دن ان کی راتوں کی طرح

ہیں (یعنی فضیلت میں ایک جیسے ہیں) اللہ تعالیٰ ان اوقات میں اپنے بندوں پر خصوصی فضل و کرم تقسیم فرماتا ہے جہنم سے آزادی بانٹتا ہے اور بے بہا اجر عطا فرماتا ہے، اور وہ دن اور راتیں یہ ہیں۔

(۱) شب قدر اور اس کا دن

(۲) شب عرفہ اور اس کا دن

(۳) شب براءت اور اس کا دن

(۴) شب جمعہ اور اس کا دن

شب براءت میں نبی کریم ﷺ کی دعا:۔

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب براءت کی رات نبی کریم ﷺ نے لمبے لمبے سجدے کیے اور میں نے آپ ﷺ کو سجدوں میں یہ دعا مانگتے سنا:

اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك و اعوذبك منك جلَّ و جهك لا احصى ثناءً عليك انت كمآ اثنيت على نفسك

''اے اللہ! میں تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں تیری سزا سے اور تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے۔ اے اللہ! میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، میری ذات ایسی ہی بلند و بالا ہے جیسے تو نے خود فرمایا''

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے صبح عرض کیا یارسول ﷺ آپ رات کو یہ دعا پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاعائشه تعلّمیهنّ؟فقلت نعم ،فقال تعلّمیهن و علّمیهنّ فانّ جبریل علیه السلام علّمنیهنّ وامرنی أن اردِ دهنَّ فی السّجود

(المنذری:الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الأدب و غیره باب:الترهیب من التهاجروالتشاحن والتدابر جلد ۳ ص۳۰۸ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: اے عائشہ! تم اس دعا کو یاد کروگی؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار پڑھا کرو۔

کیا لفظ ''عشق'' کی نسبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا ناجائز ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

سوال: کیا لفظ ''عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کرنا ناجائز ہے؟ ایک وہابی کہتا ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جواب: سید الاولین و الآخرین، سید الانبیاء، رئیس الاتقیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ محبت و عشق کا ہونا ایمان کی شرائط میں سے ہے اسی لئے اول سنت نبی کریم ﷺ سے حد درجہ پیار اور والہانہ محبت (عشق) کرتے ہیں اور عاشق رسول اور عاشق شاہ بطحہ جیسے القابات کو اپنے لئے موجب فخر محسوس کرتے ہیں لیکن اسپر بھی وہابیوں کی اکثریت اور کئی دیوبندی بھی طرح طرح کے آوازے کستے نظر آتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ لفظ عشق کی نسبت سرکار کی طرف کرنا ناجائز ہے تو کوئی بدعت کہتا ہے اور کوئی لفظ عشق کا غلط مفہوم بیان کر کے اپنی خباثت اور شقاوتِ قلبی کا ثبوت فراہم کرتا ہے عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کرنا بالکل جائز ہے۔

لفظ عشق کی تحقیق:۔

عشق کے لغوی معنی ہیں۔ حد سے بڑھ کر محبت کرنا، شدید محبت وغیرہ ہیں۔

(۱) المنجد میں ہے عشیقہ عشقاً وعشقاً ومعشقاً بہت محبت کرنا، محبت میں حد سے بڑھ جانا، صفت مذکر عاشق

(المنجد عربی، اردو ص ٦٥٤ مطبوعہ دار لاشاعت کراچی)

(۲) عِشق: گہرا جذباتی لگاؤ، محبت، الفت

(ع۔ش) ص ۹۹۵ جہانگیر اردو لغت جامع ترین مطبوعہ جہانگیر بکس)

(۳) عِشق: (ع) مذکر! کسی شے کے ساتھ حد بڑھ کر محبت کرنا

(نور اللغات حصہ دوم صفحہ ۷۱۱ مولوی نور الحسن نیر اردو لغت مطبوعہ نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد)

(۴) عِشق:: کسی شے سے بے حد محبت کرنا (لغات فارسی مترجم ص 582)

(۵) عِشق:: (مذ) محبت۔ دیوانگی کی حد تک پہنچی ہوئی محبت۔

(جامع نسیم اللغات اردو ص797مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پرائیویٹ لمٹیڈپبلیشرز لاہور)

(۶)عِشق::(ع)مذکر کسی شے کے ساتھ حد سے بڑھ کر محبت کرنا

(جامع اردو لغات از سید شہاب الدین دسنوی ص 668مطبوعہ بک شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان)

(۷) عِشق: شدید محبت

(رافع اللغات ص473از ڈاکٹر فرمان فتح پوری)

(۸) عَشِقَه (س) عِشْقاً و عَشَقاً و مَعْشَقاً

بہت محبت کرنا، محبت میں حد سے بڑھنا صفت مذکر عَاشِقٌ

(مصباح اللغات ص554از ابو الفضل عبدالحفیظ بلیاوی مکتبہ الخلیل)

(۹)عِشق۔(مذکر) حد سے زیادہ محبت

(اظہر اللغات اردو ص399مطبوعہ اظہر پبلیشر ز لاہور)

(۱۰)عِشق:۔شدت محبت فریفتگی، والہانہ چاہت

(القاموس الجدید ص468مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

لفظ عشق کا استعمال:

(۱)عبدالرشید عراقی وہابی نے لکھا ہے:

''حدیث کے ساتھ ان (ابوالقاسم سیف بنارسی) کو غیر معمولی محبت اور عشق تھا

(چالیس علماء اہلحدیث ص214مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

مزید لکھا ہے کہ: (ابوالقاسم سیف بنارسی کو) نظریہ اہلحدیث سے تو عشق تھا

(چالیس علمائے اہلحدیث ص217مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

لفظ عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کے لیے خود وہابیوں کی کتب میں:۔

(۱)وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری نے لکھا ہے

"دراصل یہ ناپسندیدہ القاب اسی عشق محمدی ﷺ کے کرشمے ہیں جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عرب کے لوگوں سے صحابی کا لقب دلایا تھا

(اهلحدیث کا مذهب ص 100 مطبوعه دار الکتب السلفیه لاهور)

(۲) مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے اپنے وقت کے سیکرٹری عبد العزیز نے لکھا ہے کہ

"خداوند قدوس کی قوت انبعاث جس نے ہمیشہ مجددین کو مبعوث کیا پھر کار فرما ہوئی اور اس نے مولانا اسماعیل شہید ۔۔۔ جیسے مصلحین ومجددین کو پیدا کیا ۔۔۔۔ افغانستان جیسے جامد ملک میں عاشقانِ رسول اور شیدایان سنت کی ایک ایسی جماعت پیدا کردی

(فیصله مکه ص ۲۳ لاهور)

(۳) غیر مقلدین کے "ابو بکر غزنوی ؒ لکھا ہے کہ:

بئر معونہ کے قصہ میں عامر بن طفیل (رئیس بن عامر) کے پاس حضور کا والا نامہ پیش کرنے والے عاشق رسول حضرت حرام ؓ کے جب عامر بن طفیل نے نیزہ مارا اور وہ پار ہو گیا

(داؤد غزنوی ص 39 مطبوعه فاران اکیڈمی لاهور)

(۴) آل نجد کے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"پس لازم ہے کہ طالب زیارت آنحضرت ﷺ کی عظمت ومحبت اپنے دل میں سب مخلوق سے زیادہ بٹھادے اور اس میں شوق زیارت کا چراغ ہمیشہ جلائے رکھ یہاں تک کے حضرت بلال ؓ کیطرح عشق ومحبت کا درجہ حاصل ہو جائے

(سراجا منیرا ص 18 مطبوعه فاران اکیڈمی لاهور)

(۵) عبد المجید خادم سوھدروی لکھتا ہے:۔

رسول اللہ ﷺ کے عہد سعید میں اور آپ کے بعد جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد مبارک میں کتاب وسنت ہی پر تعامل رہا وہ سب بادہ عشق رسول ﷺ میں اس قدر مخمور وسرشار نظر آتے تھے کہ کسی بات اور کسی معاملے میں آنحضرت ﷺ کے قول وعمل کے خلاف چلنا انہیں سخت ناگوار اور تکلیف دہ تھا

(سیرۃ ثنائی ص43مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

(٦) آل نجد کے امام الکلام ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے:

"پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق و شفتگی کے لئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا"

(ولادت نبوی ﷺ ص٣٦ مطبوعہ بساط ادب ادبی مارکیٹ لاہور)

تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا ہے۔

"بلاشبہ محبت نبویؐ اور عشق محمدیؐ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ شوق تمہاری زندگی کی سب سے قیمتی متاع ہے

(ولادت نبوی ﷺ صفحہ ٣٧ مطبوعہ بساط ادب لاہور)

٧) ایک غیر مقلد ثناءاللہ امرتسری کے متعلق لکھتا ہے:

بندہ کبریا ثناءاللہ

عاشق مصطفیٰ ثناءاللہ

(سیرۃ ثنائی ص٣٠٥ فتاوی ثنایہ جلد اول ص٦٣)

8) وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے

"قرآن اور سنت کے شمس و قمر تو قیامت تک روشن اور تاباں رہیں گے گہنائیں گے بھی نہیں یہ لامثال خیر کثیر ہے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی جس ردائی بطحاء کے عشاق عامل ہیں اور عمل کی صورت میں اپنے پیارے رسول کی خیر کثیر بن گئے ہیں

(ساقی کوثر ص٢٦ ص٢٧ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

٩) غیر مقلدین کے "شیر پنجاب" مولوی منظور نے کہا ہے:

میں عاشق نبی کریم ﷺ داہاں

میں کی کراں تھے شاہ داں نوں

(گلدستہ شیر پنجاب مولانا منظور احمد ص48مطبوعہ نعمانی کتب خانہ)

۱۰)غیر مقلد حافظ محمد ارشد کی بیٹی نے لکھا ہے:

''عاشق رسول جناب قاضی محمد سلمان منصور پوری''

(مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی ص 144مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور)

۱۱)غیر مقلد صمصام نے لکھا ہے

نہ شوق توحید تے نہ شوق نماز دا

نہ روزے دا شوق نہ حج نیاز دا

نہ عشق رسول نہ کتاب قرآن دا

سینے تے ہتھ بدھے جائیں

(گلشن صمصام ص۵۶ص۵۷مطبوعہ ملک سنز فیصل آباد)

۱۲) نور حسین گرجاکھی نے کہا ہے

سر چک محمدؐ رب آکھے تاں نبیؐ سوہنے اُٹھ بہن گے نی

مونہوں منگ نہ منگ منظور کرساں عاشق تا معشوق دے رہن گے نی

(فضائل مصطفی ﷺ ص ۴۳مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانولہ)

۱۳)مؤرخ اہلحدیث کا لقب پانے والے اسحاق بھٹی نے تذکرہ مولانا محمد غلام رسول قلعوی میں اس جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چاہت کا اظہار اور عاشقانہ آہ وزاری کرنا باب کے تحت لکھا ہے:

اپنے عشق سے جل بل گیا جی

کہو اس درد دا دارو کروں کی

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی ص439ص440مطبوعہ مولانا غلام رسول ویلفیئر سوسائیٹی قلع میہاں مگھ)

محمد ﷺ اے میری توبہ دے دشمن
تساڈے عشق نوں توبہ نہ ممکن
میرا لوں لوں لیا ہے عشق نے مل
سمائی توبہ دی ہوئی ہے مشکل

۱۴) عبدالمجید سوہدروی نے ابوالکلام آزاد کے حوالے سے لکھا ہے کہ آزاد نے کہا

"جو لوگ خدائے تعالیٰ کا نام ورد زبان رکھتے ہیں اور اکثر اوقات اللہ اللہ پکارتے رہتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی سنت شریفہ سے عشق (والہانہ محبت) نہیں رکھتے وہ نہ تو قرآن کو سمجھتے ہیں اور نہ خدا کی ہستی۔ (سیرت آزاد ص ۴۰)

۱۵) ابوبکر غزنوی نے لکھا ہے کہ

حضور ﷺ کا عشق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سیکھنا چاہیے

(خطبات ومقالات ص26 مطبوعہ طارق اکیڈمی فیصل آباد)

لفظ عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کے لیے خود دیوبندیوں کی کتب میں:۔

۱) دیوبندی "شیخ الحدیث" زکریا کاندھلوی نے لکھا ہے

"مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں یہ قصیدہ بہت طویل ہے ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔۔۔ جس سے حضرت اقدس کی والہانہ محبت اور عشق نبوی کا اندازہ ہوتا ہے"

(تبلیغی نصاب عکسی فضائل دود شریف ص ۱۲۳ مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دهلی)

۲) جمیل احمد بالاکوٹی دیوبندی نے لکھا ہے

"اہل اللہ کا تمام وقت یادالٰہی میں کٹتا ہے وہ عشق رسول اللہ ﷺ میں مخمود دست ہوتے ہیں"

(ایک مرد صالح ص8 مطبوعہ مکتبہ زادالفردوس گوجرانواله)

۳) دیوبندی مفکر اسلام ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے:

درد مندوں کی دوا ہے عشق محبوب خدا
کاش مل جائے مجھے بھی عشق نور مصطفیٰ

(سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا ص 183 مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

۴) عبدالمعبود دیوبندی نے لکھا ہے:

عشق رسول ﷺ اہل صدق وصفا کا سرمایہ حیات اور وسیلہ نجات ہے حضرت جہلمی میں عشق رسول ﷺ میں وارفتگی وشفتگی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔

(ماهنامه حق چار یار اشاعت خاص عبدالطیف جهلمی ص۱۰۳ مضمون پیکر صدق وصفا)

۵) طلحہ عابد دیوبندی نے کہا

(ضیاء القاسمی) پکے اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے (آواز قاسمی ص۲۸ مطبوعه مکتبه راشدیه لاهور)

۶) ماسٹر عمر دیوبندی نے انوار بہلویہ میں عنوان قائم کیا ہے:

محبت وعشق رسول مقبول ﷺ

(انوار بهلويه مختصر سوانح حيات عبدالله بهلوى ديوبندى ص٤٤ مطبوعه معهد الخليل الاسلامى كراچى)

۷) خالد محمود مانچسٹری نے لکھا ہے:

"علمائے دیوبند کس قدر عشق رسول میں سرشار ہیں یہ اہل علم اور اہل محبت سے مخفی نہیں حضرت مولانا سید محمد بدر عالم بھی عشاقِ رسول کے اس قافلے میں ملتے ہیں

(مضامین وسوانح حضرت مولانابدرعالم میرٹھی جمع ترتیب محمداکبر شاه بخاری مقدمه خالد محمود مانچسٹر وی ص40مطبوعه ادارة المعارف کراچی)

۸) روح اللہ نقشبندی غفوری نے لکھا ہے کہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(بزرگان چشتیہ کو خواب میں زیارت نبی ﷺ ص 139 مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

۹) مومن خان عثمانی دیوبندی نے لکھا ہے:

''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول تھوڑا آگے جا کر لکھتا ہے۔

''حضرت اسلع بن شریک کا عشق رسول تھوڑا آگے جا کر لکھتا ہے۔

حضرت اسلع بن شریک کا عشق رسولؐ

۱۰) دیوبندیوں کے عماد الدین محمود نے لکھا ہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کا عشق رسولؐ۔

(عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات ص75 مطبوعہ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوهريرة نوشهر)

۱۱) دیوبندی پیر ذوالفقار احمد نقشبندی نے ایک کتاب مسمی بہ عشق رسول اللہ ﷺ لکھی ہے جس میں جگہ بہ جگہ عشق رسول لکھا ہے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے سرخیل امام اور عشق رسول ﷺ میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں

(عشق رسول ﷺ ص87 مطبوعہ مکتبہ الفقیر فیصل آباد)

۱۲) ایک دیوبندی عبدالحمید سواتی کے متعلق لکھتا ہے۔

داعی ہے دین حق کا وہ عاشق نبی کا ہے

شمشیر حق بیاں مرا عبدالحمید ہے

(ماهنامه نصرة العلوم گوجرانواله کا مفسر قرآن نمبر833)

۱۳) عابد میاں دیوبندی نے لکھا ہے

دل میں ہے میرے عشق رسول عربی کا

پروانہ ہوں میں شمع رخ پاک نبی کا

(رحمة اللعالمین ص ١٠٤، ١٠٥، ١٠٦، مطبوعه محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ کراچی)

نوٹ: اس کتاب پر چودہ جید دیوبندی علماء کی تقاریر ہیں جن میں سے چند کے نام پیش خدمت ہیں کفایت اللہ دھلوی، انور شاہ کاشمیری، اصغر حسین دیوبندی، شبیر احمد عثمانی، عبدالشکور لکھنوی وغیرہ وغیرہ

۱۴) اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ نے لکھا ہے

عنایت کر فزوں عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا خدا مجھ کو"

(باغ جنت حصه دوم ص442 مطبوعه الفصیل اردو بازار لاهور)

۱۵) ایک دیوبندی مولوی نے لکھا ہے کہ

پورا عالم سوگوار ہے ختم نبوت موومنٹ کے سچے عاشق رسول سے محروم ہوگئی۔

(فاتح قادیانیت نمبر منظور احمد چنیوٹی ص 177)

وہابیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان:۔

وہابی کا یہ کہنا کہ حدیث میں لفظ عشق کی نسبت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرنے کی ممانت آئی ہے یہ ایسا ہی بدترین جھوٹ اور بہتان ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں جھوٹ میں شیطان کو مات کرتے ہوئے لکھ دیا کہ:

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جن کی نسبت بخاری میں لکھا ہے

کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ هذا خلیفة الله المهدی

(شهادة القرآن ص 41)

حالانکہ لفظ عشق روایات میں موجود ہے

من عشق فعف و کتم فمات مات شهیدا

(تاریخ بغداد جلد ٥ ص 156 ص 262 جلد ٦ ص 50 ص 51 جلد ١٣ ص 184 مقاصد الحسنة ص 426 مطبوعه بیروت)

اسی روایت کو وہابیوں کے امام ابن قیم نے بھی نقل کیا ہے۔

(زادا لمعاد جلد ٣ ص 154)

الحمد اللہ ہم نے اپنا مؤقف خود دیوبندی وہابی اکابر کی کتب سے نقل کر دیا ہے وہابیوں کو لفظ عشق پر فتوے بازی کرنے سے پہلے اپنے گھر کی بھی خبر لینی چاہیے!

الامام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۹......۲۸۲ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب اور ولادت:۔

امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۱۷۹ھ کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ مشہور محدّثِ بصرہ حماد بن زید کی اولاد میں سے ہیں۔بنو ازد سے تعلق کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔

(تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة، جلد۲ ، صفحه۱٤۹،مطبوعه مکتبه رحمانیه اردو بازار لاهور)

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) عبداللہ بن مسلمہ القعنبی
(۲) مسلم بن ابراہیم الفراہیدی
(۳) احمد بن المعدل الفقیہ المالکی
(۴) علی بن المدینی
(۵) محمد بن عبداللہ الانصاری
(۶) عبداللہ بن رجاء الغدانی
(۷) حجاج بن منہال الانماطی
(۸) اسماعیل بن ابی اویس
(۹) سلیمان بن حرب
(۱۰) مسدد بن مُسَرْھَد
(۱۱) یحییٰ الحمانی
(۱۲) ابی مصعب الزہری
(۱۳) احمد بن عبداللہ بن یونس
(۱۴) ابوبکر بن ابی شیبہ
(۱۵) قاری عیسیٰ بن مینا
(۱۶) ابو النعمان محمد بن الفضل السدوسی
(۱۷) محمد بن المثنی
(۱۸) نصر بن علی الجہضمی

رحمهم الله

یہ سارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتماد راوی تھے۔

تحصیلِ علوم:

حافظ الذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحه۴۰۷، مطبوعه دارالحدیث قاهره)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

اَخَذَ الفقه عن احمد بن المُعَدّل وطائفة

آپ نے فقہ احمد بن المعدل اور علماء کے ایک گروہ سے حاصل کی۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحه۴۰۷ مطبوعه دارالحدیث قاهره تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد۲ صفحه۱۴۹ مطبوعه مکتبه رحمانیه اردو بازار لاهور)

و اخذ علم الحدیث و علله عن علی بن المدینی

اور (آپ نے) علم حدیث اور علل حدیث کا فن علی بن مدینی سے حاصل کیا۔

(تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد۲، صفحه۱۴۹، مطبوعه مکتبه رحمانیه اُردو بازار لاهور)

آپ نے علم قرأت قالون سے سیکھا۔

(تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد۲، صفحه۱۴۹، مطبوعه مکتبه رحمانیه اُردو بازار لاهور)

تلامذہ:

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند مشہور شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) ابوالقاسم البغوی
(۲) یحیٰی بن محمد بن صاعد
(۳) عبداللہ بن احمد بن حنبل
(۴) ابوبکر بن النجاد
(۵) ابوبکر شافعی
(۶) حسن بن محمد بن کیسان
(۷) ابو بحر محمد بن الحسن البربہاری
(۸) موسیٰ بن ہارون

(۹)ابوسھل ابن زیاد (۱۰)اسماعیل بن محمد الصفار

(۱۱)قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی (۱۲)ابراہیم بن محمد بن عرفہ النحوی: نفطویہ

(۱۳)ابوبکر بن الانباری (۱۴)محمد بن خلف بن حیان القاضی

(۱۵)ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البغدادی وغیرہم

رحمهم الله

فقاہت:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم فقہ کو سیکھا۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ فقیہ تھے۔

(تذكرة الحفاظ ، الطبقة التاسعة جلد۲ ، صفحه۱٤۹، مطبوعه مكتبه رحمانيه أردو بازار لاهور)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

فاق أهل عصره فی الفقه

آپ فقہ میں اپنے زمانے کے علماء سے فائق تھے۔

(سير اعلام النبلاء ترجمة: ۲۳۷۳ ، اسماعيل القاضی جلد۱۰ ، صفحه٤۰۷ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

مقام ومرتبہ:

محدثین کرام اور ہر فن کے علماء آپ کی تعریف وتوثیق میں رطب اللسان تھے۔

(۱)حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپکے بارے میں لکھتے ہیں:

الامام ، العلامة ، الحافظ ، شيخ الاسلام

(سير اعلام النبلاء ترجمة ۲۳۷۳ ، اسماعيل القاضی جلد۱۰، صفحه٤۰۷ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

(۲)دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

اسماعیل القاضی الامام شیخ الاسلام...... الحافظ صاحب التصانیف وشیخ مالکیة العراق وعالمھم

شیخ الاسلام، امام، حافظ اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ (بہت سی) کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ الطبقة التاسعة جلد۲ ، صفحہ۱۴۹ ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

(۳) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وکان اسماعیل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقیهًا

اور (امام) اسماعیل فاضل عالم ثقہ (اور) فقیہ تھے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحہ۲۸۲ ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ ، بیروت ، لبنان)

(۴) ابن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے (امام نحو) المُبَرِّد کو فرماتے ہوئے سنا:

اسماعیل القاضی أعلم منّي بالتصریف

(امام) اسماعیل قاضی علم صرف مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

(۱۔ سیر اعلام النبلاء ترجمة ۲۳۷۳ ، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحہ۴۰۸ مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ ، ۲۔ تذکرۃ الحفاظ ، الطبقة التاسعة جلد۲ ، صفحہ۱۴۹ ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

(۵) عن یحییٰ بن أکثم و رأی اسماعیل القاضی مقبلًا فقال: قد جاء ت المدینة۔

ایک دفعہ یحییٰ بن اکثم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو بولے اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ کیا آئے ہیں سارا مدینہ ہی آگیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد۲، صفحہ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ

رحمانیه أردو بازار لاهور)

(۶) خود حضرت امام اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں:

أتیت یحییٰ بن أکثم ، وعنده قوم یتناظرون ، فلما رءانی ، قال: قد جاء ت المدینة

میں یحییٰ بن اکثم کے پاس آیا ان کے پاس کچھ لوگ مناظرہ کررہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: سارا مدینہ ہی آگیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمة: ۲۳۷۳ ، اسماعیل القاضی جلد ۱۰ ، صفحه ۴۰۸ ، مطبوعه دار الحدیث قاهره)

(۷) خطیب بغدادی کہتے ہیں:

استوطن بغداد و ولی قضاء ها الی أن توفی و تقدم حتی صار علمًا

انہوں نے بغداد کو اپنا وطن بنا لیا تھا اور وہاں وفات تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ اپنے اقران وامائل پر سبقت لے گئے اور آسمانِ علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔

(تذكرة الحفاظ ، الطبقة التاسعة ، جلد۲ ، صفحه ۱۴۹ ، مطبوعه مكتبه رحمانيه أردو بازار لاهور)

(۸) كان وافر الحرمة، ظاهر الحشمة، كبير الشأن ، يقع حديثه عاليًا فی الغيلانيات

آپ بہت زیادہ معزز، ظاہر الحشمت، کبیر الشان تھے آپ کی حدیث غیلانیات میں عالی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ، ترجمة: ۲۳۷۳ ، اسماعیل القاضی جلد ۱۰، صفحه ۴۰۸ ، مطبوعه دار الحدیث قاهره)

تصانیف:

آپ نے کتب بھی تصنیف فرمائیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احکام القرآن (۲) معانی القرآن

(۳) کتاب فی القراءات (۴) جزء فیہ احادیث ایوب السختیانی

(۵) مسند حدیث مالک بن انس (۶) فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

اب آپکی تصانیف کے بارے میں علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

احکام القرآن:۔

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا علی بن محسن القاضی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاھد نے خبر دی فرمایا:

فمنها كتابه فى أحكام القرآن، وهو كتاب لم يسبقه اليه أحد من أصحابه الى مثله

چنانچہ ان میں سے آپ کی ایک تصنیف "احکام القرآن" کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی مثل آپ کے ہم عصر علماء میں سے کسی نے بھی نہ پائی تھی۔

(تاريخ بغداد، رقم الترجمة:٣٣١٦، جلد٦، صفحه٢٨٣، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

معانی القرآن وکتاب فی القراءات:

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا:

ومنها كتابه فى القراءات، وهو كتاب جليل القدر عظيم الخطر، ومنها كتابه فى معانى القرآن، وهذان الكتابان يشهد بتفضيله فيهما واحد الزمان

اور اُن میں سے آپ کی ایک کتاب "قراءات " کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو جلیل القدر اور عظیم الفوائد ہے۔ اور ان میں سے آپ کی ایک کتاب "معانی القرآن" کے متعلق ہے اور یہ دونوں ایسی کتابیں ہیں جن کی وجہ سے زمانے کے علماء آپ کی فضیلت کے گواہ ہو جاتے ہیں۔

(تاريخ بغداد، رقم الترجمة:٣٣١٦، جلد٦، صفحه٢٨٣، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

مسلک ومذہب:

حضرت امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً "مالکی المذہب" تھے۔

جیسا کے حافظ ذہبی، ابن جوزی اور خطیب بغدادی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔آپ کے مالکی المذہب ہونے پر اقوال علماء پیش خدمت ہیں:

(۱) الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وتفقه به مالكية العراق

اور آپ سے عراق کے مالکی فقہا نے فقہ کو سیکھا۔

(سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة:۲۳۷۳، اسماعيل القاضی جلد ۱۰، صفحه ۴۰۷، مطبوعه دار الحديث قاهره)

(۲) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکھتے ہیں:

صاحب التصانيف وشيخ مالكية العراق وعالمهم

آپ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔

(تذكرة الحفاظ، الطبقة التاسعة، جلد ۲، صفحه ۱۴۹ مطبوعه مكتبه رحمانيه اردو بازار لاهور)

(۳) الامام الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحریر کرتے ہیں:

كان اسماعيل فاضلاً عالمًا، متقنًا فقيهًا على مذهب مالك بن أنس، شرح مذهبه ولخصه، واحتج له

(امام) اسماعیل (بن اسحاق) فاضل عالم ثقہ تھے اور امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب (مسلک) پر چوٹی کے فقیہ تھے۔ان کے مذہب (مالکیہ) کی شرح فرمائی اور پھر اس کی تلخیص بھی کی اور ان کے لئے دلائل جمع کئے۔

(تاريخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد ۶، صفحه ۲۸۲، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

یہی بات الشیخ الامام جمال الدین ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۵۹۷ھ) نے لکھی ہے:

(المنتظم فی تواریخ الملوك والامم ، سنة: ۲۸۲، ذکر من توفی فی هذه السنة من الأكابر جلد۷ ، صفحه ۲۸۹ ، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت ، لبنان)

یہی الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

(۱۔ سیر اعلام النبلاء ، رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد ۱۰ ، صفحه ۴۰۷ ، مطبوعه دار الحدیث قاهره ، ۲۔ تذكرة الحفاظ ، الطبقة التاسعة ، جلد۲ ، صفحه ۱۴۹ ، مطبوعه مكتبه رحمانيه اردو بازار لاهور)

(۴) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وتقدم حتى صار علمًا، و نشر مذهب مالك بالعراق

اور آپ اس علم (فقہ) میں اتنے بڑھے کہ اس علم کے سردار کہلائے، اور آپ نے عراق میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب (مالکیہ) کی اشاعت فرمائی (اس کو پھیلایا)

(سير اعلام النبلاء ، رقم الترجمة: ۲۳۷۳ ، اسماعيل القاضی جلد ۱۰ ، صفحه ۴۰۸ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

اسی بات کو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے لکھا ہے:

اخبرنا علی بن المحسن القاضی، اخبرنا طلحة بن محمد بن جعفر الشاهد، قال: اسماعيل بن اسحاق كان منشؤه البصرة، وأخذ الفقه على مذهب مالك عن احمد ابن المعدل، وتقدم فی هذا العلم حتى صار علمًا فيه، ونشر من مذهب مالك وفضله ما لم يكن بالعراق في وقت من الأوقات ، وصنف في الاحتجاج لمذهب مالك والشرح له ما صار لأهل هذا المذهب مثالا يحتذونه، و طريقًا يسلكونه

علی بن محسن القاضی نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد نے خبر دی فرمایا کہ اسماعیل بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں پرورش پائی اور انہوں نے احمد بن معدل

سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی فقہ حاصل کی ۔ وہ اس علم میں اتنے بڑھ گئے کہ وہ اس علم میں سردار کہلائے اور آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو پھیلایا اور اسے وہ فضیلت بخشی جو عراق میں پہلے کسی وقت میں بھی نہ ہوئی تھی، نیز آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر دلائل سے مزین ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اسی مذہب کی ایک ایسی شرح بھی لکھی جس کی مثال اس مذہب والوں کے لئے پہلے موجود نہ تھی اور جس کی وہ پیروی کرتے۔

(تاریخ بغداد ، رقم الترجمه: ٣٣١٨ ، جلد٦ ، صفحه٢٨٣ ، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت ، لبنان)

(۵) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فمن قوم يحملون الحديث، ومن قوم يحملون علم القرآن والقراءات والفقه الى غير ذلك مما يطول شرحه ، فأما سداده فى القضاء و حسن مذهبه فيه وسهولة الأمر عليه تغنى عن ذكره۔

چنانچہ کچھ لوگ آپ سے حدیث سیکھتے اور کچھ لوگ علم قرآن، کچھ قراءات اور کچھ فقہ وغیرہ سیکھتے جس کی شرح طویل ہے۔ البتہ آپ کے احسن فیصلے اور آپ کے مذہب کا حسن اور آپ پر معاملات کا سھل ہو جانا...... آپ کے ذکر کے لئے کافی ہے۔

(تاريخ بغداد ، رقم الترجمة: ٣٣١٨ ، جلد٦ صفحه٢٨٣ ، ٢٨٤ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت ، لبنان)

مرویات:

آپ نے کئی احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند مرویات یہ ہیں:

اوّل: اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسى بن هارون بن الصلت الاهوازى، حدثنا الحسين بن اسماعيل المحاملى، حدثنا اسماعيل بن اسحاق ، حدثنا عبدالله بن رجاء ، حدثنا عمران القطان ، عن عمرو بن عبدالله ، عن قابوس بن ابى ظبيان ، عن ابيه ، عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ

لایدع رکعتی الفجر فی السفر ولا فی الحضر، ولافی الصحۃولا فی السقم۔

ترجمہ:۔ قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے وہ اپنے ابا جان سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

رسول اللہ ﷺ سفر میں اور حضر میں، تندرستی میں اور علالت میں فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

دوم: اخبرنا علی بن محمد بن عبداللہ المعدل، اخبرنا محمد بن عمرو بن البختری الرزاز، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا سلیمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبیب بن ابی ثابت، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن النبی ﷺ قال:

من سمع النداء فلم یجب فلا صلاۃ له

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اذان سُنی پھر جواب نہیں دیا تو اس کی نماز ہی نہیں۔

سوم: اخبرنا ابراھیم بن مخلد بن جعفر، حدثنا محمد بن احمد بن ابراھیم الحکیمی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا اسماعیل بن ابی اویس، حدثنا مالك عن یحییٰ ابن سعید، عن سعید بن المسیّب انه سمعه یقول:

انزلت ھذہ الآیة: فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا

ترجمہ: حضرت یحیٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بلاشبہ انہوں نے حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سُنا کہ

یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل کی گئی ہےجو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے۔

چھارم: اخبرنا القاضی ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبدالواحد الھاشمی بالبصرة حدثنا علی بن اسحاق الماورائی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا

الفروی، اخبرنا مالك، عن نافع، عن ابن عمر قال: ماشبعت منذ قتل عثمان۔

ترجمہ:۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے ہیں میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸، جلد٦، صفحه۲۸۲، ۲۸۳، مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان)

اہلبیتِ نبوّت سے محبت وعقیدت:

اہلسنت وجماعت کے تمام ائمہ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں، خواہ ائمہ حدیث ہوں، خواہ ائمہ فقہ ہوں یا خواہ ائمہ تصوف ہوں سب کے سب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام واہلبیتِ عظام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت رکھتے تھے اور رکھتے ہیں امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و عقیدتِ اہلبیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

قال نفطويه: كان اسماعيل كاتب محمد بن عبدالله بن طاهر، فحدثنی ان محمدًا ساله عن حديث: "أنت منی بمنزلة هارون من موسی" وحديث: " من كنت مولاه"۔ فقلت: الأوّل أصح، والآخر دونه۔ قال: فقلت لاسماعيل: فيه طرق، رواه البصريون والكوفيون

فقال: نعم، وقدخاب وخسرمن لم يكن علی مولاه۔

ترجمہ: نفطویہ کہتے ہیں اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے کاتب تھے چنانچہ انہوں نے مجھے بیان کیا کہ محمد نے ان سے حدیث: (نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا) تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام تھے اور حدیث: (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) جس کا میں مولا ہوں (اس کا علی مولا ہے) کے متعلق پوچھا تو میں (اسماعیل) نے کہا کہ پہلی حدیث اصح (زیادہ صحیح) ہے اور دوسری اس سے کم۔ تو میں نے (اسماعیل سے) کہا اس میں اور بھی طرق ہیں جن کو بصریوں اور کوفیوں

نے روایت کیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ہاں، "ناکام ونامراد ہو وہ شخص جس کے علی مولا نہیں ہیں"

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد ۱۰، صفحه ۴۰۸، مطبوعه دار الحدیث قاهره)

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام ومنزلت:

آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ومرتبہ تھا اس پر یہ واقعہ بڑی گہری مماثلت رکھتا ہے:

یوسف بن یعقوب کہتے ہیں کہ:

قرأت توقیع المعتضد الی عبید الله بن سلیمان بن وهب الوزیر۔ واستوص بالشیخین الخیرین القاضیین: اسماعیل بن اسحاق الازدی، وموسی بن اسحاق الخطمی خیراً، فانهما ممن اذا اراد الله بأهل الأرض سوءاً دفع عنهم بدعائهما۔

میں نے معتضد کا خط پڑھا جو اس نے عبید اللہ بن سلیمان بن وهب وزیر کے نام لکھا تھا کہ میں تمہیں دو بہترین بزرگ ہستیوں: (۱) قاضی اسماعیل بن اسحاق ازدی (۲) اور قاضی موسیٰ بن اسحاق الخطمی سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ان لوگوں میں سے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو اہل زمین سے ان دونوں کی دعا کی وجہ سے دور کر دیتا ہے۔

(۱۔ تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد ٦، صفحه ۲۸۵، صفحه ۲۸٦، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

۲۔ سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد ۱۰، صفحه ۴۰۸، مطبوعه دار الحدیث قاهره۔

۳۔ المنتظم فی تواریخ الملوك والامم، سنة ۲۸۲، ذکر من توفی فی هذه السنة من الأکابر جلد ۷، صفحه ۲۸۰، صفحه ۲۸۱، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

آپ کے لیے قیام تعظیمی:

نفطویہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنت مع المبرد فمر به اسماعیل بن اسحاق القاضی، فوثب اِلیه و قبل یده وأنشده:

فلما بصرنا به مقبلًا

حللنا الحنبی و ابتدرنا القیاما

فلا تنکرنَّ قیامی له

فانَّ الکریم یجلُّ الکراما

میں مبرد کے ساتھ تھا تو اسماعیل بن اسحاق قاضی ان کے پاس سے گزرے تو وہ ان کی طرف لپکے اوران کے ہاتھوں کو چوم لیا اور یہ شعر پڑھے:۔

''پس جب ہم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ہم نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور ہم فوراً کھڑے ہو گئے چنانچہ تم ہرگز انکار نہ کرنا میرے ان کے لئے قیام کا کیونکہ بلاشبہ کریم کے لئے تکریم کا اظہار ہونا ہی چاہیے''۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحہ۲۸۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان)

اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ بزرگوں کے ہاتھوں کو چومنا، بوسہ دینا اوران کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جانا شرک وبدعت نہیں بلکہ جائز ہے، ورنہ اتنا بڑا محدث بھلا چپ رہ سکتا تھا؟

منصب قضاء:

آپ دونوں مشرقی ومغربی بغداد کے قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، احمد بن کامل فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق بغداد کی دونوں جانبوں کے قاضی تھے۔ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق تقریباً پچاس سال قضاء کے منصب پر فائز رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی آپ قاضی کے عہدہ پر ہی متمکن تھے۔

(تـاريـخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد٦ صفحه٢٨٤، ٢٨٥ و صفحه ٢٨٧ ، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت ، لبنان)

وصال:

آپ کا وصال باکمال ذی الحجہ کے مہینے کے ختم ہونے سے آٹھ دن قبل منگل کی رات، نماز عشاء کے آخری وقت ۲۸۲ھ میں ہوا

(١۔ تـاريـخ بـغـداد ، رقـم الـتـرجـمة: ٣٣١٨ ، جلد٦، صفحه٢٨٧، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان

٢۔ سيـر اعـلام الـنـبـلاء ، رقم الترجمة: ٢٣٧٣، اسماعيل القاضى جلد١٠ ، صفحه٤٠٨ ، مطبوعه دارالحديث قاهره)

سید ہجویر مخدوم امم

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق گو، دل جو، صدق شعار، رفعت مدار شخصیتیں صدر اسلام سے لے کر آج تک بساط ارض پر رونق افروز رہی ہیں، انہیں میں سے حضور قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سید الواصلین، امام الصالحین، محبوب المحبین، سید العاشقین، امام المتکلمین، امیر المتقین، رہبر السالکین جمیل الاجملین، شیخ الکاملین مخدومنا و مخدوم امم سیدنا سید علی بن عثمان الجلابی الغزنوی المعروف۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی شان میں ڈاکٹر محمد اقبال لکھتے ہیں:

سید ہجویر مخدوم امم | مرقد او پیر سنجر را حرم

بندہائے کوہسار آساں گسیخت | در زمینِ ہند تخم سجدہ ریخت

عہد فاروق از جلالش تازہ شد | حق ز حرف او بلند آواز شد

پاسبانِ عزت ام الکتاب | از نگاہش خانہ باطل خراب

خاک پنجاب از دمِ او زندہ گشت | صبح ما از مہر او تابندہ گشت

عاشق و ہم قاصد طیار عشق | از جبینش آشکار اسرار عشق

ولادت باسعادت:۔

آپ کا اسم گرامی علی، والد ماجد عثمان اور دادا علی رحمۃ اللہ علیہ تھے، شہزادہ دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جلاب اور ہجویر غزنی شہر کے دو محلے تھے، آپکی والدہ ماجدہ ہجویر محلہ میں رہائش پذیر تھیں، اور آپ کے والد گرامی جلاب کے رہنے والے تھے، پیدائش آپکی نانا کے مکان واقع ہجویر میں ہوئی، والد کی وفات کے بعد غالباً آپ نے اپنی والدہ کے پاس ہجویر محلہ میں رہائش اختیار کر لی تھی، اس لیے ہجویری کہلائے، آپ کی سن ولادت میں تذکرہ نگاروں کا اختلاف پایا جاتا ہے،

مورخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"کسی قدیم تاریخ سے آپ کی تاریخ ولادت نہیں معلوم ہو سکی اور نہ ہی حتماً اس کی تصدیق ہو سکی ہے، نفحات الانس مؤلفہ مولانا عبدالرحمن جامی اور سفینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ میں بھی آپ

کی تاریخ ولادت درج نہیں ہے،

خزینۃ الاصفیاء حدیقۃ الاولیا، تحقیقات چشتی تاریخ مخزن پنجاب، ہسٹری آف لاہور اور تاریخ لاہور وغیرہ کتب جو کہ لاہور کے اولیائے، عظام سے تقریبا متعلق ہیں، آپ کی تاریخ ولادت پر کوئی روشنی نہیں ڈالتیں۔ ''داتا گنج بخش'' میں منشی محمد الدین فوق نے قیاسا آپ کی تاریخ ولادت ۴۰۰/۴۰۱ ہجری بمطابق 1009ء/1010ء درج کی گئی ہے۔

(سیرت داتا گنج بخش ص ۱۷ مطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور)

مندرجہ بالا سن ولادت کی تائید میں مؤرخین (غزنوی دور کے ایک مؤرخ یعقوب غزنوی کی کتاب ''رسالہ ابدالیہ'' میں سے) جس بات سے قیاسا استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ: ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی کی موجودگی میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے ایک فلسفی سے مناظرہ کیا اور اپنے بیان کے اعجاز اور اپنی علمی استعداد کی بنا پر فلسفی آپ سے شکست کھا گیا، اس وقت آپ عین جوانی کے عالم میں تھے، اور آپ کی عمر اکیس برس تھی، محمود غزنوی چونکہ ۴۲۱ھ میں فوت ہوا اس لیے اس روایت کی بنا پر آپ کا سن ولادت ۴۰۰ھ قرار دیا گیا ہے۔

مولانا شاہ قاری احمد قادری پیلی بھیتی لکھتے ہیں کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۳ھ میں بمقام غزنی پیدا ہوئے۔

(گنج بخش فیض عالم ص ۱۸ مطبوعہ اویسی بکسٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ)

شجرۂ نسب:۔

آپ نجیب الطرفین سیدزادے ہیں آپکا شجرہ نسب چند واسطوں سے نواسہ رسول ﷺ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ دو صاحبزادوں سے چلتا ہے، ان میں سے بڑے صاحبزادے سیدنا حسن مثنیٰ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ آپکی اولاد میں سے ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت زید شہید رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب آپ کی سوانحاتی کتب میں یوں مرقوم ہے:

''سید علی ہجویری ابن سید عثمان ابن سید علی ابن سید عبدالرحمٰن ابن شاہ شجاع ابن ابوالحسن ابن حسین اصغر ابن سید زید شہید ابن امام حسن مجتبیٰ ابن سیدنا علی المرتضیٰ''

تعلیم وتربیت:۔

آپ نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی جب کہ غزنی دنیائے اسلام کے ممتاز اور معروف علماء وفضلاء کا گہوارہ تھا۔ غزنی میں کئی ایک مدرسے تھے، جن میں تعلیم وتربیت کا معقول انتظام تھا، اسی لیے ہی دور دور کے علاقوں سے طلباء غزنی میں آکر تعلیم حاصل کرتے تھے، آپ نے بھی غزنی میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے عراق، بغداد، شام اور دمشق کے علماء وفضلاء کی صحبت اختیار کی، اور اس کے علاوہ طوس، طبرستان، آذربائیجان، خوزستان اور ترکستان کے طویل وعریض سفر کیے، جن علماء وفضلاء سے آپ نے غزنی اور دیگر مقامات میں رہ کر علم حاصل کیا ان کی تفصیل مؤرخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری کے قلم سے پیش خدمت ہے لکھتے ہیں:

''جن لوگوں سے آپ نے علم دین حاصل کیا ان کی تفصیل اس طرح ہے''

(1) ابوالفضل محمد بن حسن ختلی:۔

المتوفی ۴۶۰ھ / ۱۰۶۷ء آپ اس زمانہ کے مشہور بزرگ، سنت کے عاشق اور شریعت کے شیدا تھے، داتا صاحب ایک مدت تک ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے اور ان کی توجہ سے روحانیت کے بیشتر مدارج طے کیے،

۲) شیخ ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیری:

المتوفی ۴۶۵ھ،۱۰۷۲ء اپنے وقت کے امام اور بوعلی دقاق کے مرید اور داماد بھی تھے، روحانیت میں ان کا پایہ بہت بلند ہے، آپ کے عہد کے علماء اور فضلاء مشکل مقام پر آپ سے ہی رجوع کیا کرتے تھے، علم وفضل میں یگانہ روزگار تھے، اپنے مریدوں کو روحانی مقامات سے گزارنے میں ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے، آپ کی ایک تصنیف کا نام رسالہ قشیریہ ہے، مولانا جامی آپ کے حالات صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے لکھتے ہیں، مقام مہند علاقہ خراسان میں مزار اقدس موجود ہے۔

۳) شیخ ابوسعید ابوالخیر:

المتوفی ۴۴۰ھ، ۱۰۴۸ء نام نامی فضل الدین ابوالخیر ہے، فارسی رباعی حضرات میں منفرد حیثیت کے مالک تھے، ان کے مرشد طریقت شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی ہیں، جن کا نیشاپور میں قیام تھا، نفحات الانس میں آپ کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے، وفات ۴۴۰ھ درج کی ہے، اور ولادت ۳۵۷ھ، مطابق ۹۶۷ء ہے۔

۴) امام ابوالعباس احمد اشقانی:

المتوفی ۴۷۹ھ مطابق ۱۰۸۶ء آپ علم اصول و فروع کے امام تھے، حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں، کہ بعض علوم میں آپ میرے استاد تھے، وہ بڑے صاحب دل اور اپنے زمانہ کے فاضل جلیل تھے، دن کا بہت سا حصہ درس وتدریس میں گزارتے اور بقیہ عبادات میں اکابر اہل تصوف میں شمار ہوتے تھے، مولانا جامی نے آپ کا تذکرہ صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے کیا ہے۔

۵) ابوالعباس احمد بن محمد قصاب:

آپ ماوراالنہر کے قدیم بزرگوں کے صحبت یافتہ تھے، جس سے آپ نے کسب فیض کیا، کشف وکرامات اور زہد وتقویٰ میں بہت مشہور تھے، باوجود امّی ہونے کے تصوف اور اصول

دین میں آپ کی گفتگو بڑی پر حکمت ہوتی تھی۔

۶) خواجہ ابو احمد مظفر بن احمد بن حمدان:

آپ بڑے پائے کے شیخ طریقت اور صاحب کشف کرامت بزرگ تھے، عموماً فنا و بقا کے مسئلے پر گفتگو فرمایا کرتے تھے، حضرت داتا صاحب نے ان سے بھی کسب فیض کیا، نفحات الانس میں تحریر ہے کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر آپ کی بہت تعریف کرتے تھے،

۷) ابو جعفر محمد بن مصباح صدلانی:

فرماتے ہیں وہ روسائے تصوف میں سے تھے، تحقیق میں ان کی زبان اچھی ہے، حسین بن منصور سے محبت کرتے تھے، میں نے ان سے ان کی بعض تالیف پڑھیں، مکہ میں مجاور تھے، مصر میں وفات پائی، اور قبر حضرت زقاق مصری کے پہلو میں بنی (نفحات الانس ص ۱۶۳)

۸) شیخ ابو القاسم بن عبد اللہ بن علی گورگانی:

نام گرامی علی ہے یگانہ روزگار اور وحید العصر ہستی تھے، تین واسطوں سے ان کا سلسلہ سید الطائفہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ بغدادی سے جا ملتا ہے، حضرت داتا گنج بخش صاحب بعض مشکل مسائل دریافت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپ ایک ستون سے ہمکلام تھے، وفات شیخ ۴۶۴ھ بمطابق ۱۰۷۱ء ہے، مولنا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے حالات کشف المحجوب سے نقل کیے ہیں۔

۹) باب فرغانی:

آپ کا نام نامی عمر تھا۔ فرغانہ میں امامت گزیں تھے، حضرت سید علی ہجویری نے فرغانہ جا کر آپ سے استفادہ کیا، آپ صاحب کرامت بزرگ تھے، بلکہ حضرت داتا صاحب نے آپ کو اوتاد الارض (زمین کی میخیں) کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔

(سیرت داتا گنج بخش ص ۲۵، ص ۲۶ مطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور)

مرشد طریقت:

آپ نے روحانی فیوض و برکات حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیے اور کافی عرصہ ان کی خدمت عالی میں رہے۔اور شرف بیعت حاصل کیا، آپکے پیر طریقت شیخ الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ سے منسلک تھے،اور کامل ترین ولی اللہ اور روحانی تصرفات کے حامل تھے، شیخ کامل کو پاکر آپ نے اللہ رب العزت کے سربسجود سجدۂ شکر ادا فرمایا، سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے علمِ مقام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"صوفیہ متاخرین میں سے اوتاد کی زینت اور عابدوں کے شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی ہیں، طریقت میں میری اقتداء (بیعت) ان ہی سے ہوئی، علم تفسیر اور روایات (حدیث) کے عالم تھے، اور تصوف میں حضرت جنید کا مذہب رکھتے تھے۔ حضرت (شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم) حصری رحمتہ اللہ علیہ کے رازدار مرید تھے، ابوعمرو قزوینی اور ابوالحسن سالبہ کے ہم عصر تھے، صحیح گوشہ نشینی کے لیے ساٹھ سال تک تنہائی کی تلاش میں پھرتے رہے اور مخلوق کے ذہنوں سے اپنا نام محو کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

زیادہ تر جبل لکام میں قیام پذیر رہے، عمر طویل پائی، اپنی ولادت کی بہت سی دلیلیں اور نشانیاں رکھتے تھے، لیکن صوفیہ کی رسوم اور لباس کے پابند نہ تھے، اور رسوم میں جکڑے ہوئے صوفیوں سے درشتی سے پیش آتے تھے، میں نے ان سے زیادہ کسی کو باہیبت نہیں دیکھا"

(کشف المحجوب فارسی ،باب فی نکر آئمتھم من المتا خرین صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور،
گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ صابری بکڈپو دیو بند یو۔پی)

داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت شیخ ختلی رحمتہ اللہ علیہ کا جس روز وصال مبارک ہوا آپ وہاں حاضر تھے اور شیخ ختلی رحمتہ اللہ علیہ نے آپکی گود میں جان جانِ آفرین کے

سپردگی اس منظر کو خود یوں بیان فرماتے ہیں:

''حضرت شیخ ختلی رحمتہ اللہ علیہ بروز وصال بیت الجن میں تھے، یہ ایک گاؤں ہے گھاٹی پر جو بانیار (رود بانیاں) اور دمشق کے درمیان واقع ہے۔ دمِ رحلت ان کا سر میری گود میں تھا اور میرا دل انسانی فطرت کے مطابق ایک سچے دوست کی جدائی پر رنجیدہ تھا، اس حالت میں انھوں نے فرمایا: اے بیٹا! میں تمہیں اعتقاد کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں، اگر اس پر مضبوطی سے عامل رہو گے تو تمام تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ تمام مواقع اور حالات میں نیک و بد کو پیدا کرنے والا خدائے عزوجل ہے، لہٰذا اس کے کسی فعل پر کبیدہ نہ ہونا اور رنج کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا اس کے سوا اور کوئی وصیت نہیں کی اور جاں بحق تسلیم ہو گئے''

(کشف المحجوب فارسی ،باب فی نکر آئمتھم من المتا خرین صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاهور،
گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ صابری بکڈپو دیو بند یو۔پی)

داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے شیخ طریقت رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک سن ۴۶۰ھ بمطابق ۱۰۶۷ء آپ اپنے پیر و مرشد سے حد درجہ عشق اور محبت رکھتے تھے، جو اپنے شیخ سے سنتے اس کو لکھ لیتے۔ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

''میرے پیر و مرشد نے حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق بہت سی روایات مجھ سے بیان کی تھیں۔ لیکن اس وقت اس سے زیادہ نقل کرنا ممکن نہیں کیونکہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں اور میں دیار ہند میں ناجنسوں کی صحبت میں گرفتار ہوں''

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

''میرے پیر و مرشد ہمیشہ مریدوں کو یہ تلقین کیا کرتے تھے، کہ دیکھو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے، سو یا مت کرو اور جب سو کر اٹھو تو دوبارہ جلدی سونے کی کوشش نہ کرو، کہ خواب ثانی حق پرست مرید پر حرام ہے''

پھر فرمایا: ''میرے شیخ پر اللہ تعالیٰ رحمت کے پھول برسائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

ریاضات ومجاہدات:۔

جیسا کہ زمانہ سلف سے دستور تھا کہ مرید اپنے پیرومرشد کے ساتھ سفر وحضر میں ساتھ رہتے ان کے ساتھ تکالیف ومصائب برداشت کرتے اسی طرح آپ نے بھی اپنے پیرومرشد شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ ہی مصائب وآلام برداشت کیے اور مرشد کے فرمان کے مطابق ریاضت ومجاہدات میں خوب حصہ لیا۔ سلوک ومعرفت کی منازل طے کرنے میں جو مصائب اور تکالیف پیش آتی ہیں آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ اس دوران جن صبر آزما حالات سے آپکو گزرنا پڑا اور جن جن حوادث سے آپ کو دوچار ہونا پڑا، ان کی تفصیل آپکی شہرہ آفاق تصنیف لطیف کشف المحجوب شریف میں موجود ہے، اپنی اس ریاضت ومجاہدات اور صفائے قلب کی بدولت آپ قرب رسول اور حضوری مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوئی اور آپ نے دو مرتبہ نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم شہنشاہ دوعالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔

سیر وسیاحت:۔

بزرگان سلف صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی سیر وسیاحت کا مطلب دنیا جہاں کی بے سود گرداوری نہ تھا۔ وہ کوئی خاص مقصد لے کر باہر نکلتے تھے، اور جب تک اس میں کمال حاصل نہ کر لیتے تھے واپس نہ آتے تھے، کوئی اشاعتِ دین کی غرض سے باہر نکلا ہے تو کوئی حصول علم کی خاطر تا کہ اس میں کمال حاصل کر کے خلق خدا کو صراط مستقیم دکھا سکے۔

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے غزنی کے بزرگوں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا تھا وہ ریاضت وجفاکشی حصول تجربہ اور حصول علم کی خاطر اپنے پیرومرشد کے ساتھ بھی کئی ممالک میں تشریف لے گئے اور تنہا بھی کئی مقامات پر گئے، حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ خراسان، ماوراء النہر، آذربائیجان وغیرہ کی سیاحت میں یہاں کے شیوخ سے بھرپور استفادہ فرمایا، بغداد، سرخس، فارس، طوس، کرمان، جبل السلام، خورستان، نیشاپور، مدائن، بسطام، طبرستان میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے کبار علماء وصوفیاء سے

کسب فیض کیا، فقط خراسان میں آپ تین سو مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیوض و برکات سمیٹے۔ آپ چالیس سال تک متواتر سیر و سیاحت فرماتے رہے اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے رہے، جمعۃ المبارک بھی ادا فرماتے۔

کشف المحجوب شریف میں جہاں آپ نے احکام و مسائل بیان کیے ہیں، وہاں ہی اپنے مختلف شہروں اور ملکوں کے سفر کے واقعات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ جن سے کچھ پیش خدمت ہے۔

سفر خراسان کا ذکر:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر خراسان کا ذکر خیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں نے خراسان کے ایک گاؤں جس کو کمندور کہتے ہیں، ایک آدمی کو دیکھا جس کو ادیب کمندی کہتے تھے، یہ بزرگ شخص بیس سال تک پاؤں کے بل کھڑا رہا اور سوائے نماز کے کبھی نہیں بیٹھا تھا، لوگوں نے کھڑا رہنے کا سبب پوچھا جواب دیا مجھے ابھی تک یہ درجہ حاصل نہیں ہوا کہ خدا کے مشاہدہ میں بیٹھنے کی عزت حاصل کرسکوں۔ (کشف المحجوب)

سفر شام کا ذکر:۔

اپنے سفر شام کا ذکر خیر یوں فرماتے ہیں۔

''میں ملک شام میں تھا کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے سرہانے سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور نبی اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہیں اور ایک سن رسیدہ بوڑھے شخص کو گود میں لیے ہوئے ہیں، میں دوڑتا ہوا خدمت اقدس میں پہنچا پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں قیاس کرنے لگا کہ یہ سن رسیدہ کون ہے؟ آنحضرت ﷺ کو میرے دل کی کھٹک معلوم ہو گئی ارشاد ہوا یہ شخص تیرا اور تیری قوم کا امام ہے، یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ''

(کشف المحجوب فارسی باب فی ذکر ائمتهم من تبع التابعین الی یومنا ص ۱۰۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور،

گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ص ۱۵۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند

ہو سکی)

سفر آذربائیجان کا ذکر:

داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے سفر آذربائیجان کا ذکر خیر کچھ یوں فرماتے ہیں: ''میں ایک دفعہ آذربائیجان کے پہاڑوں میں پھر رہا تھا کہ وہاں ایک درویش کو دیکھا جو نہایت دردمندی سے اشعار پڑھ رہا تھا اشعار پڑھنے کے بعد اس کا رنگ متغیر ہوگیا اور وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور میرے دیکھتے دیکھتے بے ہوش ہوکر گر پڑا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کردی''

سفر فلسطین کا ذکر:۔

آپ اپنے سفر فلسطین کا سفر یوں بیان کرتے ہیں: ''میں دو درویشوں کے ہمراہ ابن العلاء سے ملنے کے لیے جانب فلسطین روانہ ہوا راستے میں ہم نے آپس میں مشورہ کرلیا کہ ہر شخص اپنے دل میں کوئی خواہش رکھے اور دیکھیں کہ کیا شیخ ہمارے باطن کی خبر دیتے ہیں میری خواہش یہ تھی کہ مجھے حسن بن منصور کی مناجات کے اشعار چاہییں۔ میرے پہلے ساتھی کی خواہش تھی کہ اس کا مرض طحال جاتا رہے اور دوسرا ساتھی حلوائے صابونی کھانا چاہتا تھا، جب ہم رملہ (فلسطین) میں شیخ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ کاغذ لاؤ، ایک کاغذ لایا گیا جس پر حسن بن منصور کے اشعار لکھے تھے وہ مجھے دے دیا دوسرے درویش کے پیٹ پر ہاتھ ملا اس کا مرض طحال جاتا رہا، تیسرے سے کہا کہ حلوائے صابونی سپاہیوں کی غذا ہوتی ہے درویشوں کی نہیں اور درویشوں کو ایسی خواہش زیب نہیں دیتی یا تو سپاہی ہو جاؤ یا درویش، اور پھر زندگی کے مطابق کام کرو''

سفر دمشق کا ذکر:۔

کشف المحجوب شریف میں اپنے سفر دمشق کا ذکر یوں فرماتے ہیں: ''میں اپنے مرشد کے ہمراہ بیت الجن سے دمشق کو جا رہا تھا بارش کی وجہ سے زمین پر کیچڑ ہوگیا تھا۔ جس سے چلنے میں مشکل پیش آرہی تھی، مگر اس کے باوجود جب بھی میری نگاہ شیخ کے پاجامہ یا جوتی پر جاتی تھی، وہ بالکل خشک نظر آتے تھے میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا فرمایا جب سے میں نے ہمت کو توکل کے راستے سے اٹھالیا ہے تب سے اللہ تعالیٰ نے میرے قدموں کو ان الائیشوں سے

پاک کردیا ہے"

(کشف المحجوب فارسی، باب فی فرقھم فی مذاھبھم ،الکلام فی ذکر کراماتھم ص ۲۰۵ ،مطبوعہ النوریہ الرضویہ، پبلشنگ کمپنی لاہور،

گنج مطلوب، ترجمہ کشف المحجوب ص ۳۶۰، مطبوعہ صابری بک ڈپو دیو بند یو۔پی)

سفر طوس کا ذکر:۔

طوس کے سفر کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں: "ایک معاملہ حل کرنے کے لیے میں شیخ ابوالقاسم گورگانی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے طوس پہنچا، دیکھا کہ وہ اپنے مکان کی مسجد میں بالکل تنہا ہیں، اور ایک ستون سے ہمکلام ہیں، میں نے عرض کیا۔ اے شیخ! آپ یہ بات کس کو سنا رہے ہیں، فرمایا: اے بیٹا! ابھی ابھی اللہ پاک نے اس ستون کو مجھ سے ہمکلامی کی قوت عطا فرمادی تھی یہاں تک کہ اس نے مجھ سے سوال کیا اور میں اس کا جواب دے رہا تھا۔

(کشف المحجوب فارسی، باب فی فرقھم فی مذاھبھم ،الکلام فی ذکر کراماتھم ص ۲۰۵ ،مطبوعہ النوریہ الرضویہ، پبلشنگ کمپنی لاہور،

گنج مطلوب، ترجمہ کشف المحجوب ص ۳۶۰، مطبوعہ صابری بک ڈپو دیو بند یو۔پی)

سفر ماوراالنہر کا ذکر:۔

اپنے سفر ماوراالنہر کا ذکر تحریر فرماتے ہیں: "احمد حماد سرخسی نے اپنے رفیق سفر سے دریافت کیا کہ تم نکاح کیوں نہیں کرتے اس نے کہا کہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی فرمایا: کیوں کہ میں اپنے آپ سے غائب رہتا ہوں، اور جب حاضر ہوتا ہوں تو اپنے نفس کو ایسے رکھتا ہوں کہ ایک روٹی کو ہزار حور سے بہتر سمجھتا ہوں، پس میں دل کے شغل سے بہتر اور کوئی شغل نہیں سمجھتا"

سفر ترکستان کا ذکر:۔

داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے سفر ترکستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں: "میں نے

ترکستان میں دیکھا کہ سرحدِ اسلام کے نزدیک ایک شہر میں ایک پہاڑی تھی جس کے اندر آگ لگ گئی تھی اس کے دہکتے ہوئے پتھروں میں سے نوشادر اُبل اُبل کر باہر آرہا تھا، اس آگ میں ایک چوہا تھا جو اس آگ میں زندہ رہ سکتا تھا اگر اس کو باہر نکال لیا جاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا"

سفر ہندوستان کا ذکر:۔

آپ اپنے سفر ہندوستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں: "میں نے زہر قاتل کے اندر ایک کیڑا دیکھا جو اسی میں ہی زندہ رہ سکتا تھا، اگر اس کو زہر سے نکال لیا جائے تو مر جاتا ہے۔"

لقب "گنج بخش" کی وجہ تسمیہ:

جب مدینہ منورہ میں بارگاہ رسالت ﷺ سے خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کو ہندوستان جانے کا حکم اور تبلیغ اسلام کی شمع روشن کرنے کی بشارت ملی تو آپ اجمیر شریف جاتے ہوئے لاہور پہنچے، اور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی اور چلہ کشی کی آج بھی داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں دائیں جانب ایک حجرۂ اعتکاف موجود ہے۔ یہ وہی حجرۂ عالیہ ہے جس میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں اعتکاف (چلہ) فرمایا تھا، چلہ پورا ہونے کے بعد جب آپ الوداعی حاضری دے کر روانہ ہو رہے تھے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ شعر جاری تھا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہ نما

(ضرورت مرشد جلد ۱، مرتب:۔ صوفی محمد اقبال قریشی، ص ۸۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

بس اسی دن سے لوگوں نے آپ کو گنج بخش کہنا شروع کر دیا۔

وصال باکمال:۔

وہ آفتاب جو غزنی کے ایک محلے ہجویر میں طلوع ہوا تھا اور جس نے ۴۳۱ھ میں لاہور

میں آکر اپنی روشنی سے اللہ کے ہزاروں بندوں کو منور کیا تھا۔ اب اسے لاہور میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ۳۴ سال سے زائد ہو چکے تھے، اور ۹۲ سال کی عمر کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی، ۳۴ سال کی تبلیغ نے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب اور پاک و ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا غلغلہ بلند کر دیا تھا۔ دور دور سے لوگ لاہور میں آکر داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تبلیغ سے مستفیض ہو رہے تھے، ایک تو یہ کیا کہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کیا، ان کے دلوں میں ایمان کی شعاعیں روشن فرمائیں، ان کے مزاج میں استقلال پیدا کیا اور دوسری طرف یہ اہم کارنامہ انجام دیا کہ اسلام کی تعلیم سے ان کو واقف کرایا، قرآن کی تعلیم سے روشناس کرایا اور ان کے ذہنوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کا جذبہ پیدا کیا، ۳۴ سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کرتے ہوئے اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو تشریف لے گئے۔ تاریخ وفات مؤرخین نے ۹ صفر ۴۶۵ھ، ۱۰۷۲ء بیان کی ہے، البتہ آپ کا سالانہ عرس ہر سال ۱۹، ۲۰ صفر کو منایا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس وقت لاہور میں سلطان ابراہیم غزنوی حکومت کر رہے تھے۔ یہ سلطان محمود غزنوی کی اولاد میں سے تھے۔ اور غزنویوں نے غوریوں کی مخالفت کے بعد لاہور میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ چنانچہ غزنویوں کی پنجاب میں حکومت کا سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک غوریوں نے اس علاقہ پر قبضہ نہیں کیا۔

حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کچھ دن کھلی اور کچی رہی، اس کے بعد سلطان ابراہیم غزنوی نے مقبرہ تعمیر کرایا، جس میں بعد کو وقتاً فوقتاً تبدیلیاں اور ترمیمیں ہوتی رہیں۔ ''کشف المحجوب'' جو آپ کی تصنیف ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ لاہور آئے تھے، اس وقت سلطان محمود غزنوی کے فرزند سلطان ناصر الدین مسعود لاہور پر حکومت کر رہے تھے، اور وفات کے وقت ان کے بیٹے سلطان ابراہیم ظہیر الدولہ کی حکومت تھی اور انہیں نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا تھا۔ اس کے بہت عرصہ بعد خانقاہ کا فرش اور ڈیوڑھی سلطان جلال الدین اکبر بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی۔

(گنج بخش فیض عالم ص ۵۹،۶۰۔مطبوعہ اویسی بک سٹال پیپلز
کالونیگوجرانوالہ)

حجۃ الاسلام الشاہ امام
حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ
حیات و خدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد دین وملت، الشاہ، امام احمد رضا خاں قادری، حنفی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت، علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری، حنفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۸۷۵ء میں اپنے دادا خاتمۃ المحدثین، امام المتکلمین علامہ محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ، ۱۸۸۰ء) کے گھر محلہ سوداگراں بریلی شریف (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قدر، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے کا نام حدیث مبارکہ کے مطابق محمد رکھا اور بحساب حروف ابجد اسم "محمد" کے اعداد سے آپ کا سال پیدائش ۱۲۹۲ھ ظاہر ہوا۔ محمد نام پر ہی عقیقہ ہوا عرف "حامد رضا" رکھا گیا۔ اس طرح آپ کا پورا نام محمد حامد رضا ہوا اور خان حسب ونسب کی نشاندہی کرتا ہے۔ خاص نے آپ کو حجۃ الاسلام کا لقب دیا جو حقیقت میں آپ کے علم وفضل کا اقرار ہے۔ اس کے علاوہ خواص سے آپ کو "شیخ الانام" اور جمال الاولیاء" جیسے خطاب بھی عطا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی صرف چھ سال کی تھی کہ آپ کے دادا جان (جو اپنے وقت کے عظیم عالم دین تھے) کا انتقال ہو گیا۔

تعلیم وتربیت:

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے اردگرد قرآن وسنت کی حکمرانی کو پایا، فقہ حنفی کا سکہ ہر سو چلتا ہوا نظر آیا۔ دین اسلام کی حمایت اور ہر باطل سے عداوت کو گھٹی میں سمایا۔ آپ نے علم وعرفان کے ماحول میں پرورش پائی۔ آپ کی ولادت کا سال ۱۲۹۲ھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بیسواں سال تھا۔ علم وعرفان کا آفتاب افق آسمان پر جگمگا رہا تھا، عالم اسلام وعالم اہل سنت میں آپ کا نام ایک عظیم محقق کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ آپ کے شیخ طریقت سید آل رسول قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ، ۱۸۷۹ء) اور آپ کے والد ماجد امام المتکلمین مولانا محمد نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ بقید حیات تھے۔ بریلی شریف اور مارہرہ شریف میں شریعت وطریقت کا

آفتاب چمک رہا تھا جس کی ضیاء سے سارا ہندوستان جگمگا رہا تھا۔ اس ماحول مشک بار میں آپ کی (مولانا حامد رضا خاں کی) تربیت شروع ہوئی۔

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی قدیم روایات کے مطابق اپنے والد ماجد (اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ) سے تمام کتب پڑھیں، آپ کی ذہانت وفطانت کا یہ عالم تھا کہ صرف انیس سال کے مختصر اور قلیل وقت میں تمام علوم میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۲۱۲ از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں تربیت کا یہ انداز رہا ہے کہ درسیات کی تکمیل کے بعد حضور پرنور شافع یوم النشور منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس وعظمت کے تقدس پر جان چھڑکنے کا جذبہ، فرق ہائے باطلہ کی دلائل سے خوب تردید اور فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی بقدر طاقت کی مشق برسوں کرائی جاتی ہے۔ بالکل اسی انداز میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی گئی۔ درسیات سے فراغت کے بعد ہی ۱۳۱۲ھ، ۱۸۹۵ء سے اپنے عم مکرم قوت بازوئے اعلیٰ حضرت، شہنشاہ سخن، استاذ زمن مولانا محمد حسن رضا خان حسن قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء تک اپنے والد نامدار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت میں تربیت کے مراحل طے کرتے ہوئے۔ اس دوران ہی آپ نے علمی وتحقیقی مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ استفتاء کے جوابات بھی دیئے اور تصنیف وتالیف کا تحقیقی کام بھی جاری رہا۔ آپ کے فتاویٰ جات قرآن وسنت اور فقہ حنفی کے اقوال سے پُر اور خوب محققانہ ہوتے تھے۔

درس وتدریس:۔

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔پی) میں درجۂ اعلیٰ میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کی مسند پر فائز ومتمکن

رہے۔ تفسیر بیضاوی شریف کے درس میں آپ حجۃ الاسلام کا کوئی ثانی نہ تھا۔

۱۳۲۳ھ میں اپنے والد گرامی کے ساتھ پہلی بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔ مدینۃ الرسول میں حضرت علامہ سید احمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اور مکہ معظمہ میں حضرت شیخ محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ دروس میں بھی شرکت فرماتے رہے۔ آپ کے علمی وتحقیقی مزاج کو دیکھ کر کئی اکابر علماء اور محققین نے آپ حجۃ الاسلام کو اپنی اسناد سے بھی بہرہ ور فرمایا، شیخ الفقہ، علامہ خلیل احمد خربوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کو عظیم محقق اور فقیہ، علامہ سید طحطاوی سے صرف دو واسطوں سے اسناد حاصل تھیں۔ آپ نے حجۃ الاسلام کو فقہ حنفی کی سند عطا فرمائی۔ جو کہ حجۃ الاسلام کے اعلیٰ پایہ کے فقہ حنفی کے ماہر ہونے کی دلیل ہے۔

بیعت وخلافت:۔

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، حضرت سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی خدمات دینیہ اور حق پر چٹان تو کیا پہاڑ کی طرح ڈٹ جانے کے جذبہ وعمل کو دیکھ کر آپ کے شیخ طریقت، حضرت سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت کے تاج مقدسہ سے بہرہ ور فرمایا۔ حضور سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت' الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو جمیع سلاسل عالیہ میں (جس قدر خود ان کو اجازت تھی) اجازت فرمائی اور تمام اوراد واعمال واشغال کا مجاز کیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نائب ومظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:۔

جس طرح اس جہان فانی میں لوگوں کو اپنی پوری اولاد میں سے ایک لائق بیٹے پر ناز ہوتا ہے اور وہ والدین کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد برحق، الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ پر بڑا ناز تھا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بڑی محبت اور پیار فرماتے تھے اور ناز فرمائیں بھی کیوں نہ ایسا بیٹا کوئی ہر گھر میں پیدا ہوتا ہے؟ نہیں بلکہ ایسے بیٹے تو

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور خوش بختوں کو ہی عنایت فرماتا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جس طرح اپنے والد ماجد امام المتکلمین مولانا نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وارث و امین اور ان کی مسند کے عظیم جانشین تھے۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والد ماجد کی مسند کے حقیقی جانشین مقرر ہوئے۔ آپ اپنے والد ماجد کی پوری زندگی میں انکے معاون و مددگار اور ان کے ہم راز و دست راست رہے۔ وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں رافضیوں، نیچریوں اور ندویوں کے ہر موڑ پر تعاقب سے لے کر تصدیقات حسام الحرمین اور الدولۃ المکیۃ کی تصدیقات تک ہر لحہ آپ کے ہم رکاب و پیر و کار رہے۔ حتیٰ کہ حرمین شریفین کی حاضری میں بھی اپنے والد ماجد کے ساتھی و ہمسفر رہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ پر پورا پورا اعتماد تھا بلکہ آپ حجۃ الاسلام کی تحقیقات علمیہ و خدمات دینیہ کو خوب سراہتے تھے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسا اعتماد تھا اس واقعہ سے خوب نکھر کر سامنے آئے گا۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محجی نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط پوکھیرا ضلع مظفر پور (جواب ضلع سیتامڑھی بہار میں ہے) ایک جلسہ کے لیے دعوت دی۔ آپ کثرت مشاغل علمیہ اور دینی مصروفیات کی بنا پر پوکھیرا تشریف نہ لے جاسکے۔ مگر آپ نے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نیابت میں پوکھیرا روانہ فرمایا اور ایک گرامی نامہ بھی تحریر کر کے ساتھ روانہ فرما دیا جس میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:۔

> ”اگر چہ میں اپنی دینی مصروفیات کی بناء پر حاضری سے معذور ہوں مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں، یہ میرے قائم مقام ہیں، ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی سمجھا جائے“۔

سید اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس گرامی نامہ کے ساتھ اپنا ایک قیمتی جُبّہ بھی حضرت محجی کی نذر بھیجا۔ یہ جُبّہ آج بھی صاحب سجادہ مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن کے پاس موجود ہے، عرس کے موقع پر اس جُبّہ کی زیارت ہوتی ہے۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۲۲ ازمولاناابراھیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بھار شریعت، بھادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نائب ومظہر اور قائم مقام کیوں نہ ہوں جب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

حَامِدُ مِنِّیْ اَنَا مِنْ حَامِد

حمد سے حمد کماتے یہ ہیں۔

(الاستمداد علیٰ اجیال الا رتداد صفحہ ٦٧ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بھارشریعت، بھادر آباد، کراچی)

یعنی حامد مجھ سے ہے اور میں حامد سے ہوں

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شہزادہ اکبر کے متعلق یوں فرمانا ایک طرف تو آپ کی حجۃ الاسلام سے انتہاء درجے کی محبت اور ناز کی دلیل ہے اور دوسری طرف آپ کی ایک زبردست کرامت کا بھی اظہار کرتا ہے وہ یہ کہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے، مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک ہی اولاد نرینہ تھی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئی تھی اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی سلسلہ آپ کے شہزادہ اکبر مولانا حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے آگے چلا اور آج خاندان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے ہی آگے چل رہا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جانشین حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو مقرر کیا اور اپنی نماز جنازہ پڑھانے کی بھی انہیں کے لیے وصیت ارشاد فرمائی۔

(وصایا شریف صفحہ ۸ از: مولانا حسنین رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے ایک جمعہ قبل لوگوں کو اپنا مرید کرنا چھوڑ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرنے کی تلقین وہدایت یوں ارشاد فرمائی:

”ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ میرا ہاتھ، ان کا مرید میرا مرید، ان سے بیعت کرو“۔

حاضری حرمین شریفین:۔

کون سا مسلمان ہے جس کے دل میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری وزیارت کا شوق نہ مچلتا ہو۔ کون ہے جس کے دل میں مہبط انوار الٰہیہ کی حاضری کی تڑپ نہ ہو۔ حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا سفر حج تو اپنے والد ماجد سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء میں ادا فرمایا، اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کی والدۂ محترمہ اور عم مکرم حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب بھی تھے۔ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس وانور اور مطہر میں حاضری کے لیے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کس طرح بے قرار رہتے تھے اس کا کچھ اندازہ آپ کے اس شعر سے ہوتا ہے:

اب تو مدینے میں لے بلا گنبد سبز دے دکھا

حامدؔ و مصطفیٰ تیرے ہند میں ہیں غلام دو

آپ بکثرت درود وسلام کا وظیفہ کرتے اور سرکار کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو انتہا درجے کا عشق اور محبت تھی۔ جب بھی سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کسی سے سنتے یا خود بیان کرتے آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں جاری ہو جاتا اور لب پر درود وسلام ہوتا۔ آپ کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل آپ کا دین اسلام کی خاطر زندگی کا لمحہ لمحہ صرف فرمانا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت ایمان کی علامت ونشانی ہے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کو اپنے لیے سرمایہ حیات وافتخار جانتے تھے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آن کی خاطر دل وجان سے قربان ہونے کے لیے ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔

سرکار کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضری کی کیفیت اپنے ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

حضورِ روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہو گی حامدؔ
خمیدہ سر، بند آنکھ، لب پر میرے درود وسلام ہوگا

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری بار سفر زیارت حرمین شریفین کا شرف ۱۳۳۴ھ میں حاصل کیا۔

زہد وتقویٰ:۔

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ متقی، پارسا اور نہایت ہی پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے۔ جوں ہی تدریس واستفتاء کی سرگرمیوں سے آپ کو فرصت ملتی آپ ذکر الٰہی اور اوراد ووظائف میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے جسم اقدس پر ایک پھوڑا نکل آیا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انجکشن لگانے کا کہا آپ نے فرمایا مجھے کتنی دیر بے ہوش رکھا جائے گا۔ ڈاکٹر نے کہا دو گھنٹے بے ہوش رکھا جائے گا۔ آپ نے سختی سے منع فرمادیا اور کہا کہ آپ مجھے دو گھنٹے بے ہوش رکھنا چاہتے ہیں جبکہ میں تو ایک لمحہ کے لیے بھی یاد الٰہی سے غافل نہیں رہ سکتا یہ کہہ کر منع فرمایا اور کہا کہ تم آپریشن کرو میں تکلیف اور درد کو برداشت کروں گا بالآخر ہوش کے عالم میں ہی دو گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا اور آپ نے اس تکلیف اور درد کے دوران بھی ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد جاری رکھا۔ یہاں تک کے آپریشن ختم ہو گیا۔ یہ منظر اور نظارہ دیکھ کر آپ کی ہمت واستقامت پر ڈاکٹر حیران وششدر رہ گیا۔

(افادات وملفوظات شیر اھل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعه)

اس سخت تکلیف کے دوران صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور نہ ہی زبان پر حرف شکایت لانا بلکہ ہنستے مسکراتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے غم اور تکلیف کو برداشت کرنا یہ ان اللہ والوں کا ہی خاصا ہے، آپ کا بے ہوشی کا انجکشن صرف اس لیے نہ لگوانا کہ دو گھنٹے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاؤں گا اور سخت تکلیف برداشت کر لینا اور ہوش میں آپریشن کروانا اور مسلسل یاد الٰہی میں رہنا اور زبان کو درود پاک سے تر رکھنا آپ کے کمال تقوی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قرب

پر بہترین دلیل ہے۔

سیرت و کردار:۔

انسانی زندگی کا سب سے بڑا کمال ان صفات وفضائل کا دلآویز مجموعہ ہوتا ہے جن میں سے کچھ اخلاقی خوبیاں ہیں اور کچھ اسلامی شمائل وخصائل، صورت کے حسن اور زیبائی سے زیادہ انہیں کمالات کا اجتماع انسان کی زندگی میں مطلوب ومقصود ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل ورحمت سے جس کو یہ دولت میسر آگئی وہ دین ودنیا میں کامیاب زندگی کا مالک ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ اسلام نے مکارم اخلاق پر کس قدر زور دیا ہے۔ نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل وتعلیم بھی قرار دیا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: ”بے شک میں اس لیے مبعوث کیا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں“۔

(القضاعی: مسند الشھاب، رقم الحدیث: ۱۱۶۵ جلد۲ صفحہ۱۹۲٬۱۹۳۔ مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ دمشق)

اُمت محمدیہ کی وہ نمایاں ہستیاں جو کائنات میں سیرت نبوی کی متحرک تصویریں تھیں۔ اخلاق وعادات کی خوبیوں کا مرقع رہیں دیکھنے والوں کا اس حقیقت پر اتفاق ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کو خدائے لم یزل نے خوبصورت وحسین بنانے کے ساتھ ساتھ پسندیدہ اخلاق سے بھی نوازا تھا۔ آپ بلند پایہ اخلاق کے مالک، متواضع تھے۔ اپنے وبیگانے سب ہی آپ کے حسن سیرت اور حسن اخلاق وکردار کے معترف تھے۔ آپ عشاقانِ مصطفیٰ اور غلامان مصطفیٰ کے لیے سایہ شجر دار اور شاخ گل کی مانند لچک دار تھے اور ہر گستاخ وبے ادب کے لیے برہنہ تلوار تھے جیسا کہ فرماتے بریلی کے تاجدار تھے اور حجۃ الاسلام اس شعر کے پورے آئینہ دار تھے:۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

(حدائق بخشش حصه دوم صفحه ۱۸۲ مطبوعه پروگریسو بکس 40۔ بی اُردو بازار لاهور)

جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وار سے ہر گستاخ و بے ادب کے محلات میں زلزلہ بپا ہو جاتا تھا۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی للکار سے بھی ہر گستاخ و بے ادب کے درو دیوار کانپ اٹھتے، بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہر شاگرد سے بددین خوب گھبراتے تھے۔ جس کاذکر خود سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

تیرے رضا پر تیری رضا ہو — اس سے غضب تھراتے یہ ہیں

بلکہ رضا کے شاگردوں کا — نام لیے گھبراتے یہ ہیں

نجدیہ میں ہلچل رہے ان کی — جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں

(الاستمداد علی اجیال الا رتدادصفحه ۶۷،۶۹ مطبوعه مکتبه برکات المدینه جامع مسجد بهار شریعت، بهادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور شاگردوں سے بڑی محبت اور شفقت فرماتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ کلکتہ کے طویل سفر سے تھکے ہوئے بریلی شریف پہنچے ابھی سواری سے اترے بھی نہ تھے کہ بہاری پور کے ایک آدمی نے جو پہلے سے بریلی شریف پہنچ چکا تھا اور اس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر مرگ پر پڑا تھا اس نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا:

”حضور روز ہی دیکھ جاتا ہوں لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لیے دولت کدے پر معلوم کر کے واپس مایوس لوٹ جاتا تھا میرے بھائی حضور کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل نہیں سکتے، ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کر لوں“۔

اس آدمی کا اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اس پر بیٹھے بیٹھے ہی اپنے چھوٹے صاحبزادے محمد حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۴ھ،۱۹۱۶ء) کو آواز دی اور فرمایا کہ یہ سامان اتروالو میں بیمار کی عیادت کر کے آتا ہوں اور آپ فوراً اس شخص کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا کلکتہ سے بریلی شریف کا طویل سفر طے کر کے کئی روز کے بعد گھر پہنچنا اور سفر کی تھکاوٹ کو نظر انداز کر کے اور اپنے آرام کو بالائے طاق رکھ کر اپنے ایک مرید کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جانا آپ کے اخلاق حسنہ اور کردار کی بلندی و رفعت پر دال ہے۔

جب شب برأت آتی تو سب شاگردوں، مریدوں، خادموں، بچوں، بڑوں، ہمسائیوں سے معافی مانگتے اور کہتے ''اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہو تو معاف کر دو اور کسی کا حق رہ گیا ہو تو بتا دو''۔

الغرض حجۃ الاسلام فرمان خدا: ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ''

ترجمہ: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

(کنزالایمان)(پارہ :٢٦ سورۃ الفتح آیت :٢٩)

اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ''الحب فی اللہ و البغض فی اللہ''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی محبت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی بغض''۔

(دیلمی، مسند الفردوس وھوالفردوس بمأثور الخطاب، باب الحاء رقم الحدیث:٢٧٨٦ جلد٢ صفحہ١٥٥ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

مہمان نوازی و تکریم سادات کرام:۔

مہمانوں کی پذیرائی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا عام دستور تھا۔ آپ کا دولت کدہ مہمانوں کے لیے ہمیشہ مہمان خانہ اور طلباء کے لیے لنگر خانہ رہا۔ ہر آنے والا آپ کے دستر خواں کا خوشہ چیں ہوتا۔ آپ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے معاصر بلکہ اصاغر علماء کے ساتھ بھی یہ معمول تھا کہ آپ مہمانوں کی ضروریات کا خود خیال کرتے۔ جلسوں میں وہ امور جو خدام اور کارکنان کے ذریعے انجام دیئے جاتے آپ خود انجام دیتے تھے۔

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٣٩٩ھ) سے مولانا ابراہیم خوشتر روایت کرتے ہیں کہ:

''دارالعلوم منظر اسلام کا عظیم الشان اجلاس بریلی شریف میں ہورہا تھا علماء کا ہجوم، مریدین، معتقدین کا شاندار اجتماع تھا ہر شخص کی پذیرائی کا اُس کی حیثیت کے مطابق انتظام تھا کہ علی الصباح مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے دستک سی، دروازہ جو کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خود حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ گرم پانی کا لوٹا لیے وضو کے لیے ایستادہ تھے''۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۷۵ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

سادات کرام خصوصاً مارہرہ شریف کے صاحبزادگان و مخدوم زادگان کے سامنے تو بچھے جاتے اور اُن کا ادب اس طرح بجالاتے جس طرح ایک غلام اپنے آقا کا ادب بجالاتا ہے۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی حد درجہ کی انسیت و الفت تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسہ خصوصاً بریلی شریف کے جلسوں میں ان کا خوب تعارف کراتے اور آداب بجالاتے۔

حسن صورت:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خداداد حسن و جمال کا حال یہ تھا کہ ہندوستان کے اکابر علماء متفقہ فیصلہ دیتے کہ نگاہوں نے آپ سے زیادہ حسین و جمیل چہرہ نہیں دیکھا پھر اس پر لباس کی سج دھج مزید برآں ہوتی تھی۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں سے ایسا روشن تھا کہ بس دیکھنے والے کا یہی دل کرتا کہ وہ حضرت کے روشن چہرہ کو دیکھتا ہی رہے۔ آپ کے پر وجیہہ اور پر رونق چہرہ کو دیکھ کر نہ جانے کتنے غیر مسلم حتیٰ کہ عیسائی پادری بھی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر داخل اسلام ہوئے۔

۱۹۳۴ء میں حضرت خواجہ غریب نواز، معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر اجمیر شریف کئی بڑے ہندو کایست صرف حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے، وہ یہ کہتے تھے کہ:۔

''یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق وصداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں'' یہی نہیں جے پور، گوالیر، چتوڑگڑھ اور اودے پور کے راجگان بھی آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر رہتے تھے۔ آپ جب کبھی اپنے مریدوں کے ہاں یا پروگراموں کے سلسلہ میں ان علاقوں میں تشریف لے جاتے، تو کئی راجگان آپ کی زیارت کے لیے وہاں موجود ہوتے۔ کئی بدمذہب اور بے دین صرف آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی تائب ہوجاتے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف جانے والے اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے:

''وہاں بریلی شریف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ میں جا کر اُن کے بڑے صاحبزادہ صاحب حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ضرور کیا کرنا وہ قطب الوقت ہیں''۔

حضرت امیر ملت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ محبت تھی جب آپ لاہور تشریف لائے تو امیر ملت سرکار آپ کو اپنے ہمراہ علی پور سیداں شریف بھی لے گئے تھے۔

(مجلہ فکر سوادِ اعظم، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ جلد۴ شمارہ نمبر۵ صفحہ ۲۰)

یہ تو تھا آپ کے چہرہ کا حال مگر ان کی شگفتہ باتوں کا بھی یہ عالم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑتے تھے، آپ جس محفل یا جلسہ میں تشریف فرما ہوتے آپ ہی جانِ محفل ہوتے۔ آپ کا بیان ہزاروں دلوں کی اُجڑی بستیوں پر ابرِ کرم بن کر برستا اور آپ کے تقریباً ہر خطاب میں کئی بدمذہب و بے دین تائب ہوتے نظر آتے اور کئی متزلزل نظریات والے اپنے نظریات میں چٹان جیسی پختگی لے کر جاتے۔ الغرض آپ کا حسن و جمال، عمامہ کی بندش داڑھی کی وضع قطع اور پاکیزہ صاف ستھرا لباس، بزرگی اور علم و تحقیق کے عطر سے معطر خطاب ایسا ہوتا کہ ہزاروں لوگ جلسہ گاہ میں اُمنڈ پڑتے۔

عربی زبان وادب پر ملکۂ تام:-

جیسے حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال شہرہ آفاق اور بے مثل و مثال تھا اسی طرح

بلکہ اسی سے بھی کئی گنا بڑھ کر آپ کی زبان دانی، فصاحت وبلاغت، نثر نگاری، شاعری، علم وفضل، تفقہ فی الدین اور خصوصاً عربی زبان وادب پر عبور اور مہارت تامہ تھا۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، حضرت، علامہ مفتی محمد اعجاز ولی خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء حجاز مقدس حرمین طیبین کے وزیر دفاع حضرت سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ ان مظالم کا ذکر کررہے تھے جو اہل حرمین اور مقابر مقدسہ پر کیے جارہے تھے۔ حضور سیدنا حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ان سے برجستگی میں اور فصیح وبلیغ عربی میں گفتگو فرمارہے تھے''۔

آپ کی عربی دانی اور قابلیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شیخ سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں نے اکناف واطراف ہند میں دورہ کیا مگر ایسی تیز اور سلیس نفیس عربی بولنے والا دوسرا نظر نہیں آیا''۔

اسی طرح ایک مرتبہ ترکی میں سے حضرت محمد مالکی ترکی تشریف لائے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے بھی عربی میں گفتگو ہوئی۔ حضرت محمد مالکی ترکی نے آپ کی عربی دانی اور فصاحت پر یوں تبصرہ کیا:

''میں نے طول وعرض ہند کا دورہ کیا مگر ان جیسا عربی بولنے والا نہ ملا''۔

۔ (مجله فکر سواداعظم، جمادی الاولیٰ ١٤٣٦ھ جلد٤ شماره:٥صفحه٢٤)

ڈاکٹر محمد عبدالنعیم عزیزی ایڈیٹر اسلامک ٹائمز اُردو (محلہ جسولی بریلی شریف) آپ کی عربی دانی پر ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں:۔

''حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار دارالعلوم معینیہ اجمیر شریف میں طلباء کا امتحان لینے اور دارالعلوم کے معائنہ کے لیے دعوت دی گئی، طلبہ کے امتحان وغیرہ سے فارغ ہو کر جب آپ چلنے لگے تو مولانا معین الدین صاحب نے دارالعلوم کے معائنہ کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا فقیر تین زبانیں جانتا ہے، عربی، فارسی اور اُردو آپ جس زبان میں کہیں لکھ دوں،

مولانا معین الدین صاحب اس وقت تک (شاید) حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت سے مکمل طور پر متعارف نہیں تھے، انہوں نے کہہ دیا عربی میں تحریر کردیجئے۔

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قلم برداشتہ کئی صفحہ کا نہایت ہی فصیح و بلیغ عربی میں معائنہ تحریر فرمادیا، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرح قلم برداشتہ لکھنے پر (مولانا) معین الدین صاحب حیرت زدہ ہورہے تھے...... کیوں کہ ان کو بھی اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا۔ جب معائنہ لکھ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ چلے آئے تو بعد میں اس کے ترجمہ کے لیے مولانا مرحوم بیٹھے تو انہیں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عربی سمجھنے میں بڑی دقت پیش آئی بمشکل تمام لغات دیکھ دیکھ کر ترجمہ کیا وہ بھی پورا ترجمہ نہیں کرسکے، بعض الفاظ انہیں لغت میں بھی نہ ملے بعد میں انہیں وہ الفاظ عرب علماء کی زبانی اور کچھ ان کی کتب سے حاصل ہوئے تب جاکر انہیں ان محاوروں کا علم ہوا۔

اسی لیے عرب کے بڑے بڑے علماء حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ:

"ان کی عربی زبان، ان کی گفتگو اور تحریر سب کچھ اہل عرب جیسی بلکہ ان سے بہتر ہے"۔

(فتاویٰ حامدیہ مقدمہ صفحہ ۵۹، ۶۰ مطبوعہ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور)

مفسر قرآن، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اکثر فرماتے تھے:

"عصر رواں میں حجۃ الاسلام جیسا عربی زبان کا ماہر میں نے کسی کو نہ دیکھا"۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، شیر اہل سنت، مناظر اہل سنت، فاتح خارجیت رافضیت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (سانگلہ ہل، المتوفی ۱۹۸۱ء) نے ایک مجلس میں فرمایا کہ:

"ابو الکلام آزاد نے سیدی و مرشدی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری مارہروی، رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی زبان میں مناظرے کا چیلنج کیا۔ آپ نے مناظرے کا چیلنج قبول کرتے ہوئے ساتھ یہ شرط بھی رکھ دی کہ مناظرہ بے نقطہ عربی میں ہوگا، یہ جواب سن کر اس نے راہ فرار میں ہی اپنی عافیت جانی اور راہ لیتا بنا"۔

(افادات وملفوظات شیر اهل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعه)

خودداری واستغناء:۔

زہد وقناعت کے شجر طوبیٰ کے بہترین برگ وبار، خودداری واستغناء اور بے نیازی ہیں۔ جس مرد قلندر کی سرشت میں زاہدانہ رنگ وبو کی آمیزش ہو وہ ان اوصاف سے یقیناً سرفراز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انسان کج کلاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہے۔ روٹی کے چند سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرنے والا یہ بے نیاز بادشاہان تخت وتاج کی سطوت وشوکت سے بھی مرعوب نہیں ہوتے۔ تاریخ اسلام ہی ہمیں یہ واقعہ سناتی ہے کہ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت قبیصہ بن عقبہ کے تذکرہ کو حافظ شمس الدین الذھبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے جن سوانحی خاکوں سے ان کی کتاب زندگی کو آرائش دی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

"دلف نامی امیر وکبیر اپنے خدام کے ساتھ ایک مرتبہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ملاقات کے لیے آیا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ دلف کا نام سنتے ہی نیازمندانہ باہر دوڑ پڑیں گے لیکن جب کافی وقت گزر گیا اور آپ باہر تشریف نہ لائے تو لوگوں نے آپ کو جا کر عرض کیا:

ابن ملك الجبل على الباب وأنت لاتخرج؟

ملک جبل کا شہزادہ آپ کے دروازہ پر کھڑا ہے اور آپ باہر ہی نہیں تشریف لاتے؟ یہ سن کر آپ کس شان ووقار سے باہر آئے فخرج وفی طرف ازاره كسر خبز آپ روٹی کے خشک ٹکڑے تہبند کے دامن میں لیے ہوئے باہر نکلے اور ارشاد فرمایا:

من رضى من الدنيا بهذا مايصنع بابن ملك الجبل؟

جو شخص دنیا میں ان سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرلے اُس ملک جبل کے شہزادے کی کیا پرواہ ہے۔

(الـذهبی، تنكرة الحفاظ، الطبقة السابعة، ترجمة الباب: ۳۷۰ قبصة بن

عقبة بن محمد الحافظ الثقة المكثر أبو عامر السوائی الکوفی جلد۱صفحہ۲۷۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور)

واقعتاً یہی ہے کہ جن علماء حق کی گردنیں صاحب اقتدار کے سامنے نہ جھکیں یہ وہی تھے جنہوں نے دنیا کے قلیل حصہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قناعت کی پس اس اُمت کا اخیر جو اگلوں کی روایات ومثالوں سے خالی نہیں اس میں بھی علماء حق کی قناعت واستغناء پیشگی کی روایات موجود ہیں۔حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی ان اکابر کی ان روایات کے پورے پورے امین اور آئینہ دار تھے۔ ہندوستان میں آپ کا حلقہ ارادت خاصا وسیع تھا، ہندوستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں آپ کے گیسوئے محبت کے اسیر، علماء مشائخ، ارباب دولت وریاست بھی لوگ تھے مگر آپ کی زندگی میں حرص وہوس، جلب ومنفعت کا دور دور تک نام نشان نظر نہیں آتا بلکہ آپ کی زندگی میں خودداری، استغناء وقناعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔اس حقیقت کی شاندار عکاسی آپ کے اس مکتوب سے ہوتی ہے لکھتے ہیں:

"عزیزم مولوی امانت رسول سلمہٗ کا خط دیکھا، مولیٰ تعالیٰ انہیں دونوں جہان کی نعمت ودولت سے سرفراز کرے۔ان کی ہمدردی کا شکریہ، دل سے دعائے خیر کے سوا کیا ہوسکتا ہے مگر فقیر کوئی زبردست دنیادار عبدالدرہم، عبدالدینار فقیر نہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کی روش میرے لیے بہترین اسوہ ہے۔ میں نے ناظم نلگنڈہ عزیز محترم منشی شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی تحریک پر جب بارہ سو روپے ماہوار کی جگہ پر نظر نہ کی تو اب چھ سو روپے کی ملازمت کرکے کیا دنیا طلبی کروں گا۔نواب رامپور نے پچاس ہزار روپے خانقاہ شریف کے نام سے دینے کا لالچ دیا اور بار باران کے خطوط بنام فقیر آئے۔مگر الحمد للمولیٰ تعالیٰ کہ فقیر نے اصلاً توجہ نہ کی۔ مولیٰ تعالیٰ دینِ حق کا خادم رکھے اور اس کی سچی خدمتوں کی توفیق رفیق فرمائے اور خلوص نیت واخلاص عمل کے ساتھ خالصاً لوجہ اللہ خدمت دینِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چلائے اس پر مارے اور اسی پر محشور فرمائے، آمین۔ میں جب کبھی حیدرآباد گیا ان

سے ملوں گا انہیں مطلع کروں گا یہ میرا کام نہیں کہ میں اپنی مبالغہ آمیز تعریفوں کے اشتہار چھپوا کر وہاں بھیجوں اور دنیا سازی سے طلب دنیا کا جال بچھاؤں۔ جب جاؤں گا اپنے کسی عزیز کے یہاں قیام کروں گا۔ جس سے میرا روحانی یا خونی رشتہ ہوگا۔ بڑے بڑے رؤسا سے میرا کوئی علاقہ وواسطہ نہیں، رہی دین کی خدمت وہ جس طرح میرا رب مجھ سے لے میں اس کے لیے ہر وقت حاضر ہوں۔ والدعاء"

فقیر محمد حامد رضا خاں غفرلہ

خادم سجادہ وگدائے آستانہ رضویہ بریلی

دوم شعبان الخیر ۱۳۵۲ھ روز دوشنبہ

(تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۲،۲۰۱ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

اس مکتوب گرامی سے آپ کے استغناء کا وہ مقام معلوم ہوتا ہے جو اللہ رب العزت اپنے خاص بندوں میں سے کسی کسی کو عطا فرماتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تخت وتاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

اولاد وامجاد:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف "جیلانی میاں" تھے اور چھوٹے بیٹے حضرت علامہ مولانا محمد حماد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف "نعمانی میاں" تھے۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:۔

(1) جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:۔

جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اکبر تھے۔ آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ کے دن ہوئی۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ابھی حیات ظاہری کے ساتھ زندہ تھے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا ہے کہ آپ کے دادا جان سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان اور بریلی شریف کے معززین کی موجودگی میں ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ کو بروز چہار شنبہ آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی گئی۔

(حیات مفسر اعظم ہند رحمة الله علیه صفحه ۱۳ ازمفتی عبدالواجد قادری)

صرف یہی نہیں بلکہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”یہ میرا پوتا میری زبان ہوگا“۔ بعد میں سب نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت عظیمہ کا مظاہرہ منظر اسلام کے درجات حدیث وتفسیر، ہندوستان کے طول وعرض میں آپ کی تقاریر اور مسلک اہل سنت وجماعت کی ہندوستان گیر خدمت واشاعت میں بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ آپ کی حیات ”لسان رضا“ کی بشارت کا پورا مصداق ٹھہری۔ درس وتدریس میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ ”صحیح المسلم“ اور ”الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھاتے ہوئے ان کی شروح پیش نظر ہوتیں اور یوں محسوس ہوتا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت جلوہ گر ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا کہ الفاظ سے گزر کر معانی میں پہنچ جاتے اور قال کو چھوڑ کر سراپا حال ہو جائے۔ اپنے اسلاف کی طرح برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے خاصا شغف رکھتے۔ معتقدات میں ان کی تصانیف ازبر ہوتیں مسلک کے اثبات میں دلائل کے انبار لگا دیتے۔ ان کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے یہاں تک کے ان کے مزار سے بھی استفادہ کرتے۔

(حیات مفسر اعظم ہندصفحه ۱۳ از مفتی عبدالواجد قادری)

آخر آپ علم وعرفان کے دریا بہا کر ۱۱ صفر المظفر ۵۸۳۱ بروز ہفتہ مطابق ۱۲ جون ۱۹۶۵ء علی الصبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(2) نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے

چھوٹے پوتے نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور پانچ سال سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اس کے بعد پرورش وتربیت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی ہوتی رہی۔ آپ سفر وحضر میں بھی اکثر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتے تھے۔

آپ کی شادی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں بریلی شریف میں ہی ہوئی۔ آپ کا وصال پُر ملال ۱۳۷۵ھ، ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ آپ کراچی میں مدفون ہیں۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی دین حق پر استقامت اور آپ کی حق گوئی وبے باکی کسی کرامت سے کم نہ تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم ولی تھے آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور صادر ہوا صرف ایک کرامت بطور مثال بیان کی جاتی ہے:

بنارس کے ایک ہندو کی شادی کو کئی سال بیت چکے تھے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جب وہ اپنے پنڈتوں اور گروؤں سے مایوس ہوگیا تو آپ کا شہرہ سن کر حاضر ہوا اور آپ سے اولاد کی دعا کے لیے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا تمہارے ہاں ایک نہیں ان شاء اللہ دو لڑکے ہوں گے اور نام بھی تجویز فرما دیا۔ اگلے ہی سال اس ہندو کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور کچھ سال بعد دوسرا بیٹا بھی پیدا ہوگیا۔ پہلے بیٹے کی ولادت کے بعد ہی ہندو آپ کے دست حق راست پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ سبحان اللہ۔

خلفاء وتلامذہ:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے اور جامع الکمالات بزرگ تھے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی جو دنیا کے ہر کونے پر موجود تھے، بریلی شریف کے اطراف واکناف، اودے پور، چتوڑ گڑھ، جے پور، جودھپور، کان پور، بنارس، سلطان پور، فتح پور اور صوبہ بہار وغیرہ میں تو آپ کے مرید ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ ذیل میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء وتلامیذہ کے اسماء ہدیہ ناظرین ہیں:

(1) مفسر اعظم ہند، مولانا محمد ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اکبر (المتوفی ۱۹۶۵ء)

(2) حضرت، مولانا حماد رضا خان عرف نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اصغر (المتوفی ۱۹۵۶ء)

(3) حضرت، مولانا ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۵ء)

آپ مولانا ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔

(4) مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی رحمۃ اللہ علیہ علیم آباد (انڈیا) (المتوفی ۱۹۳۵ء)

(5) مولانا ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پوکھریروی مظفر پوری (المتوفی ۱۹۵۱ء)

(6) مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون گجرات (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(7) شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون پیلی بھیت (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(8) مفسر قرآن، غازی کشمیر، مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری الوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۱ء)

(9) محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۲ء)

(10) اجمل العلماء مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۳ء)

(11) مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودھ پوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون حیدر آباد سندھ (المتوفی ۱۹۷۰ء)

(12) مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون لاہور (المتوفی ۱۹۷۳ء)

(13) مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۱ء)

(14) شیر اہل سنت حضرت مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل (المتوفی ۱۹۸۱ء)

(15) عظیم محدث مولانا محمد احسان علی مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۲ء)

(16) حضرت علامہ محمد سعید شبلی فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۴ء)

(17) مداح الرسول صوفی عزیز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۴ء)

(18) مولانا شاہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم کان پور (المتوفی ۱۹۸۳ء)

(19) شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء)

(20) شیخ القرآن مولانا عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ)

(21) مولانا تقدس علی خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۸ھ)

(22) مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ

(23) مولانا رضی احمد ماہر رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(24) مولانا قاضی فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریعت بہار

(25) مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری رحمۃ اللہ علیہ مدفون تلہر ضلع شاہ جہاں پور

(26) مولانا ظہیر الحسن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مدفون اودے پور۔

مسجد شہید گنج کے لیے خون کا نذرانہ:۔

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں ۸ نومبر ۱۹۳۵ء، ۱۳۵۴ھ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلے میں بعد نماز جمعہ شاہی مسجد لاہور سے فرزندانِ توحید در سالت ایک میل لمبا اسلحہ بند جلوس پولیس کے پہرہ میں روانہ ہوا۔ اس تاریخی اجتماع میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا شوکت علی، نواب محمد اسمٰعیل خاں، مولانا غلام بیگ نیرنگ ایم۔ ایل۔ اے، مولانا مظہر الدین (مدیر الایمان دہلی)، مولانا عبد القدیر بدایونی، مخدوم پیر صدر الدین گیلانی کے علاوہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی شریک تھے۔

(محمد صادق قصوری: انوار امیر ملت صفحہ ۶۳، ۶۶)

جب جلوس دہلی دروازہ لاہور سے گزر رہا تھا کسی ہندو نے ایک پتھر پھینک دیا جو حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت سید ابوالبرکات نے اپنے رومال سے چھپا دیا تا کہ مسلمان مشتعل نہ ہوں۔

(سیّدی ابوالبرکات، صفحہ ۳۵، تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۳ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

مسند افتاء پر جلوہ گری:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے اصول ومعانی اور اس کے جزئیات ومبادیات پر ملکۂ راسخہ رکھتے تھے، شاید ہی کوئی باب ایسا ہو جس کی جزئیات ومبادیات سے آپ متحضر نہ ہوں۔ افتاء کا میدان انتہائی دشوار گزار ہونے کے باوجود آپ کے فتاویٰ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ اس سنگلاخ میدان کے بھی یگانہ روزگار شہسوار تھے کیوں نہ ہوتے جب مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی مہر میں درج تاریخ ۱۳۱۲ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فراغت کے فوری بعد مسند افتاء پر متمکن فرما دیا تھا۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ء سے لے کر ۱۳۶۲ھ تک فتویٰ نویسی فرمائی۔ آپ کے اس پچاس سالہ فتویٰ نویسی کے دور سے یہ امر اظہر من الشمس وابیض من الامس ہو جاتا ہے کہ آپ کو فتویٰ نویسی کے فن میں بھی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کماحقہ نیابت حاصل رہی ہے۔ اگرچہ دوسرے دینی امور کی مصروفیات میں سارے فتاویٰ کی نقل کا اہتمام نہ ہو سکا۔ افسوس اگر آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ رکھا جاتا۔ کاش آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ کرنے کا انتظام ہو جاتا تو آج ہر مفتی اور اہل علم کے لیے ایک عظیم فقہی سرمایہ ثابت ہوتا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا رنگ جھلکتا ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ آپ درس وتدریس کے علاوہ فتاویٰ نویسی میں

اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ بٹاتے رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے والد ماجد کی صحبت فیض سے یہ مقام رفیع حاصل ہوا کہ قاری آپ کا تبحر علمی، فقیہانہ بالغ نظری، طرز استدلال اور طریق اسناد کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ آپ نے اپنے فتاویٰ میں جزئیات کے استنباط اور طریق استدلال میں ان تمام جہات اور اصولوں کو مدنظر رکھا ہے جو ایک بالغ نظر فقیہ کے لیے ضروری ہے۔

تصنیفات وتراجم:۔

درس وتدریس کے انہماک، ذکر ونوافل کی یکسوئی، مہمانوں کی کثرت، اور گوناگوں مشاغل کے ہجوم کے باوجود حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں شروع ہی سے تصنیفی ذوق اور تحریری کام میں انہماک ودیعت تھا۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ آپ نے دوران تعلیم ہی اپنی درسیات کی امہات الکتب، خیالی، توضیح وتلویح، بیضاوی شریف، ہدایہ اخیرین اور صحیح البخاری پر حواشی لکھ کر اپنے والد ماجد کے زمانہ طالب علمی کی یاد تازہ کردی تھی۔

مندرجہ ذیل سطور میں آپ کی تصنیفات اور ترجم کی نامکمل فہرست پیش کی جارہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(1) فتاویٰ حامدیہ،

(2) بیاض پاک حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ (نعتیہ دیوان) (۱۳۱۰ھ)،

(3) حواشی کنز المصلی (۱۳۲۳ھ،۱۹۰۵ء)،

(4) اجلی انوار الرضاء (۱۳۳۴ھ،۱۹۱۵ء)،

(5) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ کا اُردو ترجمہ (۱۳۲۳ھ،۱۹۰۵ء)،

(6) الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)،

(7) سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنۃ (۱۳۳۲ھ،۱۹۱۳ء)،

(8) الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ (۱۳۴۰ھ،۱۹۰۶ء)،

(9) سد الفرار، (10) تمہید وترجمہ کفل الفقیہ الفاہم (۱۳۴۰ھ،۱۹۰۶ء)،

(11) حاشیہ ملا جلال،

(12) اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال۔

وصال با کمال:۔

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال با کمال سے ایک سال پہلے ہی اپنی رحلت کے حالات وکوائف بیان فرمانے لگے تھے۔اس بات پر روشن دلیل آپ کی یہ کرامت بھی ہے:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر قبر کو ڈھکنے کے لیے اپنے خادم فدایار خاں سے پتھر لانے کو کہا، مگر ایک پتھر کے بجائے دو پتھر لانے کو کہا۔(جبکہ ایک قبر کو ڈھکنے کے لیے ایک ہی پتھر کافی تھا)

فدایار خاں صاحب یہ سن کر پریشان ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ دوسرا پتھر اپنی قبر مبارک کے لیے فرمارہے ہیں۔شاید جلد ہی حضرت بھی وصال با کمال فرمانے والے ہیں، وہ غمگین ہو گئے اور عرض کی حضور دو کی کیا ضرورت ہے؟ ایک کیوں نہ لائیں؟ اس پر آپ نے فرمایا، پتھر بڑی مشکل سے ملتا ہے، بعد میں دوسرا پتھر لانے کے لیے تمہیں ہی پریشانی ہوگی۔اس اشارہ سے فدایار خاں صاحب اور دوسرے لوگوں کو اور بھی یقین ہو گیا کہ حضرت کو خبر ہے کہ وہ بھی جلد ہی وصال با کمال فرمانے والے ہیں۔اسی لیے دوسرا پتھر لانے کو فرمارہے ہیں۔

بہر حال فدایار خاں صاحب حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کر کے ایک ہی پتھر لائے والدہ ماجدہ کے پردہ فرمانے کے کچھ ہی ایام بعد حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی وصال فرما گئے۔آپ کی تدفین کے سلسلہ میں قبر شریف ڈھکنے کے لیے پتھر تلاش کرنے میں انتہائی دشواری پیش آئی۔

اللہ اکبر! حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے وصال کی خبر تھی اور یہ بھی علم تھا کہ پتھر دستیاب کرنے میں احباب کو دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔یہی وجہ تھی کہ والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر اپنے لیے بھی پتھر لانے کو فرمادیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال با کمال کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرما

کرتے تھے زبان سرکار پر درود وسلام اورذکر میں مشغول ہوگی روح قرب ووصال کے چھلکتے ہوئے کیف وسرور کے جام سے محفوظ ہوگی پھر ہو بہو ایسے ہی ہوا۔شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۴۳ء عین اس وقت جب آپ عشاء میں تشہد میں "السلام علیك ایها النبی" پڑھ رہے تھے وصال باکمال فرمایا۔

نماز جنازہ:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت عظمیٰ آپ کے شاگرد رشید وخلیفہ مجاز تاجدار مسند تدریس، محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث قبلہ ابوالفضل علامہ محمد سردار احمد نوراللہ مرقدہ کے حصہ میں آئی۔

مزار پرانوار:۔

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار روضہ اعلیٰ حضرت کے جانب مغرب "گنبد رضا" میں واقع ہے جو ہر خاص وعام کے لیے زیارت گاہ عام ہے۔آپ کا عرس مبارک "عرس حامدی" کے نام سے ہر سال ۱۷ جمادی الاولیٰ کو ہوتا ہے۔اسی موقع پر جامعہ رضویہ منظر اسلام کے طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہے۔

برصغیر میں صوفیائے کرام
کی دینی خدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

صوفیاء کرام کے بارے میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی کا جو تاثر ہے منجملہ دیگر تاثرات کے یہ بھی غلط ہے اگر انصاف کی نظر سے صوفیاء کرام کی زندگیوں کا جائزہ لیا جائے تو صوفیاء کی زندگی آرام وآسائش، عافیت اور اطمینان کی نہیں بلکہ جدو جہد اور کشمکش کی زندگی دکھائی دیتی ہے نامساعد فضاء، ناسازگار ماحول اور ناخوش گوار حالات میں دینی وملی فرائض کی انجام دہی صوفیاء کرام کا کام ہے کٹھن حالات میں جو سخت کام صوفیا کرام نے کیا اسکا تصور بھی انسان کو لرزا دیتا ہے اور صوفیا کرام کی محنت، سخت کوشی اور اخلاص وایقان کا قائل بنا دیتی ہے۔

برصغیر پاک وہند میں اشاعت اسلام کا سہرا صوفیا کرام کے سر ہے صوفیا کی کوششوں کا ذکر کئے بغیر برصغیر کی اشاعتِ اسلام کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی لیکن جن حالات میں صوفیا کرام نے اشاعت اسلام کا کام انجام دیا اسے وہی شخص جان سکتا ہے جسے ہندوستان کی اخلاقی او رمعاشرتی حالت کا کماحقہ علم ہو اس وقت کے ہندوستان کی معاشرتی اور اخلاقی حالت کیا تھی؟ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں ذاتوں کی تقسیم کچھ اسطرح تھی۔

(ا) برہمن (مذہبی پیشوا) (۲) کھشتری (لڑنے والے) (۳) ویش (زراعت وتجارت کے پیشے والے) (۴) شودر (خادم، غلام)

برہمن: یہ برہموں کے لئے وید کی تعلیم اور خود اپنے لئے اور دوسرں کے لیے

کھشتری: ان کو حکم تھا کہ خلقت کی حفاظت کریں چڑھاوے چڑھائیں اور وید پڑھیں

ویش: ان کو حکم تھا کہ مال مویشی پالیسی تجارت لین دین اور زراعت کریں

شودر: شودر کو حکم تھا کہ وہ ان سب کی غلامی وخدمت کریں

اور غلامی کی کیفیت یہ تھی کہ اگر شودر کسی برہمن کو ہاتھ لگائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا اگر اس بات کا دعوی کریں کہ: [illegible] وہ (برہمن تعلیم دے سکتے ہیں تو ان (شودر) کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا جاتا ہے یا پلایا جاتا حتی کہ کتے، بلی، مینڈک، کوے اور شودر کے مارنے کا کفارہ برابر تھا

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر : ص666مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

صوفیا کا اس ماحول میں انسانی مساوات اور وحدت کی آواز بلند کرنا جہاں ایک طرف انقلاب آفرین تھا وہاں حیات بخش بھی تھا۔

تاریخ کو ان (صوفیاء کرام) پر آج تک ناز ہے کہ ناساز حالات کے باجود ان ہستیوں کے منہ سے جو کچھ نکلتا سیدھا دل پر پڑتا الفاظ جتنے سادہ ہوتے تاثیر اتنی ہی زیادہ ہوتی ان کے قول وعمل کی ہم آہنگی لوگوں کو پیکر عمل بنا دیتی برصغیر پاک وہند کی حدود میں داخل ہونے والے پہلے مبلغ اسلام اپنی جملہ بے سروسامانی کے ساتھ وہ کام کر گئے جو شاید ادارے بھی سرانجام نہ دے سکتے انکی نسبت پروفیسر آرنلڈ رقم طراز ہے!

''ابتدائی دور کے بزرگان (یعنی صوفیاء کرام) میں سے ایک بزرگ شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو بخارہ کے سادات کرام میں سے تھے ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے مبلغ اسلام تھے جو 395ھ میں لاہور میں وارد ہوئے اور وہاں تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے انکی مجلس وعظ میں لوگ بکثرت شریک ہوتے تھے اور نومسلموں کی تعداد ہر روز بڑھتی جاتی تھی کہتے ہیں کہ جو شخص ان کی مجلس واعظ میں ایک مرتبہ آجاتا وہ اسلام قبول کئے بغیر نہ جاتا تھا''

(دعوت اسلام مترجم شیخ عنائیت اللہ ص278)

برصغیر پاک وہند میں اسلامی وادبی خدمات ان صوفیاء عظام ہی کی مرہون منت ہے، ہندوستان میں تبلیغ اسلام کا سب سے زیادہ کام خواجہ معین الدین حسن سنجری (Sangri) چشتی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیا چنانچہ آپ نے اجمیر کو اپنا مرکز بنایا راجپوتانہ اور ملحقہ علاقوں میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کردیں قال میں تاثیر اور حال میں کشش کا یہ عالم تھا کہ جس طرف نظر اٹھ جاتی کام کر جاتی

پروفیسر آرنلڈ نے لکھا ہے!

''جب آپ اجمیر جاتے ہوئے راستے میں دہلی ٹھہرے تو وہاں آپ نے سات سو ہندوؤں کو مسلمان کیا تھا۔

(دعوت اسلام ص278طبع محکمہ اوقاف پنجاب لاہور)

بزم صوفیہ ص53ازسید صباح الدین عبدالرحمن ایم اے مطبوعہ نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد)

آپ جہاں گئے کوچے بسائے مشہور روایت کے مطابق آپنے نوے لاکھ لوگوں کو مسلمان کیا اسطرح خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اسلام کی خوب خدمت کی ہے آپ جب اپنے شیخ کے حکم سے خدمت اسلام کے لئے اجودھن تشریف لائے اور اسے اسلامی وادبی خدمت کا مرکز بنایا تو اس وقت اجودھن کی اخلاقی ومذہبی حالت کیا تھی؟

حامد بن فضل اللہ جمالی لکھتے ہیں!

"وہ ایک خراب مقام تھا۔۔۔اس قصبے میں لوگ زیادہ تر خراب طبع، بدمزاج اور بداعتقاد تھے۔

(سیرالعارفین ص45)

تبلیغ واشاعت اسلام کے اس مرکز کی عمارت کیا تھی؟ اور کھانے پینے کا بندوبست اور ذرائع کیا تھے؟ ملاحظہ کیجئے "قصبہ سے باہر کچھ درخت تھے ان میں سے ایک بڑا درخت دیکھا اس درخت کے نیچے کمبل بچھادیا اور عبادت الہی میں مصروف ہوگئے (سیر العارفین 26)

خواجہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ (حضرت خواجہ فریدرحمۃ اللہ علیہ نے) پیلو پر گزارہ کیا"

(فوادالفوائد ص60)

لیکن اسلام کی تبلیغ وخدمت کا یہ حال ہے کہ پنجاب کی سولہ قوموں کو مسلمان کیا خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء کی اسلامی وادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر شفیع رقم طراز ہیں:

"شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے مریدوں کی سعی مشکور سے تمام پنجاب نور اسلام سے منور ہوگیا"

(مقالات دینی و علمی ص95مطبوعہ لاہور)

شیخ ابواسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کی اسلامی وادبی خدمات کا کوئی احاطہ نہیں ہزاروں کتابیں وہ

کچھ نہ کر پائیں جوان کے ایک جملے نے کیا خزینۃ الاصفیاء کے مولف کی گواہی پیش خدمت ہے:

"شیخ گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر چوبیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ کے قریب تائب اور حلقہ ارادت میں شامل ہوئے"

اقبال نے سچ کہا ہے:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہے تو دیکھ ان کو

ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آمد بہت اہمیت رکھتی ہے اوچ کی قدیم اور تاریخ خانقاہ کی بناء آپ کے ہاتھوں ہوئی آپ تقریبا 1242ھ میں اوچ تشریف لائے آتے ہی اسلام کی خوب خدمت کی آپ کے پوتے سید احمد کبیر المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب کے کئی قبیلوں کو مسلمان کیا تھا

(مخدوم جہانیاں جہاں گشت از پروفیسر محمد ایوب قادری ص 67 مطبوعہ کراچی)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی حریت وحق پرستی کا مترادف المعنی لفظ بن گیا ہے آپکے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (1079ء المتوفی) کے ہاتھ پر نو لاکھ انسانوں نے بیعت اور توبہ کی۔

(انسانی زندگی پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص 344 از ابو الحسن ندوی مطبوعہ کراچی)

حضرت غلام علی دہلوی (المتوفی 1240ھ) جو پچھلی صدی کی ایک ممتاز روحانی شخصیت ہیں خانقاہ مجددیہ دہلی میں بیٹھ کر خوب اسلامی وادبی خدمات سرانجام دیں۔

چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ آپکی خانقاہ میں مشرق ومغرب اور شمال وجنوب کے لوگوں کا ہجوم رہتا تھا بلا مبالغہ بیسیوں شہروں کے لوگ بیک وقت آپکی مجلس میں موجود رہے اور آپکی خانقاہ مجلس پر میلے کا گمان گزرتا سر سید احمد خان نے اپنی آنکھوں دیکھی کہانی یوں بیان کی ہے:

"میں نے حضرت کی خانقاہ میں اپنی آنکھ سے روم اور شام اور بغداد اور مصر اور چین اور حبش کے لوگوں کو دیکھا ہے کہ حاضر ہو کر بیعت کی اور خدمت خانقاہ کو سعادت ابدی سمجھے اور قریب قریب شہروں کا مثل ہندوستان اور پنجاب اور افغانستان کا تو کچھ ذکر نہیں کہ ٹڈی دل کیطرح امنڈ تے تھے

(آثار الصنادید باب چہارم بحوالہ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ص 345)

اب ہم آخر میں تصوف کے رخشندہ آفتاب حضرت شیخ جیلانی قندیل نورانی شہباز لا مکانی الحسنی والحسینی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں پر ایک نظر کرتے ہیں آپ نے اسلام کی وہ گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں کہ گھن گرج ہزار سال گزرنے کے باوجود برقرار ہے ایک زمانہ گواہ ہے کہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں قطرے دریا اور ذرے صحرا بن گئے بے راہ ہادی اور مردے مسیحا بن گئے یہ داستان کسے یاد نہیں کہ مال لوٹنے آئے تھے دل لٹا بیٹھے حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد شاگرد حضرت عبداللہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے!

"ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ عیاروں اور ڈاکوؤں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور پانچ ہزار سے زائد یہودی مسلمان ہوئے"

(تذکرہ مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم ص 107)

مندرجہ بالا دلائل اور حوالہ جات کے ہوتے ہوئے یہ بات کتنی بے وزن ہو جاتی ہے کہ صوفیا کی زندگیاں گوشہ نشینی میں اور عزلت نشینی میں گزریں

سچی بات یہی ہے کہ جملہ اہل اسلام ان بے نوا فقیروں (یعنی صوفیا کرام) کے ممنون واحسان مند ہیں جن کے صدقے ان کے دل نور اسلام سے معمور ہوئے ورنہ کیا خبر آج ہم کس مندروگرجے میں بیٹھے ہوتے۔

عاشق کا انعام

اور

گستاخ کا انجام

بسم اللہ الرحمن الرحیم !

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دشمن کے تیروں کو اپنے جسم پر سہتے اور حضور ﷺ کی حفاظت فرماتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر ہمہ وقت کٹ مرنے کو تیار رہتے تھے۔ یہ محبت، یہ عقیدت اور یہ عشق صرف صحابہ کرام تک محدود نہیں بلکہ آپ اسلامی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو صحابہ کرام اور تبع تابعین عظام سے لے کر آج چودہ سو سال بعد بھی مسلمان اپنے نبی ﷺ سے اسی طرح دیوانہ وار محبت کرتے ہیں اور گستاخانِ رسول ﷺ کو انجام تک پہنچاتے چلے آ رہے ہیں۔ ہر دور میں ایسے عاشقانِ رسول موجود رہے ہیں جنہوں نے گستاخوں کو انجام تک پہنچایا آج کے زمانے میں بھی غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشق موجود ہیں جو ناموسِ رسالت پر جان کی بازی لگانے کو تیار رہتے ہیں اور یہی محبت رسول ﷺ ہمارے ایمان کی پہچان ہے، آج کے اس پرفتن دور کے اندر بھی گناہگار سے گناہگار ترین مسلمان بھی اپنے نبی کی ذات کے خلاف ایک لفظ، ایک جملہ تک برداشت نہیں کر سکتا خواہ اس کا انجام کچھ بھی ہو۔ آج کا دنیا پرست انسان بھی ناموسِ رسالت پر ہمہ وقت کٹ مرنے کو تیار رہتا ہے کیوں؟ کیونکہ یہ وہ جوہر ہے جو ہر مسلمان کی روح میں موجود ہے اور یہ جذبہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک لوگ میرے نبی کی شان میں گستاخیاں کرتے رہیں گے۔ ایک دوست نے پوچھا تھا: ”ممتاز قادری نے جان دے کر کیا پایا؟ عرض کیا ممتاز قادری نے دنیا کے ان گستاخوں کے دل میں خوف پیدا کر دیا جو ہمارے مذہب، ہمارے عقائد اور ہماری مقدس ہستیوں کو مذاق اڑاتے تھے جو ایسی ناپاک جسارتوں کے منصوبے تراشتے تھے۔ ایک غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جان دی تھی تو اس کے بعد کسی ہندو کو ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بارے میں بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آج ایک ممتاز قادری نے جان دی ہے تو یقین ہے آج کے بعد پاکستان کا کوئی راجپال نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی کی جرأت نہیں کرے گا۔

عاشقِ رسول کریم ﷺ پر آخرت میں جو رحمتوں اور برکتوں کی برسات ہوگی وہ تو

بلا شک ہوگی مگر اس دنیائے فانی میں بھی اللہ تعالیٰ سرکارِ کریم ﷺ کے عاشق کو کیسے کیسے انعامات عطا فرماتا ہے جس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے اور خود نبی کریم ﷺ بھی اپنے عاشق صادق کو کیسے نوازتے ہیں اس کا اندازہ بھی صرف وہی کر سکتا ہے جس پر یہ کرم نوازیاں ہوتی ہیں۔ ہمارے نبی مکرم ﷺ جن کا خواب میں دیدار پانے کے لئے بڑے بڑوں کی آنکھیں ترستی ہیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے اس عاشق صادق کو بیداری کی حالت میں زیارتوں سے نوازتے ہیں ۔اور اللہ اور اس کے رسول کے اس مردِ قلندر پر کیسے کیسے انعامات برستے ہیں کہ پہلے وہ عام ہوتا ہے پھر وہ خاص بلکہ خاص الخاص بن جاتا ہے۔ اس کے تذکرے پھر فرشیوں کی زبانوں پر ہی نہیں عرشیوں کی زبانوں پر گونجتے ہیں۔ ایسے ہی انعام و اکرام برسے غازیٔ ملت اسلامیہ، شہید ناموسِ رسالت، عاشقِ رسول، غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ پر جنہوں نے اپنی جان سرکارِ کریم ﷺ کی آن پر قربان کر کے ایسا مقامِ ارفع و اعلیٰ پایا کہ اب وہ ہر مسلمان کی آنکھوں کا تارا ہیں۔ اور بڑے بڑے اکابر علماء و مشائخ جن کو دیکھنے کے لئے لوگ میلوں کا سفر طے کر کے جاتے ہیں وہ ان کی صرف ایک لمحہ کی زیارت کے لئے تڑپتے نظر آتے ہیں۔

غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد ان کے استاد صاحب نے جو آپ کے متعلق فرمایا اس کو "ناصر عباسی صاحب نے یوں بیان کیا ہے۔:

"استاد شاگرد کو معاشرے کے لئے قابل فخر بناتے ہیں لیکن غازی ممتاز حسین قادری شہید ایسے شاگرد ثابت ہوئے کہ جن کا استاد ہونا باعث سعادت ہے"

(روزنامہ امت، راولپنڈی، اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، ۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء صفحہ ۱۰)

غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد جناب مرزا عبدالقدوس صاحب نے آپ کے بیٹے محمد علی رضا قادری صاحب سے جو خصوصی بات چیت کی وہ بلا کسی کمی بیشی کے قارئین کی نظر کی جاتی ہے۔

غازی ملک محمد ممتاز قادری شہید کے اکلوتے بیٹے کی عمر چند ہفتے تھی، جب اس کے والد

۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو پابند سلاسل ہو گئے۔ معصوم ملک محمد علی رضا قادری نے فروری ۲۰۱۱ء سے فروری ۲۰۱۶ء تک پانچ سال کے عرصے میں اپنے شہید والد سے کم و بیش پونے دو سو ملاقاتیں کیں، جن میں سے کئی ملاقاتوں کی یادیں اس کے ذہن میں محفوظ ہیں۔ ممتاز قادری جیل میں ملاقات کے دوران اپنے بیٹے کو گود میں لے کر پیار کرتے اور اسے نعتیں سناتے تھے۔ گزشتہ روز محمد علی رضا قادری کے تایا ملک محمد عابد کے گھر میں محمد علی رضا سے نمائندہ ''امت'' نے خصوصی بات چیت کی۔ واضح رہے کہ محمد علی کی عمر تقریباً پانچ برس ہے۔ اس سے شہید والد کے حوالے سے اور تعلیمی مصروفیات کے بارے میں ہلکے پھلکے سوالات کئے گئے۔ جن کے اس نے انتہائی اعتماد سے جواب دیئے۔ محمد علی رضا قادری کی گفتگو نذر قارئین ہے۔

س: آپ کو اپنے پاپا کیسے لگتے تھے۔ جب آپ ان سے ملنے اڈیالہ جیل جاتے تو وہ آپ کو کیا چیز دیتے تھے؟

ج: پاپا بہت اچھے لگتے تھے۔ وہ مجھے گود میں بٹھا کر پیار کرتے اور نعتیں سناتے تھے۔ وہ زیادہ تر ٹافیاں یا کوئی کھانے کی چیز دیتے تھے۔ کئی دفعہ بسکٹ اور کیک بھی دیئے۔ لیکن یہ مجھے پسند نہیں اور میں نہیں کھاتا۔ انہوں نے مجھے کپڑے تو کئی دفعہ دیئے۔ وہ میرے ساتھ اپنے کمرے (سیل) میں کبھی کبھی کرکٹ بھی کھیلتے تھے اور مجھے بالنگ کراتے تھے۔

س: وہ آپ کو کون سی نعتیں سناتے تھے۔ آپ کو کون سی نعت پسند ہے؟

ج: بہت سی نعتیں سناتے تھے۔ مجھے نعتیں یاد کرنے کے لئے بھی کہتے اور مجھ سے بھی نعت سنتے تھے۔ میں نے آخری دفعہ ان کو یہ نعت سنائی تھی۔

خیر نہیں ہے خیر نہیں ہے، گستاخ رسول کی خیر نہیں ہے
گستاخ رسول کی ایک سزا، سر تن سے جدا سر تن سے جدا
میرا رشتہ نبی سے کل بھی تھا، آج بھی ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

س: آپ کس سکول میں پڑھتے ہیں اور کس کلاس میں ہیں۔ اسکول گاڑی میں جاتے ہیں یا پیدل؟

ج: میں دارالعلوم مدینہ میں پڑھتا ہوں۔ نرسری میں تھا۔ اب کے جی کلاس میں جاؤں گا۔ روز صبح اسکول وین میں بیٹھ کر جاتا ہوں۔

س: آپ کی ٹیچر کا کیا نام ہے۔ اسکول کے بچے آپ کے پاپا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج: مجھے مس اُم حیات پڑھاتی ہیں۔ میرے دوست کہتے ہیں کہ تمہارے پاپا فوت ہو گئے ہیں۔ لیکن میں ان کو کہتا ہوں کہ نہیں، وہ فوت نہیں ہوئے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے میں قربان ہو گئے ہیں۔

س: جب تم اپنے پاپا سے آخری بار جیل میں ملنے گئے تو انہوں نے کیا کہا تھا؟

ج:۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں فجر کی نماز پڑھ کر گھر آ جاؤں گا۔ تم ابھی گھر چلے جاؤ اور پھر وہ گھر آ گئے تھے

اس موقع پر ملک محمد عابد نے بتایا کہ "آخری ملاقات سے دو تین روز پہلے بھی محمد علی نے ممتاز بھائی سے ضد کی تھی کہ ہم آپ کے گھر آتے ہیں، آپ بھی ہمارے گھر چلیں۔ پھر آخری ملاقات کے دن نہ جانے اس کے دل میں کیا بات آئی کہ اس نے ممتاز بھائی سے اصرار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہمارے گھر چلیں۔ جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے کافی دیر تک پیار کیا اور فجر کے بعد گھر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ بعد میں ان کی میت گھر آ گئی"۔

س: نعت کے علاوہ وہ کیا سناتے تھے؟

ج: پاپا مجھے شعر بھی سناتے تھے۔ ان کے کمرے میں اکثر ایک بلی آتی تھی۔ ایک دن وہ بلی آ کر ان کے پاس بیٹھ گئی تو انہوں نے اس کے سر اور جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا یہ بلی میری ہے ،اڈیالہ جیل میں ملی ہے، اس پر دودھ بھی قربان، اس پر گوشت بھی قربان، صبح و شام یہ آتی ہے
،دودھ پی کر چلی جاتی ہے، لفٹ نہیں کراتی ہے، دودھ پی کر چلی جاتی ہے یہ بلی میری بلی ہے
،اڈیالہ جیل میں ملی ہے۔

س: تمہیں کون سی نعتیں زیادہ پسند ہیں؟

ج: ایک تو وہی جو میرے پاپا کو بھی پسند تھی۔

یارسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
سب غلاموں کا ہو بھلا سب کریں طیبہ کی سیر

اور دوسری

کربلا کے جانثاروں کو سلام
فاطمہ الزہرا کے پیاروں کو سلام

س: کھانے میں سب سے اچھا کیا لگتا ہے؟

ج: انڈے کی زردی اچھی لگتی ہے، انڈے کی سفیدی نہیں کھاتا ۔بسکٹ، کیک اور مٹھائی وغیرہ بھی کھالیتا ہوں، لیکن یہ چیزیں زیادہ اچھی نہیں لگتیں۔

اس موقع پر ملک عابد نے بتایا کہ"ایک دفعہ ہم جمعرات کو ممتاز بھائی شہید سے ملنے گئے، لیکن محمد علی کو نہیں لے کر گئے کیونکہ اس کا پیپر تھا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا، لیکن ممتاز بھائی کو یاد تھا کہ آج محمد علی کی سالگرہ ہے۔ انہوں نے ہم سب کے لیے کیک اور محمد علی کے لئے تحائف منگوا کر رکھے تھے۔ وہ محمد علی کو ہمارے ساتھ نہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ ان کی آنکھوں میں شکوہ دیکھ کر ہم شرمندہ ہو گئے۔ خیر انہوں نے ہمیں کیک کھلایا جب گھر واپس آئے تو ہمارے والد بیکری سے کیک لے کر آئے اور محمد علی سے کٹوا کر ہم سب کو کھلایا"۔

انہوں نے بتایا کہ محمد علی بعض اوقات اتنی بڑی بڑی باتیں کر جاتا ہے کہ ہم اس کی ذہانت پر حیران رہ جاتے ہیں۔

س: پاپا نے تمہیں کیا کہا تھا کہ پڑھ لکھ کر کیا بننا ہے آخری ملاقات میں انہوں نے کیا نصیحت کی تھی؟

ج: وہ کہتے تھے کہ تمہیں عاشقِ رسول بننا ہے۔ حافظِ قرآن اور مفتی بننا ہے۔ آخری ملاقات میں بھی پڑھنے کے لیے کہا تھا اور کہا تھا کہ زیادہ شرارتیں نہیں کرنی ہیں۔ میں آپ کے آس پاس ہی ہوں گا۔ اگر شرارتیں کی تو کان کھینچوں گا۔

س: کبھی انہیں خواب میں دیکھا ہے؟

ج: جی ہاں! خواب میں دو تین دفعہ ملے ہیں۔ اور یہی کہا ہے کہ تم نے تلاوت کرنی ہے اور نعتیں

پڑھنی ہیں۔

ملک محمد عابد نے بتایا کہ "پچھلے ہفتے ایک دفعہ جب محمد علی میرے ساتھ شہید کی قبر پر گیا تو وہاں پہنچتے ہیں مزار کے قریب کھڑے ہو کر ان سے باتیں کرنے لگا، "پاپا میں آ گیا ہوں، نعتیں بھی پڑھ رہا ہوں، اور تلاوت بھی کر رہا ہوں۔ اب آپ خوش ہیں نا؟" محمد علی کی باتیں سن کر میری آنکھیں بھر آئیں، وہ ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے اپنے پاپا کو دیکھ رہا ہو اور وہ اسے جواب دے رہے ہوں۔

س: سکول میں تمہارا سب سے اچھا دوست کون ہے؟

ج: شاہد رضا سب سے اچھا دوست ہے۔ وہ بھی نعتیں پڑھتا ہے

س: شہادت کے بعد جب پاپا گھر آئے تو وہ تمہیں کیسے لگے تھے؟

ج: وہ اس وقت مسکرا رہے تھے اور بہت اچھے لگ رہے تھے۔

(روزنامہ امت، راولپنڈی، اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، ۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء صفحہ ۱۰)

اللہ تعالیٰ گستاخِ رسول کو اس دنیا میں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے ایسا ہی کچھ ہوا سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ جناب منصور اصغر راجہ صاحب کی یہ رپورٹ پڑھیئے:

سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی سفید سنگِ مرمر کی قیمتی قبر "بے کسی کے مزار" کا منظر پیش کرتی ہے۔ آخری بار ۴ جنوری کو برسی کے موقع پر ان کی قبر پر پھول ڈالے گئے تھے۔ قتل کے بعد ابتدائی چند ماہ تک ہی پیپلز پارٹی کا کوئی ایک آدھ رہنما اور مسیحی پادری آتے رہے۔ گورکن کے مطابق طویل عرصے سے سابق گورنر کی قبر پر کبھی کوئی فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آیا۔ اہل خانہ ہر ماہ گورکن کے لئے ۵۰۰ روپے بھجوا دیتے ہیں جس کے عوض وہ دوسرے تیسرے روز قبر کو دھو دیتا ہے۔ شہباز تاثیر نے بھی اپنی بازیابی کے تا حال باپ کی قبر پر حاضری نہیں۔ کتبے پر لکھی تحریر میں سابق گورنر کو "شہید انسانیت" کا خطاب دیا گیا ہے۔ دوسری جانب غازی ممتاز قادری شہید کی آخری آرام گاہ پر روزانہ دور دراز علاقوں سے ہزاروں لوگ فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

لاہور کینٹ کی معروف رہائشی آبادی کیولری گراؤنڈ کالونی کی سٹریٹ نمبر ۱۷ میں داخل

ہوں، تو گلی کے آخر پر دائیں طرف ایک وسیع قبرستان واقع ہے، جسے کیولری گراؤنڈ شہداء قبرستان کہا جاتا ہے۔ اسے شہداء قبرستان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ۱ بلوچ رجمنٹ اور ۳ بلوچ رجمنٹ کے ان جوانوں کی کثیر تعداد ابدی نیند سو رہی ہے، جنہوں نے ۱۹۶۵ء میں پاک، بھارت جنگ کے دوران ۱۰ ستمبر اور ۲۲ ستمبر کو واہگہ سیکٹر پر ہونے والے معرکوں میں جام شہادت نوش کیا۔

اس قبرستان میں مدفون لوگوں میں اکثریت فوجی افسران کی ہے، جس میں سابق گورنر پنجاب جنرل غلام جیلانی، جمعیت علمائے پاکستان کے سابق مرکزی رہنما جنرل (ر) کے ایم اظہر اور موجودہ آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی والدہ بھی شامل ہیں۔ اسی قبرستان میں سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر بھی دفن ہیں، جنہیں ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو غازی ممتاز قادری شہید نے اسلام آباد میں قتل کیا تھا۔ ہفتے کی سہ پہر جب نمائندہ ''امت'' اس شہر خموشاں میں پہنچا تو یہاں خاموشی کا پہرا تھا۔ دریافت کرنے پر وہاں موجود گورکن نے سلمان تاثیر کی قبر کی طرف رہنمائی کی، جو قبرستان کے شمالی جانب آخری حصے میں واقع ہے۔ سابق گورنر کی قبر اگرچہ سفید سنگِ مرمر سے پختہ کی گئی ہے، لیکن درمیان میں چھوڑے گئے قبر کے کچے حصے میں ایک گلاب کا مرجھایا ہوا چھوٹا سا پودا لگا ہوا ہے۔ قبر کو دیکھ کر نہیں لگتا کہ اس پر کافی عرصے سے کسی نے پھول یا چادر چڑھائی ہو۔ کتبہ سامنے سے انگریزی اور بیک سائیڈ سے اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ کتبے کی تحریر میں سابق گورنر کو ''شہید انسانیت'' کا خطاب دیا گیا ہے اس خطاب کے نیچے انگریزی میں یہ جملہ لکھا ہے کہ You Can Bury a man but not his courage. (تم آدمی کو دفن کر سکتے ہو، لیکن اس کی ہمت کو نہیں)۔ قبرستان میں سیکورٹی کا کوئی مسئلہ ہے اور نہ عام آدمی کو وہاں جانے سے روکا جاتا ہے۔ قبرستان کی انتظامی کمیٹی کے ایک بااعتماد ذریعے نے ''امت'' کو بتایا کہ سلمان تاثیر کی قبر پر کبھی کوئی عام آدمی فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آیا۔ حالانکہ یہاں آنے کے لئے قبرستان انتظامیہ کی طرف سے کوئی روک رکاوٹ نہیں ہے۔

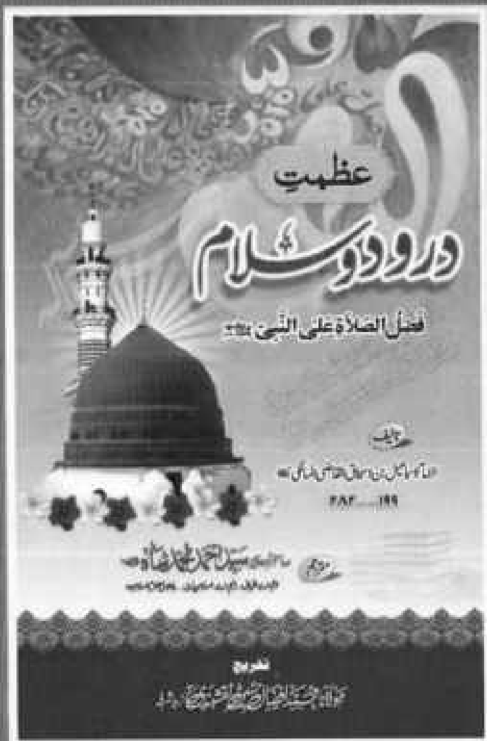
مذکورہ ذریعے کے مطابق جنوری ۲۰۱۱ء میں سلمان تاثیر کی تدفین کے بعد ابتدائی دنوں میں کچھ مسیحی رہنما آتے رہے۔ تاہم پھر انہوں نے آنا چھوڑ دیا۔ ابتدائی مہینوں میں یہاں آنے

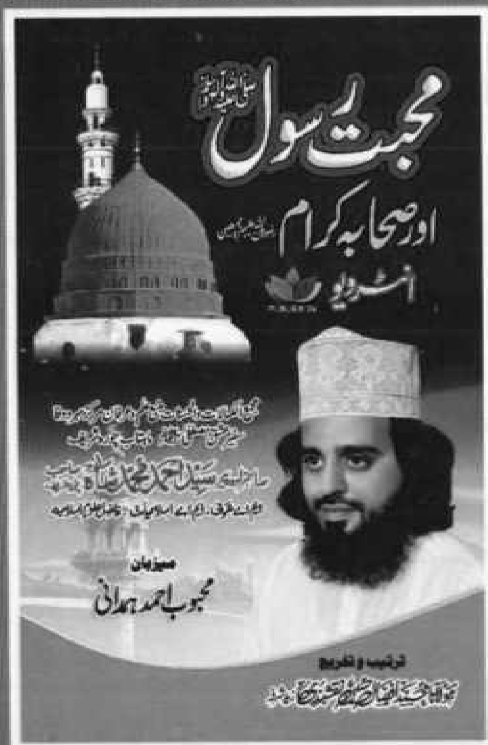
والوں میں سلمان تاثیر کے اہل خانہ سرفہرست تھے۔اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے چند نچلے درجے کے رہنما بھی ایک آدھ بار یہاں آئے۔لیکن پیپلز پارٹی کی مرکزی سطح کے کسی لیڈر نے ادھر جھانکا تک نہیں ہے۔ذریعے کے مطابق سابق گورنر کی اہلیہ آمنہ تاثیر اور صاحبزادی صنم تاثیر کبھی کبھار چند منٹ کے لئے قبر پر آجاتی ہیں۔لیکن چند ماہ سے یہ سلسلہ بھی رکا ہوا ہے۔البتہ سلمان تاثیر کی برسی کے موقع پر دونوں ماں بیٹی پھول ڈالنے ضرور آتی ہیں۔ذریعے کا کہنا تھا کہ سلمان تاثیر کی بیٹی صنم تاثیر آخری بار تین ماہ پہلے برسی کے موقع پر ہی آئی تھی،اس کے بعد انہیں یہاں نہیں دیکھا گیا۔لیکن ہر ماہ ملازم کے ہاتھوں گورکن کو ۵۰۰ روپے باقاعدگی سے بھجواتی ہیں،جس کے عوض گورکن دوسرے،تیسرے دن قبر پر پانی انڈیل دیتا ہے۔عبرت کا مقام یہ بھی ہے کہ شہباز تاثیر بھی اپنی بازیابی کے بعد سے اب تک وہ باپ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آئے۔ذریعے کے مطابق شہباز تاثیر اغوا ہونے سے پہلے بھی یہاں دو تین مرتبہ ہی چند منٹ کے لئے آئے تھے سلمان تاثیر کی قبر کے حوالے سے عام آدمی کے کیا تاثرات ہیں؟اس بارے میں جاننے کے لئے نمائندہ امت نے کیولری گراؤنڈ میں موجود ابصار احمد نامی ایک سفید ریش بزرگ سے جب سلمان تاثیر کی قبر کے بارے میں پوچھا،تو انہوں نے کہا''سلمان تاثیر میں اگر ایمان کی رتی بھر تاثیر بھی ہوتی،تو آج آپ کو اس کی قبر کے بارے میں لوگوں سے پوچھنا نہ پڑھتا''۔

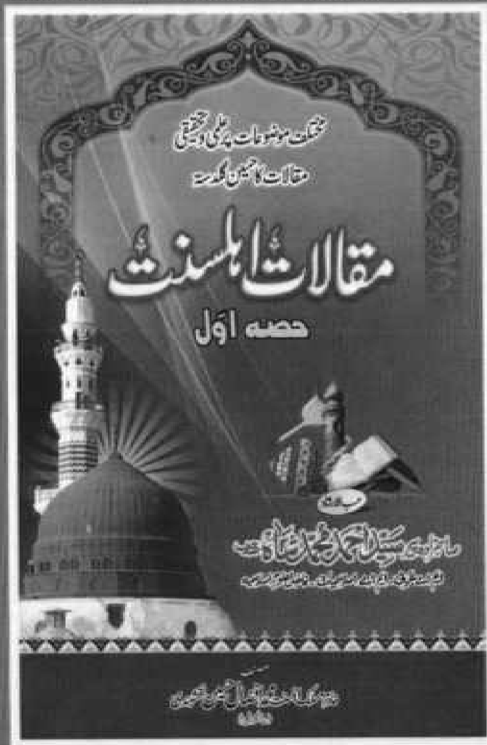
واضح رہے کہ دوسری طرف غازی ممتاز قادری شہید کی قبر پر روزانہ دور دراز علاقوں سے ہزاروں لوگ فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہو رہے ہیں،جن میں زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

(روزنامہ امت،راولپنڈی،اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ،۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء صفحہ ۱۰)









چوراہی پبلی کیشنز

قصر عارفاں وتیاں والا سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ 0300-4522933